ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

از فیضات تائید سبحانی و تفضلات توفیق یزدانی کتاب فصیح المبانی بلیغ المعانی یعنی



از تصانیف عالم ربانی ... لحصول المقاصد ونیل الامانی

حسب فرمایش طبیب لاثانی جناب حکیم محمد عبد القدوس صاحب صانہ اللہ تعالیٰ عن الشر الزمانی والمکانی

در مطبع مصطفائی دہلی ١٣٦١ مصطفیٰ محمد خان طبع گردید

فہرست کتاب یاقوت کمالی شرح مقامات بدیع الزمان ہمدانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلحمد لله الذی جعل اَلسنۃ اهل البادیۃ صائغۃً للُّغٰی مصونۃً عما فسد و لغٰی وجعل اهل البادیۃ
الغیر ملکۃ علی ترکیب الف لام میم را وانطق اهل المدر و الوبر و اعجم وراءهم من لا یفصح کلاماً
ولا یعتبر و انزل القرآن الموصوف بالاعجاز علی اَلسنۃ اهل الحجاز فاٰمنوا به واعترفوا باعجازه
اذا ادرکوا وجوه النظم من حقیقته ومجازه واطلاقه واجماله وتصریحه واشکاله وتشابهه و
احکامه وموعظته واحکامه والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد اهتدینا واقتدینا بوعظه
ولفظه وادبه وجعلها کلمۃً باقیۃً فی عقبه افضل منتخبه وخیر منتجبه وعلی اٰله وصحبه
اما بعد کہتا ہی وکیل احمد سکندر پوری کہ کتاب مقامات بدیعی تصنیف ابو الفضل احمد بن الحسین
ابن یحیی بن سعد الہمدانی فن ادب مین ایسی کتاب ہی جو اپنی رنگ وطرز بیان مین بلحاظ تصنیف کی سب سے
مقدم ہی جسقدر مقامات لکھی گئی سب اسکی بعد لکھی گئی حریری نی اپنی مقامات مین اسی کا ڈہنگ
اختیار کیا ہی اور مقامات کی خطبہ مین اس جلیل الشان ادیب کی فضل کا اعتراف کیا اسمین کسی طرح کا
شبہہ نہین کہ موجد کو اختراع مین بوہی کی جنی جبانی ہوتی ہین اسی لیی متقدم کا فضل تسلیم کیا گیا ہے
ابو الفضل ہمدانی فن ادب مین آپ اپنا نظیر تہا یہ فن لغت مین ابی الحسین احمد بن فارس صاحب مجمل وغیرہ سے
روایت کرتا ہی اس نامی ادیب نی بہت سی رسالی مختلف فنون مین اپنی فضل وکمال کی یادگار چہوڑے

اسکی وفات کا قصہ نہایت درد ناک ہی بعض کہتی ہین کہ ہرات مین اسی زہر دیا گیا جسکی سمیت سی روز جمعہ گیارہوین
جمادی الاخری ۵۱۶ سنہ ہجریہ مین انتقال کیا بعض مورخین کا قول ہی کہ اوسکو سکتہ ہوگیا تھا کسی نی اس مہلک
عارضی کی تشخیص نہ کی اس وجہ سی دفن مین معمولی تراخی سی علاوہ جیسی عارضہ مذکور مین کیجاتی ہی زیادہ انتظار
نہ کیا گیا اپنی ناتجربہ کاری سی لوگون نی اسی زندہ درگور کیا بعد دفن کی جب عارضہ سکتہ سی اسی افاقہ
ہوا جی اوٹھا دیکھتا ہی کہ تیرہ و تار گڑہی مین پڑا ہی نظرون مین عالم اندہیرا ہوگیا قبر مین بہت کچھ چیخا چلایا
اتفاقا شب کو اوسکی آواز کچھ سنائی دی لوگون نی قبر کو کھولا کیا دیکھتی ہین کہ مرچکا ہی اور اپنی ہاتھون
اپنی ڈاڑہی تھامی ہی پہر اوسی طرح قبر کو پاٹ دیا اگرچہ یہ معزز ادیب اچانک مرا مگر مقامات نی اسکی نام کو
آج تک زندہ رکھا یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اگرچہ اسکی تصنیف پر قریب ہزار سال کی گذر چکی مگر ابہی جوبن
و آب و تاب مین ہر وقت نئی دکھائی دیتی ہی ابتدای تصنیف سی آج تک اسی لوگ پڑہتی پڑہاتی ہین چونکہ
اس زمانی مین لوگون کو علم ادب کی طرف کم توجہی پائی جاتی ہی بنظر اشاعت ادب مین نی یہ مناسب خیال کیا
کہ اسکی شرح سلیس زبان مین ایسی طور پر کی جائی جیسی ابی عبداللہ الحسینی الزوزنی نی سبعہ معلقہ کی شرح
لکھی ہی یعنی پہلی الفاظ کی تحقیق کیجائی پہر معانی لکھی جائین اسمین بڑا فائدہ یہ ہی کہ جب طالب کو مغلق
الفاظ کی معنی معلوم ہوجاتی ہین تو معانی کا سمجھنا بالطبع آسان نظر آتا ہی جاننا چاہیی کہ اس شرح مین ترجمہ
لفظی نہین کیا گیا مطلب ہر عبارت کا زبان اردو مین لکھدیا گیا اسلیی جملون مین بعض حروف ربط زائد
ترک کیی گئی اور بعض حروف روابط بڑہائی گئی تاکہ معنی حسب محاورہ ادا ہون اسی طرح بہت جگہ ماضی کی
معنی مضارع کی اور مضارع کی معنی ماضی کی لیی گئی بلکہ مصادر بجای افعال اور افعال بجای مصادر برتی گئی
اور بہت سی کلمات و عبارات مترادف وغیرہ جو صرف تحسین کلام کی لیی مستعمل ہوتی ہین حسب محاورہ ترک
یا استعمال کیی گئی افسوس ہی جسوقت اس شرح کی لکھنی کا اتفاق ہوا مجھی صرف ایک نسخہ مقامات کا ہاتھ آیا
جو لکھنؤ مین غلط چھپا ہی اسلیی بعض مقام پر مجبوری سی لکھنا پڑا کہ یہ عبارت یا یہ لفظ درست نہین اگر کوئی نسخہ
صحیح ملتا تو شاید اسکی ضرورت نہ پڑتی مین نی اس شرح مین مقام یازدہم کا ترجمہ اسلیی چھوڑ دیا کہ مذہبی تھا
اور مقام بست و ششم کی شرح اس وجہ سی نہین لکھی کہ اوسمین چوری کی اقسام مذکور ہین اور مباشرت خلاف
فطرت انسانی کا ذکر ہی جو خلاف تہذیب ہی چونکہ اس شرح مین جو کچھ زحمت مین نی اوٹھائی ہی اوس سی
اپنی فضل و کمال کا اظہار مطمح نظر نہین بلکہ طالبان فن ادب کو فائدہ پہونچانا مقصود ہی اسلیی ناظرین حق شناس سی

بجا

یہ امید ہی کہ اگر احیاناً اسمین غلطی پائین اوسکی صلاح فرمائین فقیر خیر طلب کو ہدف سہام ملامت نہ بنائین ۹

یا سراجاً فی بیوت	مکرمات عالیات	هل تضیئن ما رجاها	بلیال مظلمات
هل تزیلن من هموم	لعظام کا سرات	قال فیها من رجال	هم سمات المکرمات
یطعمون الناس طرّا	فی السنین المسحلات	فی جفان کالجواب	وقدور راسیات
یکرمون الناس کلّاً	من وجوه الموهبات	یرفعون النازلین	من حضیض النازلات

اس شرح کی خوش قسمتی تو دیکھیے کہ شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد سنہ ۱۳ ہجری مین تصنیف ہوئی جو وارث علم وادب مرجع فصحای عرب حضور پرنور بندگان عالی متعالی نواب میر محبوب علی خان بہادر رستم دوران فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ خلد اللہ دولتہ وسلطنتہ کا عہد

فیض مہدی ۹

انتم من القوم تملکوا
تم وہ لوگ ہو جو بادشاہ بنی ہو
وجری لکم امر بغیر تخلل
اور جاری ہی تمہارا حکم بے خلل

وورثتموا من اهل فضل فضلهم
اور وارث ہوئی تم اہل فضل سی اونکی فضل کے
اسکندر او ناصر او افضل
سکندر جاہ وناصر الدولہ وافضل الدولہ کے

خص التسلط فیکمو بوراثة
مخصوص ہی سلطنت تمہاری واسطی وراثةً
وسواکم خصوا بحرب مفصل
اور دوسرون کے لیے ساتھ جنگ قاطع کے

اعطاکم الله الکریم بفضله
عطا کیا تمکو اللہ کریم نے اپنی فضل سے
ارضاً بها من الرجال الکمّل
ملک کہ جسمین امن ہے کامل آدمیون کا

ویخر للاذقان من قد جاءکم
اور گر پڑتا ہی ٹھوڑی کی بل جو شخص حاضر ہوا تمہاری پاس
ذو عزة وکرامة وتبجل
صاحب عزت وبزرگی وکرامت

لکم السعادة والسیادة فی الوری
تمہاری لیے ہی سعادت وسرداری جہان مین
ممّن مضی او کان من مستقبل
جو لوگ گذر گئے اور جو آیندہ ہونگے

الشمس والقمر اللذان ینوران
آفتاب ماہتاب روشن کرتے ہین
دجی وانتم کربة المتبتل
تاریکی اور تم سختی غربت کے

خص المحبة من اکابر فیکمو		محبوب ابرار و محبوب العلی رض
خاص کی گئی محبت بزرگون سے تمہاری لیے		محبوب ہو ابرار کے و محبوب ہو علی رض کے

الحمد للہ کہ جناب ممدوح جسطرح خود ہر قسم کی دولت علم سی مالامال ہین اوسی طرح اہل فضل کی قدر فرماتی ہین جو باریاب ہو جاتی ہین و امن مراد کو بہرا پاتی ہین خدا کری کہ یہ شرح حضور پر نور کے ملاحظہ مین در آئی میری دل کی مراد بر آئی وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل

المقامة الاولے

حدثنا عیسی بن ہشام قال دخلت البصرۃ وانا من سنّی فی فتاءٍ ومن الزّیّ فی حبرٍ ووشاءٍ ومن الغنی فی بقرٍ وشاءٍ فاتیت المربد مع رُفقۃ تاخذھم العیون ومسنا غیر بعیدٍ الی بعض تلک المتنزّھات فی تلک المتوجھات وملکتنا ارض فحللناھا وعمدنا لقداح اللھو فاجلناھا مطرحین للحشمۃ اذلم یکن فیناالا منّا **الشرح** ترجمہ موافق تفسیر کے لکھا جائیگا اور پہر تفسیر کا بھی ترجمہ ہوگا اسلیے یہان شرح ہر لفظ کی لکہنی کیا ضرور ہی پر جو لفظ کہ زائد ہے اوسکی شرح کیجاویگی۔ الزیّ اللباس والعیئۃ الحبر خوبی المتنزہ وہ جاہی کہ پاک وصاف وسیرگاہ ہو القداح تیرباز ی تیر قماری الحشمۃ حیا کرنا **المعنی** عیسی کہتا ہی کہ جب مین بصری مین آیا تو میری عمر جوان تہی اور میرے پوشاک او رہیئت خوش وضع اور خوشنما تھی اور تونگری ایسی تہی کہ گای اور بکری سب تہی ایکدن مین اپنے ایسی یارونکی ساتھہ کہ جنپر نگاہ پڑتی تہی مربد مین آیا اور ایک طرف سیرگاہ پر خرامان خرامان گئی اور ایک جگہہ اوتری اور کہیلنی کی لیی دوڑ دہوپ کرنی لگی اور ہم جو آپس ہی کی لوگ تہی تو کچھہ شرم نہ رہے۔

فما کان باسرع من ارتداد الطرف اذ عنّ لنا سوادٌ تخفضہ وِھادٌ وترفعہ نجادٌ وعلمنا انّہ یھم بنا فاتلعنا لہ حتّی اداہ الینا سیرہ ولقینا بتحیۃ الاسلام ورددنا علیہ مقتضی السلام ثم اجال فینا طرفہ وقال یا قوم ما منکم الّا من یلحظنی شزرًا ویوسعنی خزرًا ومایُنبئکم عنّی اصدق منّی **المعنی** ابھی پلک جہپکی تہی کہ یکایک ایک شخص نمودار ہوا اور راستہ جو ہموار تہا اسلیے کبھی نیچی ہو جاتا تھا کبھی ٹیلی پر چڑہ جاتا تہا اور ہمکو معلوم ہوا کہ وہ ہماری ہی طرف آتا ہی اور ہم بھی اوسکی طرف متوجہ ہوئی ہماری پاس آکر تحیۃ الاسلام ادا کیا اور ہمنی جواب سلام دیا اور ہمکو گھور کر دیکھا اور کہا کہ اے لوگو تم مجکو کوری نگاہ سی اور کنکھیون سی دیکھتی ہو اور میرا حال مجھسے زیادہ راست کون کہیگا

انا رجل من اهل الاسكندرية من الثغور الاموية قد وطأ لى الفضل و رحبت بى العيش
ونبا بى بيت جعجع بى الدهر عن ثمه ورمه واتلانى زغاليل حمر الحواصل

الشرح الثغر ناکہ وحدود اور عبس ایک قبیلے کا نام ہے اور یہان فقر و افلاس سے کنایہ ہے النبو نکلنا **المعنی** مین اسکندریہ حدود بنی امیہ کا رہنی والا ہون فضل میرا دوست اور حال میرا فراغت کا تہا گہر سی نکل کر مین بی گہر ہوگیا زمانی نے اوسکی سامان اور مرمت سے مجھکو روک دیا اور چہوٹے چہوٹے بچے سرخ پوٹی والے میرے پیچھے لگا دیے۔

کأنہم حیات ارض محلة	فلو یعضون لذکی سمہم
اذا نزلنا ارسلونی کاسبا	وان رحلنا رکبونی کلہم

الشرح ارض محلة زمین خشک العض دانت سی کاٹنا تذکیہ ذبح کرنا **المعنی** گویا زمین خشک کے سانپ ہین اور کاٹین تو مار ہی ڈالتی ہین ہم ٹہہرین تو مجھکو کمائی کی لیی بھیجتی ہین اور سفر کرین تو سب مجھپر سوار ہوتی ہین۔ نشرت عنا البیض وشمست منا الصفر و اکلتنا السود وحطمتنا الحمر وانتابنا ابو مالك فما تلقانا جابر الا عن عفر وهذه البصرة واديها من البصرة ماؤها هاضوم وفقيرها مهضوم والمرء من ضرسه فى شغل ومن نفسه فى كل فكيف من

الشرح الضرس داڑہ اکل درماندہ **المعنی** درہم نافرمان ہوگئی اور دینار نکل گئی اور اندہیری راتین ہمکو کہا گئین اور مصیبتون نے ٹکڑی ٹکڑی کر دیا اور بار بار بہوک لگتی ہی اور روٹی دیر مین ملتی ہے اور اس بصری کا جنگل پتہریلا ہی پانی ہاضم ہی فقیر شکستہ حال ہی اور یہان کی لوگ اپنی خوراک مین مصروف ہین اور اونکی نفس درماندہ ہین پہر اوس شخص کا کیا حال ہوگا

یطوف ما یطوف ثم یأوی	الی زغب محددة العیون
کساهن البلی شعثا فتمسی	جیاع الناب ضامرة البطون

الشرح الزغب چہوٹی چہوٹی جانور مثل چوہی وغیرہ کے ضامرة البطون دُبلی پیٹ والی شعثا پراگندہ **المعنی** جو ادہر اودہر پہری اور پہر اون بچون کی پاس آوی جو نگاہ تیز سی دیکہین کہ سختی زمانی نی اونکو پریشان کیا ہے بہوکی خالی پیٹ سوتی ہین۔ فلقد اصبحن الیوم وسرحن الطرف منی فی حی کمیت وفی بیت بلا بیت وقلبن الاکف علی لیت ففضضن عقد الدموع وافضن ماء الضلوع وتداعین باسم الجوع

المعنی اور آج صبح کو جو اوٹھی ہین تو مجھکو مردہ اور گھر کو خوراک سی خالی دیکھتی ہین اور آرزو پر ہاتھ ملتی ہین اور آنسوؤن کی لڑی باندہ رکھی ہی اور پسلیون کا پسینہ بہاتی ہین اور بھوک بھوک پکارتی ہین —

والفقر فی زمن اللئام	لکل ذی کرم علامة

المعنی لئیمون کی عہد مین فقیری بزرگون کی علامت ہی — ولقد اجترت ایها السادة فدلتنی علیکم السعادة وقالت قسمًا ان فیهم لدسما **الشرح** وقالت صحیح نہیں ہے وقلت صحیح ہے **المعنی** ای سردارو مین ہانسی نکلا ہون اور تمہاری سعادتمندی مجھکو یہان لائی ہی اور مین قسم کہا کر کہتا ہون کہ یہان بیشک خیرات ملنی والی ہی — فهل من فتی یعشیهن او یغشیهن او هل من حر یردیهن او یغدیهن **المعنی** تو ایسا کوئی بہادر ہی کہ انکو رات کہانا کہلائی یا کپڑا اوڑہائی یا انکو چادر دیوی یا صبح کی وقت ناشتہ کرائی — قال عیسی بن هشام فوالله ما استاذن علی حجاب سمعی کلام رائع ابرع منها سمعت لاجرم انا استمحنا الاوساط ونفضنا الاکمام وبحثنا الجیوب وانلته مطرفی فاخذت الجماعة اخذی وقلنا الحق باطفالك فاعرض عنا بعد شکر وفاه ونشر ملأ به فاه **الشرح** رائع خوفناک ابرع بلیغ الاستماحة بخشش کرنا الاوسط کمر النفض جہاڑنا الاکمام آستینیہا جمع الکم البحث ٹٹولنا المطرف مال قدیم **المعنی** عیسی کہتا ہی کہ اوسکا کلام خوفناک اور بلیغ میرے کان پر پہونچا ہمنی اپنی کمر کہولی اور آستین جہاڑدی اور جیب ٹٹولی اوسکو مال دیدیا اور سب نے یہی کہا اور ہم بولے کہ اپنی بچون مین جا سو شکر کرتا ہوا اور مال سی مونہہ بہرتا ہوا چلا گیا **التفسیر** یقال فلان فی فتاء من سنه اذا کان فی ریعانه اخذ ذلك من الفتی والوشا جمع وشی والمربد موضع بالبصرة ومعنی قوله تاخذهم العیون یعنی انهم ظراف نظاف ومعنی قوله مسنا غیر بعید فالمیس التبختر وقوله عن لنا سواد فمعناه ظهر لنا شخص قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اذا لقیت باللیل سوادًا فلا تکن اجبن السوادین ومعنی قوله تخفضه وهاد وترفعه نجاد فجمع وهد وبخل هو المنخفض من الارض والمرتفع منها ومعنی قوله فاتلعنا ای مددنا اعناقنا الیه قال الاعشی فی فتاء سن جب بولتی ہین کہ نوجوان ہوا اور یہ فتی سے مشتق ہی الوشا وشی کی جمع ہی چہاپنا اور نقش کرنا اور مربد بصری مین ایک جای ہی اور تاخذهم العیون یعنی وہ لوگ ایسی ظریف اور نظیف تھی اور المیس تبختر کرنا عن ظاہر ہوا سواد شخص رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نی فرمایا کہ رات کی وقت اگر کسی

شخص سے ملی تو تمام مردی نکرتا و آ وجمع وہد زمین پست یعنی گڑھا آور نجاد جمع نجد زمین بلند یعنی ٹیلہ اور آلمنشا ہمنے گردمین بلند کیمن اعشی شاعر نے کہا ہے۔ یوم تبدی لنا قتیلۃ عن جید تلیع تزینہ الاطواق جسدن قتیلہ اپنی گردن بلند دکھاتی ہی جو ہار و نسی آراستہ ہے۔ وقائع ذکرتاٹ لما اتلعت من کناسھا اور یہ مصرع کہا تجھکو اوسوقت یاد کیا کہ اپنی گھر مین سی گردن بلند کی قولہ وقد وطی لی الفضل فسعناہ مکانی من الفضل وطی کی معنی یہ ہین کہ فضل و فضیلت مین میرا رتبہ درست ہی و معنی قولہ جعجع بی الدھر عن ثمہ ورمہ ای انہ عجنی وحبسنی فی موضع سوء کی معنی یہ ہین کہ ایک بُری جا مین مجھکو قید کیا والثُّم والرم الخیر کی معنی خیر کی ہین آلثم قماش الرم مرست ابن یا وفی ابن سعد کو لکھا کتب ابن زیاد الی ابن سعد انّ جعجع بالحسین واصحابہ حسین کو اور اوسکی ہمراہیون کو روک لی اور وقولہ اتلانی زغالیل ای ابنعنی اطفالا اصغارًا کی معنی یہ ہین کہ چھوٹی بچی میری پیچھی لگی ہین وقولہ لحمر الحواصل فانہ شبہھا بفراخ القطا قبل ان ینبت شعرھا یعنی اپنی بچونکو لوہ کی بچون سے مشابہت دی ہی کہ بال نکلنی سے پہلی اونکی پوٹی لال ہوتے ہین قال الحُطَیئَۃ حُطَیئَۃ کا یہ شعر ہے۔

لزغب کاولاد القطا راث خلفھا	علی عاجزات النھض حمر حواصلہ

یعنی چھوٹی بچونکی لیی جو مثل لوہ کی اولاد کے ہین کہ تاکتی ہین علاوہ یہ کہ اوٹھنی سی عاجز ہین پوٹی لال ہین اس شعر کا ماقبل و مابعد معلوم نہین ہی اسلیی صرف ترجمہ لفظی پر اکتفا کیا گیا وقولہ نشرت عنا البیض فانہ یرید الدراھم بیض سی درہم مراد ہین وشمست منا الصفر ای الدنانیر صفر سے دینار مراد ہین واکلتنا السود ای اللیالی سود سی راتین مراد ہین۔ وحطمتنا الحمر ای الدواھی حمر سی صیبتین مراد ہین وانتابنا ابو مالک فھو الجوع ابو مالک سے بھوک مراد ہے قال قائلھم ۔

ابو مالک یعتادنا فی الظھائر	یزور فیلقی رحلہ عند جابر

کسینی یہ شعر کہا ہی ابو مالک کی دوپہر کے وقت ہماری یہان آنیکی عادت ہی اور روٹیکی سامنے اپنا کجاوہ اوتار دیتا ہی وجابر بن حبۃ ھو الخبز اور جابر بن حبہ روٹی ہی ویقال لقیتہ عن عفر ای عن فترۃ یعنی وہ زمانہ کہ درمیان و پیغمبرون کی ہووی وقولہ وادیھا من البصرۃ ای من الحجارۃ قال الشاعر

تداعین باسم الشیب فی متثلّم	جوانبہ من بصرۃ وسلام

اور بصری کی معنی پتھر ہین ایک شاعر نے کہا پکارتے ہین بڑہاپی کی نام سے متثلم مین کہ اوسکے ہر طرف

تہہ رہنے تم جای کا نام ہی آورسلام بہی یہ تہہ ہی وقولہ فی بیت بلا بیت فمعناہ بلا قوت قال الشاعر ؎

ولبیس فی البیت سوی البیت	وصاحب البیت یرید الکری	اقلب الکف علی لیت	اصبحت فی البیت بلا بیت

اور بیت بلا بیت کی معنی یہ ہین کہ گہر مین خوراک نہین ہی شاعر کا یہ قول ہے مین گہر مین بیخوراک صبح کے آرزو پر ہاتہہ ملتا رہا اور گہروالا کرایہ مانگتا ہی پر گہر مین سوای گہر کی اور کچہ نہین ہی واما قولہ والفقر فی زمن اللئام الخ فمن ابیات انشدہا ابوالحسین احمد بن فارس واولہا اور یہ شعر والفقر فی زمن اللئام ابوالحسین احمد بن فارس کے اشعار مین سی ہے اور شروع یہ ہے ؎

دامت لمولاک الکرامہ	این النقانق یا سلامہ

الشرح النقانق جمع نقنق شترمرغ سلامہ اوسکی مادہ المعنی شروع اس قصیدی کا یہ ہی ای سلامہ شترمرغ کہان ہین تیرا مالک باعزت رہے فلقد طویت وقد طوی بعیرہی وبعث لہ جامنا الشرح الطوی بہوکا ہونا العیر حمار وحشی المعنی مین اور میرا گدہا بہوکے ہوئے کہا اوسکے لیے لگام بیچا

وابیع بعد غد حزامہ	وغدا اصرف سرجہ	من قبل ان یلقی حمامہ	بادر بہ المجوع
	الحمامہ الموت بہوکی کی لیی جلدی دیا چاہی کہ اوسکو	فالفقر من تحت العمامہ	لاتعجبنک عمامتی

موت نہ آجائی — کل اوسکا چارجامہ بیچونگا اور پرسون اوسکی اگاڑی — میری عمامہ سی تعجب نکر کہ اوسکی نیچے فقیری ہی — والفقر فی زمن اللئام ٭ لکل ذی کرم علامہ ٭ اسکا ترجمہ اوپر گذرا واما قولہ ان فیہم لدسما فانہ یرید دسم الید لا دسم البطن وانشد ابوالحسن بن فارس لبراکویہ الزنجانی ؎

واللہ واللہ ما فی دیسم دسم	قالوا امتدح دیسم الشاری فقلت لہم

اور ان فیہم لدسما سے ہاتہہ کا چکنا ہونا مراد ہی نہ پیٹ کا چکنا ہونا اور ابوالحسن بن فارس براکویہ زنجانی کا یہ شعر ہی لوگ کہتی ہین دیسم شاری کی مدح کر مین نے کہا خدا کی قسم دیسم مین چکنائی نہین ہے واما قولہ فاستنحنا الاوساط الخ فمعناہ حللنا من اوساطنا ما کان علیہ اور فاستنحنا من الاوساط کی معنی یہ ہین جو کچہ ہماری کمر پر تہا ہم نے کہولکر دیدیا

المقامة الثانية

حدثنا عیسی بن ہشام قال کنت فی بعض بلاد بنی فزارۃ مرتحلا نجیبۃ وقائدا جنیبۃ یسیحان بی سیحا وانا اہم بالوطن الشرح فزارہ پر الف لام حرف تعریف نہین آتا ہی غطفان کا ایک قبیلہ ہی ارتحال رحل یعنی کجاوہ باندہنا نجیبہ اونٹنی جنیبہ گہوڑی سیح سیاحت بہت جلد چلنا گویا

پانی کا بہنا الہم القصد المعنی عیسی نی کہا کہ بنی فزارہ کی ایک شہر مین مین اپنی اونٹنی پر کجاوہ باندہی ہوئی
اور اپنی گھوڑیکو کہینچی ہوئی گیا کہ یہ دونون مجھکو بہت جلد لیی جاتی تہے اور میرا وطن کا ارادہ تھا ـ
فلا اللیل یثنینی بوعیدہ ولا البعد یلوینی ببیدہ وظلت اخبط ورق النہار بعصا
التسیار واخوض بطن اللیل بحوافر الخیل الشرح الاثناء والالواء کام سی پہیرنا اور بلتوی کہنا
الوعید خوف البید جنگل خبط پتا جہاڑنا الخوض گہسنا دہسنا حوافر جمع حافرہ چوپائی جانورونکا سم یا کہر نہار یعنے
دن کو درخت کی پتی فرض کیی اور اوسکی جہاڑنی کی لیی عصا چاہیے اور سفر کی وقت لاٹھی ہونا ضرور ہے
اسلیی استعارہ بالکنایہ کیا گیا المعنی تو نہ رات کی دہشت نی مجھی روکا اور نہ جنگل کی درازی نی
مجھکو موڑا اور عصای سفر لیی ہوئی دن بہر چلتا رہا اور بذریعہ اپنی گھوڑیکی رات مین گھستا ہی رہا ـ
فبینا انا فی لیل یضل بہا الغطاط ولا یبصر فیہا الوطواط اسیح سیحا فلا سانح الا السبع
ولا بارح الا الضبع الشرح فبینا اسکی اصل مین بین ہی فتح کا اشباع ہوکر الف پیدا ہوگیا اور بینما اور
بینہا یہ سب ابتدای کلام پر آتی ہین اسکی معنی یہ ہین ایسی وقت مین ایسی حالت مین ایک
وقت یا ایک دن الضلال والضلالۃ گمراہ ہونا غطاط لوا وطواط چمگاڈر السنوح کسی چیز کا پیش آنا السبع درندہ
بارح شام کیوقت پیش آنی والا الضبع شکاری جانور بجو المعنی اور اسوقت مین ایک ایسی رات مین
چلتا تہا کہ کوی کو بہی راہ نہ ملی اور چمگاڈر بہی نہ دیکہہ سکی اور سوای درندی کی اور کوئی سامنی نہ آیا اور سوای
جرخ کی کوئی رات مین دکہائی ندیا ـ اذ عن لی راکب تام الالات یطوی الی منشور الفلاۃ
فاخذنی منہ ما یأخذ الاعزل من شاکی السلاح لکنی تجلدت الشرح اذ حرف مفاجات
عن ظہر تام الآلات سب ہتیار پوری لگای ہوئی طوی لپیٹنا منشور فرمان فلاۃ جنگل الاعزل نہتا
یعنی بی ہتیار شاکی ہتیار و نسی بہرا ہوا سجا ہوا سلاح ہتیار التجلد جلادت دلیری المعنی کہ یکایک
ایک سوار سب ہتیار لگائی ہوئی جنگل طی کرتا ہوا ظاہر ہوا مین ایسا ڈرا کہ نہتا ہتیار والی سی ڈرتا ہے
پر مین نی دلیری کی ـ فقلت ارضک لا ام لک فدونک شرط الحداد وخرط القتاد وخصم ضخم
وحمیۃ ازدیۃ وانا سلم ان شئت وحرب ان ابیت فقل لی من انت الشرح ارضک منصوب ہے
فعل ناصب محذوف ہی ای الزم ارضک یعنی وہین اپنی جگہہ پر ٹہرا رہ لا ام لک ورلا ابالک یہ کلمہ خفگی کیوقت
کہتی ہین جیسی یہان کہتی ہین تیری ما مری اور تیرا باپ مری یا او بی ماکی یا او بی باپ کے یا تیری ما اور تیرا باپ نہ ہے

اور دونک اس جگہ اسم فعل نہین ہی ورنہ اسکی بعد سب کلمی منصوب ہوتی بلکہ وہ منصوب علی الظرفیۃ ہے
اَی موجود وکان دونک یعنی تیری سامنی شرط الحداد ہی شرط اُسترہ اور ہر قسم کا ہتیار آلحداد تیز دھار دار خرط
چھیلنا اسیواسطی لکڑی صاف کرنیوالیکو خراطی کہتی ہین اور قتاد کانٹا کنایہ کار دشوارسی ہی خصم
دشمن ضخم بہاری حمیۃ غیرت ازدیہ اژدہیٰ مین قبیلہ ہی غیرت والا مشہور ہی سلم صلح کا حرب جنگجو ابا انکار
المعنی اور کہاکہ وہین ٹھہرارہ اوبی ماوالی کہ تیری سامنی ہتیار تیز دہار دار ہین اور کام دشوار ہے
اور دشمن بہاری ہی اور اژدہیہ غیرت والا ہی اور مین صلح جو ہون جو تو چاہی اور جنگجو ہون جو تو انکار کرے
پر تو بتلاکہ تو کون ہی ـ فقال سلما اصبت فقلت خیرا اجبت الشرح اصابۃ پہنچنا اور پانا
سلما منصوب باصبت علی شریطۃ التفسیر ہی اور ایساہی ہی خیرا اجبت اجابۃ قبول کرلینا المعنی
تو وہ بولاکہ تونی صلح والا پایا ہی تب مین نی کہاکہ اب تونی شخص بہتر کو قبول کیا یا یہ کہ بہت بہتر کہ تونی صلح
اختیار کی ـ فمن انت المعنی پر تو کون ہی قال نصیح ان شاورت وفصیح ان حاورت
ودون اسمی لثام لا یمیط اعلام الشرح محاورہ گفتگو روزمرہ لثام ڈہاٹا جو مونہہ پر باندھتی ہین
مراد عام پردہ پوشی ہی اماطۃ دور کرنا المعنی کہا اگر تو مشورہ کری تو مین خیر خواہ ہون اور گفتگو کری تو
خوش کلام ہون اور میری نام پر پردہ ہی کہ جتلانی سی نہین اوٹھتا ہی ـ قلت فما الطعمۃ الشرح
الطعمۃ پیشہ المعنی پہر مین نی کہاکہ کیا پیشہ کرتی ہو ـ قال اجوب جیوب البلاد حتی
اقع علی جفنۃ جواد ولی فواد ترقشہ لسان وبیان یرقمہ بنان وقصارای کریم یخفف جنیبتہ
وینفض لی حقیبتہ کابن حرۃ طلع علیّ بالامس طلوع الشمس وغرب عنی بغروبہا لکنّہٗ
غاب ولم یغب تذکارہ ومضی وشیّعتنی اٰثارہ ولا ینبئک عنہا اقرب منہا واوما الی
ماکان لبسہ الشرح الجوب الجواب القطع مراد سفر طی کرنا الجفنۃ طشت چوبی یالگن یا کٹرہ
یا خوان الجواد صاحب الجود بخشش والا الفواد دل الرقش النقش قصارا غایت او رحاجت الحقیبۃ
توشہ دان التذکار یادگار التشییع ہمراہ ہونا یا چلنا اوما اشارہ کیا اور بجای لبسہ کی لبسہ صحیح ہی مراد ابن حرۃ سے
یہان بلحاظ تمام مقامہ کی تلوار معلوم ہوتی ہی ورنہ دن اور آفتاب کو بہی کہہ سکتی ہین جسمین معنی کے
مطابقت نہین المعنی تو بولاکہ مین شہرون مین پہرتا ہون کہ کسی بخشش والیکے خوان پر
جا پہنچون اور میری دل کا حال زبان کہتی ہی اور اوسکا بیان اونگلیان لکہتی ہین اور میرا مقصود یہ ہے

کہ ایک ایسا بزرگ ملی کہ اپنی گھوڑیکا بوجہ اوتاردی اور توشہ دان جھاڑدی کل طلوع شمس پہ تلوار چمکے اور غروب پر غروب ہوا اور اوسکی یادگار ہی اور گو چلی گئی پر اوسکی آثار ہمراہ ہین اور اوس سی زیادہ کوئی قریب نہین ہی جو اوسکا حال کہوسکی اور جو چیز چھپا رکھی تھی اوسپر اشارہ کیا کہ یہ ہے ــ

فقلت شحّاذ ورب الکعبة الخاذلہ فی الصنعة نفاذ بل ھو فیھا اُستاذ ولا بد من ان نرشح لہ وتسمح علیہ الشرح الشحذ تیز زبانی و تیز کلامی الرشح کسی چیز مین سے ٹپکنا السمح والسماحۃ بخشش کرنا المعنی تو مین بولا کہ یہ تو بہت تیز کلام ہی اور قسم ہی خدای کعبہ کی کہ اوسکی طبیعت خوب قبول کرنی والی ہی اس فن فصاحت مین چالاک ہی بلکہ اوستاد ہی ضرور ہی کہ ہم اوسکو دیوین اور بخشش کرین فقلت یا فتی قد احلیت عبارتک فاین شعرک من کلامک الشرح فتی جوان یہان میان کا لفظ بولا جاتا تھا افعال موصوف بصفت پانا احلیت یعنی شیرین پایا تیرا کلام المعنی او میان مین نی تیری نثر عبارت شیرین پائی پر تیری اشعر کیسی ہین ــ فقال واین کلامی من شعری ثم استما غزیرتہ ورفع عقایرتہ بصوت ملأ الوادی وانشأ یقول الشرح الغزر الغزارۃ الکثرۃ والغزیرۃ وہ کنوا کہ جسمین پانی بہت ہو مراد اوس سی طبیعت ہی العقیرہ آواز چیخ کی المعنی تو کہا کہ میرا شعر کہان ہی یعنی بڑی رتبی والا ہی اور اپنی طبیعت سی مدد لی اور ایسی چیخ ماری کہ جنگل گونج گیا اور یہ شعر کہنی لگا ۵ واروع اھداہ لی الویل والفلا ٭ تقطیع وار وفعولن اسمین فعول بھی جائز ہی ع اھدہ مفاعیلن الی الوی فعولن اسمین بھی فعول جائز ہی ال والفلا مفاعلن یہ بحر طویل ہے ــ

وحمش تمش الارض لکن کلا ولا ٭ الشرح دونون مصرع پر واو بمعنی رب ہی اروع بہت خوفناک اہدا تحفہ دینا ویل تباہی فلاۃ جنگل فلا جمع حمش بہت جلد چلنی والا المعنی ممدوح نی تباہی اور جنگل ہین مجکو ایک خوفناک چیز تحفہ دی ہی اور بہت جلد چلنی والا ایک گھوڑا بھی دیا ہے کہ گویا زمین پر چلتا ہی پر گویا نہین چلتا ہی یعنی بسبب سفر جنگل کے مین نی تلوار بھی باندہی اور گھوڑا بھی لیا ــ

عرضت علی نار المکارم عودہ	فکان معمًّا فی السیادۃ مخولا

الشرح معم صاحب اعمام مخول صاحب اخوال یعنی وہ عالی خاندان ہی اوسکی چچا اور ماموں بہت ہین ــ المعنی مین نی اوسکی لکڑی کو بزرگی کی آگ پر امتحان کیا یعنی اوسکی اصل کا امتحان کیا تو خاندان اسمین سردار وہ صاحب قبیلہ ہی ــ رخاد عتہ عن مالہ فخدعتہ ٭ وساھلتہ فی بزۃ فتسھلا

الشرح الغرم والغرامة الولوع والحرص **المعنی** مین نے اپنی طمع کی لیے اوسبی ہوکا دیا اور اوسکو احسان مین بہت ثم آسا تی پایا

ولما تجالینا واحمد منتقی ۔۔۔ بلانی من نظم القریض بما بلا

الشرح تجالی باہم ملاقات اور کلام کرنا احمد لائق حمد پایا ابلا ء الامتحان القریض الشعر **المعنی** جب ہم دونو آپس مین ملے اور اوسنی میرا کلام پسند کیا تو نظم اور شعر مین میرا استحان لیا ۔

فما ہز الا صار ما حین ہزنی ۔۔۔ ولم یلقنی الا الی السبق اولا

الشرح الہز ہلانا حرکت دینا صارم تلوار السبق گھر دوڑ یعنی ما ہزنی الا ہز صارما **المعنی** مجکو کیا ہلایا اور میرا کیا امتحان لیا گویا تلوار کا امتحان لیا اور سبقت یعنی گھر دوڑ مین سب سے پہلی مجکو ملا یعنی میرا کلام نظم تو گویا تلوار ہی پھر ممدوح اسمین بھی سابق اور غالب ہے

ولم ار ہ الا اغر محجبا ۔۔۔ وما تختہ الا اغر محجلا

الشرح المحجب صاحب پردہ اغر سفید پیشانی کا گھوڑا المحجل جسکی چارون پانون سفید ہون یعنی پنج کلیان **المعنی** میرا ممدوح عزت دار صاحب پردہ ہی اور اوسکا گھوڑا پنج کلیان ہے فقلت علی رسلک یا فتی ولک فیما یصحبنی حکمک **الشرح** الرسل الرفق والتودہ بجای بس کر بس کر **المعنی** مین نی کہا او میان بس کر اور جو میری پاس ہی اوسمین جو تیرا حکم ہو بجا لاؤن فقال الحقیبۃ بما فیہا **المعنی** کہا یہ توشہ دان مع اوسکی جو اوسمین ہی مجکو دے ۔ فقلت ان وحاملتہا **المعنی** مین نے کہا بیشک مع اوسکی جسپر یہ ہے ۔ ثم قبضت بجمعی علیہ وقلت لا والذی الہمہا المسا وشقہا من واحد خمسا لا تزایلنا او اعلم علمک **الشرح** جمعی صیغہ جمع مونث افعل التفضیل یعنی جمعی کی جمع ہی او معنی الی ان **المعنی** پہر مین نے پانچون اونگلیون یعنی پنجی سی اوسکو پکڑا اور کہا قسم ہی اوسکی جسنی انکو پکڑنا اور گرنا سکہایا اور ایک ہڈی مین چیر کر یہ پانچ اونگلیان بنائین کہ ہمسی مت جدا ہو یا اپنا حال بتلاؤ ۔ فحدر لثامہ عن وجہہ **الشرح** الحدر الدفع **المعنی** پہر اپنی چہرے سی ڈہاٹا کہولا ۔ فاذا او اللہ شیخنا ابو الفتح الاسکندری **المعنی** تو قسم ہی خدا کی کہ وہ ہمارا شیخ ابو الفتح اسکندری ہی ۔ فما لبثت ان قلت **الشرح** اللبث المکث دیر لگانا **المعنی** مین نی کچہ دیر نہ لگائی کہ شعر پڑہا ۔ توشحت ابا الفتح بہذا السیف مختالا **الشرح** الوشاح والتوشح حمائل کرنا اور بدھی کی طور پر پہننا مختالا حیلہ باز اسکا وزن اشباع سی پورا ہوتا ہے

تو شحتا مفاعیلن یہ بحر وافر مربع ہی المعنی ای ابو الفتح تو نی تلوار حیلے سے حمائل کی ہے —
فما تصنع بالسیف * اذا لم تك قتالا * المعنی جب تجکو قتال اور لڑنا نہین ہی تو تلوار کیا کریگا
التفسیر قال البدیع معنی قوله یسیحان بی سیحا انه شبه سیرهما بالسیاحة
اون دونون کی چلنی کو سیاحت یعنی پانی کی روانگی سی تشبیہ دیہی ومعنی قوله اهم بالوطن ای ارید الوطن
یعنی مین وطن کا ارادہ کرتا تہا قال الشاعر اهم بارض والتجشم نحوها * فحطی رحلی حیثما الرحل
شاعر کا یہ شعر بحر طویل مین ہی التجشم تکلف کرنا مین بتکلف ایک سرزمین کا ارادہ کرتا ہون جہان مین اوترون
وہان میری سواری اوتاردی — واما قوله فلا اللیل یثنینی بوعیده یصف شدته وهوله
حتی کانه یتوعد الساری اور اوس قول مین رات کی شدت اور دہشت کا بیان کرتا ہی کہ رات کے
چلنی والیکو ڈراتا ہی — ولا البعد یلوینی ببیده فالبید جمع البیداء یقول العرب فی
امثالها بعض الوعید یذهب فی البید المعنی بید بیدا کی جمع ہی عرب مین مثل کہتی ہین
بعض اندیشہ آدمی کو جنگل مین لیجاتا ہی ومعنی قوله اخبط ورق النهار بعصا التسیار ای
اضرب بها الارض ویقال ذلك فی السیر والسری جمیعا یعنی مین عصا لیکر زمین پر
چلتا تہا اور خبط دن اور رات کی چلنی پر بولتے ہین — قال الفرزدق ؎

الی شعب الاکوار من کل جانب	سروا یخبطون اللیل وهی تلفهم

یعنی رات مین چلتی تہی اور رات اونکو اونکی گہونسلون پر ہر طرف سی سمیٹ لاتی تہی آیل مذکر اور مؤنث مستعمل
ہے مگر اول اکثر — والتسیار تفعال من السیر یقول العرب فی امثالها فلان القی
عصا تسیاره اذا لم یسر اور تسیار سیر کا مصدر ہی تفعال کی وزن پر عرب مین یہ مثل جب کہتی ہین کہ
سفر نکری کہ فلان نی سفر کا عصا ڈالدیا — قال الراجز والنجم قد القی عصا تسیاره * راجز کا
ایک مصرع ہی اور ستارہ نی اپنا عصای سفر ڈالدیا وقوله اخوض بطن اللیل بجواهر الخیل تعبیر
عن السری اور رات مین گہسنا رات مین چلنی سی مراد ہی — قال الفرزدق ؎

بنا اللیل اذ نام الدثور الملفف	فافنی مناخ الداعریة خوضها

فرزدق کا شعر ہی مناخ فرودگاہ شتران داعریة وہ اونٹ کہ اوسکی نر بہت اچھی ہوتی ہین الدثور بفتح
دال وہ شخص کہ بہت سوتا ہو ملفف وہ شخص کہ کپڑون مین لپٹا ہو المعنی اونٹ جو ہمکو رات کی وقت

کہ سونے والی اوس وقت سوتی ہین بیجاتی ہین تو داعریہ کا مناخ ویران کر دیا ۔ واما قوله لیلة یضل بھا الغطاط یعنی القطا واحدها غطاطة قال الھذلی ؎

وماء قد وردت امیم طام		علی ارجائها زجل الغطاطه	

امیم قاصد طامی وہ پانی کہ اوبلتا ہی الارجاء الاطراف زجل رفع الصوت ھذلی کا قول ہی مین بہت چشمون پر پہنچا کہ پانی اوبلتا تہا اور اوسکی کنارون پر لوون کی چیخی تہی ۔ والعرب تصف القطا بالھدایة حتی انھم لیقولون اھدی من القطا عرب قطا کی راہ یابی کی تعریف کرتی ہین اور کہتی ہین کہ فلان شخص قطا سی بہی راہ یاب زیادہ ہے ۔ قال الطرماح ؎

تمیم بطرق اللوم اھدی من القطا		ولو سلکت سبل المکارم ضلت	

طرماح کا شعر ہی بہ نسبت قطا کی تمیم ملامت مین زیادہ راہ یاب ہی اگر کرم اور بزرگی کی راہ چلین تو راہ نپائینگی اگر سبل بضم با پڑہین وزن درست نہو اور سکون با درست ہوتا ہی مگر وہ لفظ غلط ہے یقول ان اللیل من شدة ظلمته لا یھتدی فیه القطا بجای یقول کی یقال صحیح معلوم ہوتا ہے کہ یقول کا کوئی فاعل نہین ہی اور العرب ہی بہت دور ہی یعنی بولا جاتا ہی کہ بسبب شدت تاریکی شب کے قطا بہی راہ یاب نہین ہی ۔ واما قوله لا یبصر فیھا الوطواط وھو الخفاش وله تفسیران احدھما علمه باللیل والاخر ابصر فی اللیل من الابصار وھو الرویة اور وطواط خفاش یعنی چمگادڑ ہی اسکی دو تفسیر ہین ایک چمگادڑ رات کا حال خوب جانتی ہی دوسری یہ کہ وہ رات مین خوب دیکھتی ہی ابصار کی معنی دیکھنی کی ہین ۔ ومعنی قوله اسیح سیحا فمعناه اسیر سیرا عنیفا اور اسیح سیحا کے یہ معنی ہین کہ مین بہت تیز اور جلد چلتا تہا ۔ قال الشاعر ؎

واری الجمال بکم تسیح		وارا الجبال بکم تسیر	

کسی شاعر کا قول ہی مین دیکھتا ہون کہ تمکو اونٹ لیے جاتے ہین تو کیا پہاڑ تمکو لیے جاتے ہین ۔ واما قوله لا سانح الا السبع فالسانح ما ولاك میامنه من الطیر والوحش قال الشاعر ع سنح الغراب فقلت وصل یسنح ۞ والبارح ما ولاك میاسرہ والعرب تتفاءل بالسانح وتتطیر بالبارح الشرح التولیة غالب آنا اور گھیر لینا میامن جمع میمنه داہنی جانب میاسر جمع میسرہ بائین طرف سانح وہ جانور کہ داہنی طرف سی آئے ایک شاعر نی کہا تو اسانح آیا تو مین بولا

کہ وصل حبیب سامنی آیا بارح وہ جانور کہ بائین طرف سی آئی اور عرب سانح سی فال نیک لیتی تہی اور بارح سے فال بد۔
قال الاعشی ؎ ما تعیف الیوم فی الطیر الروح * من غراب البین او تیس برح *
عاف یعیف کرہہ الروح وقت شام چلنا تیس دنبہ یا مینڈہا یا ہرن برح اپنی جاہی سی ٹل گیا اعشی نی کہا
آج پرند یعنی جدائی کے کوّی کا یا ہرن کا جو اپنی جگہہ سی نکلا ہی شام کی وقت جانا تو نا پسند کرتا ہے یہ روح اسم نہین ہے
اور کلام مین بہی فصاحت نہین ہی صرف لغات اور الفاظ کو بے قاعدہ اور بے لطف جمع کر دیا ایسی ایسی شاعر عرب کو
بدنام کرتے ہین ــــ واما قولہ راکب تام الآلات فمعناہ شاکی السلاح تام الآلات کی معنے
تمام ہتیار لگائے ہوئے ــــ وقولہ شرط الحداد فمصدر شرطہ اذا جرحہ ولذالک سمی شرط
الحجام و مشرطہ شرط مصدر شرطہ کا ہی اور شرط کی معنی زخمی کیا ہی اور اسی سے حجام کے اوستری کو
شرط اور مشرط کہتے ہین ــــ والحداد السیوف والرماح والنبل والاسلحۃ کلہا
اور حداد تلوار اور نیزہ اور برچہی کا پہل اور سب طرح کا ہتیار ہی ــــ قال الشاعر ؎

تمنی ان تزور دیار لیلی		ودون مزارہا شرط الحداد	

ایک شاعر کا شعر ہی تجہکو یہ آرزو ہی کہ لیلی کی گہر تک جائی مگر اوس سی وری ہتیارون سی زخمی ہونا ہے
واما قولہ خرط القتاد فمعناہ شوکۃ اسکے معنی کانٹے ہین ــــ قال الشاعر ؎

لا تطلبنہا یا یزید فدونہا		خرط القتاد تہاب شوکہا الید	

ای یزید تو معشوقہ کی طلب نکر کہ اوس جگہہ کانٹے چہیلتی ہین ہاتہ اوسکی کانٹون سے ڈرتا ہے
واما قولہ حمیۃ ازدیۃ فان الازد احمی العرب قال الشاعر ؎

اذا ما شربنا الجاشریۃ لم نبل		امیرا وان کان الامیر من الازد	

الشرح الجاشریۃ صبح کیوقت شراب پینا لم نبل بضم نون و فتح با و جزم لام اسکی اصل لم نبال ہی مبالات سے
مشتق ہے المعنی ہم جاشریہ شراب جب پی لیتی ہین تو کسی امیر کی پروا نہین کرتی ہین گو وہ امیر ازد مین ہی ۔ وقال اخر
وجار الازد مسکنہ النجوم * اور دوسری نی کہا ازد کی ہمسایہ کا گہر ستارون کی جاہی ہی ــــ
ومعنی قولہ ودون اسمی لثام لا یمیطہا اعلام فمعناہ انی لا اخبرک باسمی اسکی یہ معنی ہین
کہ مین اپنا نام نہین بتلا سکتا ہون انشدنی ابو علی القاسانی ولا ادری اجاہلی ہو ام اسلامی
الانشاد شعر پڑہنی کو کہتی ہین ابو علی قاسانی نی یہ شعر میری سامنی پڑہا اور یہ معلوم نہین کہ یہ شعر جاہلیت کی ہین یا اسلام کے

ولیل خداری الجناح مجدل الصفاح	حرون النجو رحب المعالم
امطت لثامیه بشهب اسنتی	وشققت بردیه بغر عزائمی

الشرح غداری عقاب معروف گدہ جناح بازو اور پر مجدر دیوار مضبوط صفاح عرض حرون وہ جانور کہ ہمیشہ چلتا رہی شہب جمع شہاب یعنی سرخ اسنۃ جمع سنان برچھا اور نیزہ آلغر روشن بہت راتین ایسی ہین کہ اوسکی بازو عقاب کے ہین مضبوط عرض ہی ستارون کی حرکت ہی کشادہ علامتین ہین مین نی اوسکے دونو ڈھاٹے اپنی سرخ نیزون سے کھولے اور اوسکی دونو چادر اپنی روشن عزیمت سی پھاڑ دی واما قولہ فما الطعمۃ فمعناہ الحرفۃ وھی المکسب اور اسکی معنی پیشے کی ہین۔ ویقال جاب جیوب الآفاق اذا خرقھا اور جسوقت سفر بلا د طی کرتی ہین تو جاب جیوب البلاد کہتی ہین قال اللہ سبحانہ وثمود الذین جابوا الصخر بالواد واما قولہ یخفف جنیبتہ ای یعطینی ما علیھا فیخفف حملھا یعنی جو اونٹنی پر ہی وہ دیدیتا ہی سو اوسکا بوجہ ہلکا ہوتا ہے — وفی ھذا قول الشاعر اور اسی باب مین شاعر کا قول ہے — ۵

ترد المطی بنا مشارع جودھم	فتطیل عند ورودھا الاعوالا
واذا وردن بنا وردن خفائفا	واذا اصدرن بنا صدرن ثقالا

المطی سواری الشرع والمشرع گھاٹ کہ جہان پانی پیتی ہین تطیل کا فاعل مشارع ہی الجود بخشش الاعوال قوت دینا الصدر رجوع المعنی ہماری سواری اونکی بخشش کے گھاٹ پر یا بخشش گاہ پر ہمکو پہنچاتی ہے کہ وہان قوت رسانی بدرازہوتی ہی اور ہم وہان پہنچتی ہین تو ہلکی ہوتی ہین اور جب واپس ہوتی ہین تو بھاری ہوتی ہین واما قولہ طلع علی بالامس طلوع الشمس معناہ کطلوع الشمس فیکون نصباً علی الظرف کما یقال اتیتک مقدم الحاج اسکی معنی یہ ہین کہ وہ کل میری پاس مانند طلوع شمس کے نکلا تو طلوع بسبب ظرف ہونی کے منصوب ہی چنانچہ بولتی ہین کہ حاجیون کی آنیکے وقت مین تیری یہان آیا۔ جب یہ معنے بیان ہوئی تو تفسیر مین کطلوع الشمس کاف کا لانا غلط ہی — واما قولہ احلیت عبارتک فمعناہ وجدتھا حلوا کما قالوا قاتلناکم فما اجبناکم وسالناکم فما ابخلناکم وشاعرناکم فما افحمناکم ای ما وجدناکم اجبناء بخلاء مفحمین اور اس قول کی یہ معنی ہین کہ تیرا کلام شیرین پایا چنانچہ بولتی ہین ہم تمسے لڑی اور ہمنی تمسی مانگا اور ہمنی تمسی مشاعرہ کیا تو تمکو نامرد اور بخیل اور عاجز نہین پایا

۱۵۹

واما قوله رفع عقیرته فمعناه صاح صیاحا شدیدا واصل ذلك ان رجلا قطعت رجله فاخذها وصاح ثم صارت مثلا لکل صائح اور اس قول کی یہ معنی ہین کہ بہت سخت چیخا اور ایک شخص کی ٹانگ کٹ گئی تھی اوسکو لیکر چیخا پھر اوسکا مثل ہوگئی جو کوئی چیخے — واما قوله وجمش تمس الارض لاکن کلا ولا فالاجمش السریع الخفیف یصف قوائم فرسه کما قال الشاعر

یحفی التراب باظلاف ثمانیة		فی اربع مسهن الارض تحلیل

لا تمسها الس عذ ما ترفعه ... انها تمس الارض کانها

الجمش وہ گھوڑا کہ بہت جلد اور ہلکا چلے اپنی گھوڑی کی پانونکا وصف کرتا ہی چنانچہ شاعر نی کہا الاخفا جلد جلد چلنا اور ننگی پانون والا بھی جلد چلتا ہی اسلیے اوسکو حافی کہتی ہین اور جلد چلنی سی مٹی زیادہ اوڑیگی اظلاف جمع ظلف سم اونٹ کی چار پانونین آٹھ سم ہین تحلیل کی معنی درست نہین ہوسکتی ہین تحلیلا منصوب درست معلوم ہوتا ہی المعنی اپنی آٹھ سمونسی جو چارون پانون مین ہین مٹی اوڑاتا ہی اور زمین اونکو تحلیل کی لیے لگی ہی یعنی اوسکی پانون زمین کو لگتی ہین مگر جلد جلد جو اوٹھاتا ہی تو گویا زمین پر لگتے بھی نہین ہین — واما قوله تجالینا فمعناه جلی علیّ نفسه وجلوت علیه نفسی اور تجالینا کی یہ معنی ہین کہ وہ مجھپر ظاہر ہوا اور مین اوسپر — واما قوله علی رسلك یا فتی ای اتئد اور اسکی یہ معنی ہین کہ ٹھہر اے — وقوله ان وحاملتها فمعناه نعم والناقة التی علیها هذه الحقیبة اور اسکی یہ معنی ہین کہ ہان وہ اونٹنی ہی کہ اوسپر یہ توشہ دان ہی — وقوله قبضت بجمعی علیه ای باصابعی جمع یعنی اپنی سب انگلیون سے قبضہ پکڑا — وقوله لا والذی الهمها المسا فان الاصابع حواس اللمس کیونکہ انگلیون مین قوت لمس کی ہے وقوله فما تصنع بالسیف اذ الوتك قتالا فتضمین لابیات وهی اشعار اور یہ قول ابیات کی تضمین ہے اور وہ یہ شعر ہین لقد ابلغت ما قال جو اوسنی کہا وہ مین نے حاصل کیا۔ فما بالیت ما قالا تو کچہ پروا نہین ہی کہ اوسنی کیا کہا۔ دع السیف لمن یعصی + به فی الحرب ابطالا + تلوار اوسکی لیی چھوڑ دے کہ دلیرونسی جنگ مین نافرمانی کرتا ہی — وضع ما کنت حلیت + به سیفك خلخالا + اور جب تلوار کی پازیب بنالی تو اوسکو یہ بنالی کر لیا فما تصنع بالسیف اذ الم تك قتالا جو تلوار کیا کریگا جب تو لڑتا ہی نہین ہے

المقامة الثالثة

حدثنا عیسی بن هشام قال غزوت الثغر بقزوین سنة خمس وسبعین فیمن غزا فما اجزنا

حزنا الاهبطنا بطنا **الشرح** غزو ارادہ اور دشمن سی لڑنا تغر ناکہ اور حدود قزوین طہران کی علاقی مین
ایک شہر ہی وہانکی رہنی والی ابن ماجہ صاحب سنن ہین اجازت تجاوز اور گذر جانا حزن زمین دشوار گذار مانند
پہاڑ ہبوط نزول بطن خاص ہی نجد سی اور وہ خاص ہی قبیلے سی قبیلہ مثلاً قریش جملہ بنی فہر اور اوسمین بنی مرہ
اور بنو تیم وغیرہ فخذ اور اوسمین بنی عدی بطن **المعنی** عیسی نی کہاکہ ہمنی قزوین کی ناکی پر مع چند غازیون کے
سنہ پچہتر مین جنگ کی تو جس سرزمین پر ہم گذری ایک قوم مین اوتری — حتی وقف المسیر بنا
حتی قراہا فمالت الهاجرة الی ظل اثلاث فی حجرها عین کلسان الشمعة اصفی من الدمعة تسیح
فی الرضراض سیر النضناض **الشرح** وقف روکنا قری ضیافت ہاجرہ نصف النہار ثلاث جہاؤ کے
تین پیڑ حجرہ غلط ہی یعنی وہ پیڑ ڈہلی تہی جہاؤ کی پتہرونکا سایہ پڑنی لگا زہیر بن ابی سلمہ کا قول ہے — ع
اثافی سفعا فی معرس مرجل **الشرح** حجر انسان کی گود اور یہان وسط مراد ہی — لسان آگ
یا چراغ کی لو دمع آنسو رضراض چہوٹی چہوٹی کنکریان نضناض وہ سانپ کہ زبان جلد جلد نکالتا ہی **المعنی**
کہ اونہون نی ہمکو ضیافت کرکی سفر سی روکا اور دوپہر ڈہلکر جہاؤ کی پتہرونکا سایہ پڑنی لگا کہ اوسمین ایسی لو تہے
جیسی شمع کی سوتی ہی اور آنسو سی بہی زیادہ صاف تہی اور ایسی لہرا رہی تہی کہ کنکرونمین سانپ لہرا کر چلتا ہے
فنلنا من الطعام بما نلنا ثم ملنا الی الظل فقلنا **الشرح** قال یقیل قیلولہ دوپہر کیوقت سونا **المعنی**
جسقدر ہم کہاسکی کہانا کہایا اور پہر سایہ مین جاکر سو رہی — وما ملکنا النوم حتی سمعنا صوتا
انکر من صوت الحمار ورجعا اضعف من رجع الحوار یشفعهما صوت طبل **الشرح**
الرجع آواز الحوار اونٹ کا بچہ یوز ایسیدہ یعنی بوتہ التشفع ملنا اور ملانا **المعنی** ابہی نیند کا غلبہ نہوا تہا کہ ہمنی
ایک آواز ایسی سنی جو گدہی کی بہی آواز سی بُری تہی اور ایک آواز ایسی سنی کہ بوتہ کی آواز سی بہی ہلکی تہی اور
اونکی ساتہہ ڈہول کی بہی آواز تہی — فراد عن القوم رائد النوم وفتحت التوأمتین الیہ وقد حالت
الاشجار لدیہ واصغیت فاذا هو یقول علی ایقاع الطبول **الشرح** الرود الطلب عن غلط ہے
درست ہی اور یہ عبارت بہی درست معلوم نہین ہی فراد النوم رائد من القوم عبارت صاف ہی تو یعنے
ہم مین کسینی سونی کا ارادہ کیا التوأمین دونون آنکہین اصغا بگوش ہوش سننا ایقاع باجا بجانا اور گانی کے
آواز اونچی نکالنا **المعنی** کوئی تو ہم مین سی سونی لگا اور مینی اوس آواز کی طرف اپنی آنکہین کہولین اور
اوسکی پاس درخت حائل تہی اور مینی کان لگا کر سنا کہ وہ طبلہ بجاتا ہوا یہ شعر گاتا تہا تقول کی معنی گانا یہان مناسب ہی **اشعار**

اعموا

ادعوا الی الله فهل من مجیب	الی ذری رحب ومرعی خصیب

الشرح ذری ذروة کی جمع ہی ہر شی کی بلندی کو کہتی ہین اسی لیی بلند دیوار کو بھی کہتی ہین آر رحب کشادہ وفراخ المرعی چراگاہ اور زمینہ الخصیب سرسبز تقطیع اسکی یہ ہی ادعوالی ال مستفعلن لاه ف فاعلن هل مجیب مستفعلات اور بجای مستفعلن کی مستفعلاتن بھی ہے اور مفاعلاتن مفاعلن و فاعلتن بھی ہے اور بجای فاعل کی فعل بھی ہی اور بجای مستفعلات کی مستفعل بھی ہی اور یہ بحر رجز مسدس ہی دعوت اور دعا کا صلہ الی نہین آتا ہی یعنی مفعول اول بی صلہ ہوتا ہی اسلیے ادعوا الی الله غلط ہی ادعوا الله صحیح ہی — المعنی مین اپنی الله سے مکان بلند کشادہ اور زمین سرسبز مانگتا ہون کوئی ہی کہ قبول کرے —

وجنة عالیة لا تنی * قطوفها دانیة ما تغیب * الشرح ونی یني ونیا فتور اور خلل ہونا قطف وقطوف خوشہا دانیة نو دنوا قریب ہونا اور جھکنا المعنی اور جنت عالیہ مانگتا ہون کہ اوسمین کچھ فتور نہین ہی اور اوسکی خوشۂ انگور جھک رہی ہین اور تمام نہین ہوتی ہین —

یا قوم انی رجل تائب	من بلد الکفر وامری عجیب

الشرح یاقوم بکسر میم ہی اسکی اصل یا قومی ہی یا متکلم محذوف ہی المعنی ای لوگو مین بلاد کفر سی توبہ کرکی آیا ہون اور میرا حال عجیب ہے

ان اک امنت فکم لیلة	جحدت ربی وعبدت الصلیب

المعنی ابتو مین ایمان لایا ہون اور بہت دن تک اپنی پروردگار کا انکار اور صلیب کی پرستش کرتا رہا

یارب خنزیر تمششته	ومسکر احرزت منه النصیب

الشرح یا حرف ندا اسکا منادی محذوف یا قوم رب اسکا اور رب حرف جر بمعنی کثیر تمشش ہڈی چوسنا احرز بنا الاحراز حاصل کرنا اور اپنی قبضی مین لینا المعنی ای لوگو بہت سے سورون کی ہڈیان مین نے چابین اور بہت نشون سے بہرہ مند ہوا

ثم هدانی الله وانتاشنی	من ذلة الکفر واجتهاد المصیب

الشرح الانتیاش رجوع کرنا اور پھیرنا المعنی الله نی مجکو ہدایت دی اور کفر کی ذلت اور مصیبت کی سختی سی پھیرا

فظلت اخفی الدین فی اسرتی	واعبد الله بقلب منیب

الشرح ظلت کی اصل ظللت ہے الاسرة قوم الانابة الرجوع المعنی اپنی لوگون سے مین اپنا دین چھپاتا رہا اور اپنی الله کی عبادت کرتا رہا

اسجد للات حذار العدی	ولا اری الکعبة خوف الرقیب

المعنی دشمنی سے ڈر کر لات کو سجدہ کرتا رہا اور دشمن سے ڈر کر کعبے کو نہین دیکھتا تھا

واسئل الله اذ اجنّني — ليل واضنانی يوم عصيب

الشرح اجن غائب ہونا اسی لیے باغ کو جنت کہتے ہین کہ زمین کو گھیر لیا ہے اور جنون اور جنہ عقل کا مستور ہونا الاضنا دُبلا اور ضعیف کرنا العصبۃ والعصوبۃ والعصابۃ الشدۃ والقوۃ **المعنی** اور جب رات ہوتی ہے اور دن کی سختی نے مجھے دُبلا کر دیا ہے تو اللہ سے دعا مانگتا ہون۔

رب کما انك هذبتني — فنجني انی فيهم غريب

المعنی کہ ای میرے پروردگار جیسا تونے مجکو آراستہ کردیا ہے ویسا ہی مجکو نجات دے کہ مین ان لوگون مین تنہا ہون۔

ثم اتخذت الليل لی مركبا — وما سوى العزم امامی جنيب

الشرح اَمام بفتح ہمزہ سامنے اور پاس جنیب گھوڑا **المعنی** رات کو مین نے اپنی سواری بنایا میرا ارادہ ہی میرا گھوڑا تھا۔

فقدك من سيری فی ليلة — يكاد رأس الطفل فيها يشيب

الشرح فقدک قد اسم فعل بمعنی مضارع یکفی ہے الشیب وہ حالت کہ جوانی تمام ہوکر پیدا ہوتی ہے۔
المعنی اوس رات مین میرا نکلنا کہ بچہ اوسکی دہشت سے بڈھا ہو جاے عبرت کے لیے کافی ہے۔

حتی اذا جزت بلاد العمی — الی حمی الدين نفضت الوجيب

الشرح جواز گذرنا عمی نابینائی عرب جس جا پانی اور سیرابی دیکھتے تھے وہان باڑہ باندھکر رہتے تھے اوسکو حمی کہتے تھے نفض و نفاض درخت کے پتونکا جھڑنا الوجیب وظیفہ یا توشہ **المعنی** مین جب بلاد کفر سے نکلکر دین کی پناہ مین آیا تو میرا توشہ خالی ہو گیا۔

فقلت اذ لاح شعار الهدی — نصر من الله وفتح قريب

المعنی اور جسوقت علامتین ہدایت کی ظاہر ہوئین تو مین نے یہ کہا اللہ کی مدد اور فتح قریب ہے۔

فلما بلغ هذا البيت قال يا قوم وطئت دياركم بعزم لا العشق شاقه ولا الفقر ساقه

الشرح الوطی روندنا داخل ہونا الشوق متعدی السوق ہانکنا بجای شاقہ اور ساقہ کے شاقنی اور ساقنی صحیح ہے
المعنی جب اس بیت پر پہنچا تو کہا ای لوگو مین تمہارے شہر مین اپنے ارادے سے آیا ہون نہ عشق نے مجکو شوق دلایا ہے اور نہ فقیری مجکو ہانک کر لائی ہے — **فقد تركت وراء ظهری حدائق واعنابا وكواعب واترابا وخيلا مسومة وقناطير مقنطرة وعدة وعديدا ومراكب وعبيدا** **الشرح** حدائق جمع حدیقہ باغیچہ اعناب جمع عنب انگور کواعب جمع کاعب وہ جوان لڑکی کہ پستان ابھرنا شروع ہوا اتراب جمع ترب ہم عمر خیل گھوڑا اسم جنس تسویم سدھانا اور درست کرنا قناطیر جمع قنطرہ مکان و مقنطرۃ مضبوط العدۃ سامان و عدید ہمسر **المعنی** اور مین اپنے پیچھے باغ اور انگور اور جوان ہم عمر عورتین اور درست کیے ہوئے

گھوڑے اور مضبوط مکانات اور سامان اور ہمسر اور سواریان اور غلام چھوڑ کر آیا ہون۔ فخرجت خروج
الحیۃ من جحرہ وبرزت بروز الطائر من وکرہ الشرح الجحر بِل جو جانور اپنے لیے بنا لیتے ہین
خواہ پرند ہو یا چرند پانون والے ہون یا نہون آلبروز الخروج آلوکر پرند جانور کا گھونسلہ جحرہ کی ضمیر مجرور حیۃ کے لیے
صحیح نہین ہے کیونکہ تانیث لفظی کی رعایت ضرور ہے قال اللہ تعالی فاذا ہی حیۃ تسعی المعنی مین اپنے
گھر سے نکلا جیسا سانپ اپنے بل سے اور پرند اپنے گھونسلے سے باہر نکلتا ہی کہ پھر اونکا آنا مشکل ہوتا ہی۔ موثرا
دینی علی دنیای جامعًا یمنای الی یسرای واصلا سیری بسرای الشرح ایثار اختیار
کرنا آلسری رات کو چلنا المعنی دنیا پر دین کو اختیار کیے ہوے داہنے بائین ہاتھ کو ملای ہوے رات اور دن برابر چلتے
ہوے۔ فلو دفعتم النار بشرہا ورمیتم الروم بجرہا واعنتمونی علی غزوہا مساعدۃ و
اسعادا ومرافدۃ وارفادا الشرح لو حرف تمنا ہی بمعنی کاش ورمیتم الروم بجرہا یہ جملہ درست نہین ہے۔
المساعدۃ الاسعاد اعانت کرنا المرافدۃ والارفاد بخشش کرنا المعنی کاش تم یعنی بھوک کی شدت دفع کردو اور بخشش
اور اعانت سے میری مدد کردو۔ ولا اشطط فکل علی قدر رقۃ وحسب ثروتہ لا استکثر البدرۃ
واقبل الذرۃ ولا ارد التمرۃ الشرح الشطط الزیادۃ والتجاوز عن الحد آلثروۃ توانگری آلبدرۃ ہمیانی
المعنی پر بہت نہین ہر صاحب اپنی قدرت اور توانگری کے موافق عطا کرے مین تھیلی بہت بھرنا نہین چاہتا ہون ذرہ
بھی قبول کرونگا اور ایک کھجور بھی رد نکرونگا ولکل منی السہمان سہو اذلق اللقاء واخر افوق بالدعاء
وارشق بہ ابواب السماء عن قوس الظلماء الشرح ذلق ازلاق واتلاق التفویق فائق اور
غالب کرنا آلرشق تیر مارنا استعار بالکنایۃ جب اندھیری رات کو کمان فرض کیا تو ضرور ہے کہ تخییلیہ دعا کو تیر قرار
دیا اور آسمان کو دروازہ با ایہام لگالیا۔ المعنی اور ہر شخص کو اوسکے عوض مین دو حصے دونگا ایک کہ ملاقات
کے لیے حاضر ہونگا دوسرے اوسکے لیے دعا کرونگا اور اندھیری رات مین دعا دونگا۔ قال عیسی بن ہشام
فاستفزنی رائع الفاظہ وسروت جلباب النوم وعدوت الی القوم الشرح
الاستفزاز نے قرار کردینا اور جاے سے نکال دینا آلروع الرعب اصل اس کی الفاظہ الرائعہ ہے یعنی اوسکے
الفاظ جو رعب ڈالتے تھے صفت کو موصوف کی طرف مضاف کیا ہے السرو الکشف والدفع الجلباب چادر اور
سوتے وقت چادر اوڑھتے ہین اسلیے باعتبار لزوم باہمی نیند کو چادر فرض کیا اوسکو تشبیح کہتے ہین المعنی
عیسی نے کہا کہ اوسکے ان الفاظ نے مجکو اوٹھادیا اور نیند سے جاگا اور لوگون کے پاس دوڑ کر آیا۔

فاذا واللّٰہ شیخنا ابو الفتح الاسکندری بسیف قد شہرہ وزیّ قد نکرہ **الشرح** اذا حرف مفاجات یعنی ناگاہ دیکھا یک دفعتاً اچانک تشہیر تلوار سوتنا تنکیر نا آشنا ساکرنا **المعنی** تو وہ ہمارا شیخ ابو الفتح اسکندری ہی تلوار سوتتی ہوئی اور صورت بدلی ہوئی ۔ فلما رانی غمز علی **الشرح** غمز آنکھ سے اشارہ کرنا **المعنی** مجھکو دیکھکر آنکھ سے اشارہ کیا ۔ وقال رحم اللّٰہ من احسن عشرتہ وملک نفسہ ونزع قشرتہ واعاننا بفاضل ذیلہ وقسم لنا من نیلہ ثم اخذ ما اخذ وخلوت بہ **الشرح** العشرۃ الصحبۃ القشرۃ پوست یعنی جہال اور بفاضل ذیلہ کی اصل بذیلہ الفاضل و نزع قشرتہ کی معنی درست نہیں ہے مانفی زیادہ ہو تو درست ہونگی **المعنی** اور کہا اللہ اوسپر رحم کری جو صحبت اچھی رکھی اور اپنی تئین روک رکھے کہ عیب ظاہر نکری اور اپنی دامن دراز کی ساتھ ہماری مدد کری اور اپنی بخشش مین سی حصہ دیوی پھر جو ملا سو لیا اور مین نی اوس سی تنہائی کی فقلت انت من بنات الروم فقال اشعار **الشرح** بنات الروم وہ عورتین جو اکثر اپنی صورت بدلتی رہتی ہین یعنی بہروپئین **المعنی** اور کہا کیا تو بہروپیا ہی تو یہ شعر کہے

انا حالی مع الزمان	کحالی مع النسب
نسبی فی ید الزمان	اذا سامہ انقلب
انا مسی من النبط	واضحی من العرب

الشرح سام ناگوار ہونا النبط النبطی وہ لوگ جو عراقین کے درمیان رہتی ہین تو نبیط وہ شخص کہ اونکی شکل بنا دی تقطیع انا حالی مفاعیلن سمین مفعولن بھی ہی مع الزما مفاعلن اسمین مفاعلات بھی ہی یہ بحر وافر مربع ہی **المعنی** زمانی کی ساتھ میرا حال ایسا ہی جیسا کہ نسب کے ساتھ زمانی کی ہاتھ مین میرا نسب ہے جب ناپسند ہو بدل جاتا ہی شام کی وقت نبطی ہون اور صبح کی وقت عرب ہون

المقامۃ الرابعۃ

حدثنا عیسی بن ہشام قال نہضت بی الی بلخ تجارۃ البز **الشرح** النہوض القیام **المعنی** عیسی کہتا ہی کہ مین کپڑی کی تجارت کرنی بلخ گیا ۔ فوردتہا وانا بعذرۃ الشباب وبال الفراغ وحلیۃ الثروۃ ولا یہمنی الا مہرۃ بکر استفیدہا او شرود من الکلم اصیدہا **الشرح** العذرۃ شروع البال الحال الثروۃ الغنی مہرۃ بالتحریک جمع ماہر البکر جوان نوعمر الشرود جمع شارد المتنفر المتوحش **المعنی** جب مین وہان پہنچا تو مین نوجوان تہا فارغ البال تہا تونگری کا لباس تہا اور میری فکر یہی تہی کہ ماہرین نوطبع سی فائدہ لیتا رہون اور کلام نادر و نایاب حاصل کرتا رہون فما استاذنت علی مسافۃ مقامی افصح من کلامی **المعنی** تو باوجودیکہ مین نی بہت دن تک مقام کیا مگر کوئی

ایسا نہ آیا کہ مجھسی زیادہ فصیح ہو — ولما حنی الفراق بنا قوسا وکاد دخل علی شاب فی زیّ
ملاء العین وحیة تشکو دم الاخوین وطرف قد اشرب ماء الرافدین ولقینی من البرّ
بما زدتہ فی الجزاء الشرح حتی ٹھہرا ہوا یعنی مین بلخ سی نکلا یا نکلنی لگا آزی اللباس العین زین دم الاخوین
صمغ خالص الحمرة دوا معروف ہی طرف چشم اشرب خوب پلایا گیا یعنی خوب بھر گیا رافدین دجلہ اور فرات
یعنی اوسکی آنکھہ اتنی بڑی تہی کہ اوسمین دجلہ اور فرات کا پانی بہرا ہوا تہا المعنی اور جب مین بلخ سی نکلنی لگا
تو ایک جوان آیا کہ اوسکا لباس زرین تہا اور سرخ داڑہی تہی اور بڑی بڑی آنکھین تہین اور جسقدر مین نی اوسکو دیا
اوسکی بدلی مجھسی ملا تو اس صورت سی فی الجزاء لقینی کا متعلق ہی اور من البر ما زدتہ کا بیان ہی اس کلام مین تعقید
بی لطف ہی — ثم قال الظعن ترید فقلت ای واللہ فقال اخصب رائدک ولا ضل قائدک
فمتی عزمت قلت غداة غد فقال صباح اللہ لا صباح انطلاق وطیر الوصل لا طیر الفراق فاین تریدہ
الشرح الظعن السفر والخروج ای نعم یعنی ہان آلاخصاب سرسبز اور سبزہ زار ہونا رائد وہ شخص کہ واسطی دیکھنے
اور فراہمی سامان کی فرودگاہ پر پہلی بہیجا جاتا ہی قائد جو کہینچ کر لیجای یعنی راہ بر المعنی اور کہا کیا سفر کا ارادہ ہے
مین نی کہا خدا کی قسم ہان تو کہا کہ تیرا رائد سرسبز ہوجیو اور تیرا راہبر راہ گمراہ نہوجیو پہر کب کا ارادہ ہی مین نی کہا پرسون
تو یہ شعر کہا اللہ کی صبح ہی نہ صبح جانی کی فال وصل کی ہی بجدائی کہ پہر کہا کہاں کا ارادہ ہے تو فقلت الوطن مین نے کہا وطن کا
فقال بلغت الوطن وقضیت الوطر الشرح الوطر الحاجة المعنی تو کہا اپنی وطن پہنچیو اور حاجت ہوے
کامیاب ہو — فمتی العود قلت القابل پہر کب آنا ہوگا مین نی کہا سال آیندہ — فقال طویت الریط
وثنیت الخیط الریط بہت نرم کپڑا المعنی کہا یہ سال بیا سہل گذرے کہ نرم تہان لپیٹا جاتا ہی اور دہاگا آسان بٹا جاتا ہی
فاین انت من الکرام یعنی کرم کیون نہین کرتا ہی — فقلت بحیث اردت مین نی کہا جب تیرا
ارادہ ہو — فقال اذا رجعک اللہ سالما فاستصحب لی عدوا فی بردة صدیق من نجار
الصفر یدعو الی الکفر ویرقص علی الظفر کدارة العین یحط ثقل الدین ویناقف بوجہین
الشرح البردة چادر النجار الاصل المعنی تو کہا کہ اللہ جب تجکو صحیح وسالم لائی تو میری لیی ایک دشمن
اپنی ساتہہ لانا جسکا لباس دوستی کا ہی اوجسکی اصل زردہی اور جو کفر پر بلاتا ہی اور ناخن پر ناچتا ہے
یعنی پر کہا جاتا ہی اصل اوسکی مٹی ملی ہوئی دین کا بوجہہ اوتارتا ہی اور دونون طرف منافق ہی یعنی ادہر سے
اچھا اور ادہر بہی اچھا معلوم ہوتا ہی اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ جو شخص ایسا ہو کہ ہر شخص کی موافق ہے

توپھر شخص کو اچھا معلوم ہوگا سن یاتی ہٰؤلاء بوجہ ویاتے ہٰؤلاء بوجہ —

قال عیسی بن ہشام فعلمت انہ یلتمس دینارًا فقلت لہ ذلك نقدًا ومثلہ وعدًا عیسی نی کہا

مین نے جان لیا کہ یہ دینار مانگتا ہی تو مین نی کہا یہ تو نقد حاضر ہی اور ایسا ہی کا وعدہ بھی ہے —

فانشأ یقول تو یہ شعر کہنی لگا ع رأیك فیما خطبت علا ٭ لا زلت للمکرمات اہلا ٭

المعنی جو تجھکو خطاب کیا گیا او سمین تیری رای عالی ہی اور تو ہمیشہ بزرگیون کی قابل رہیگا

صلبت عودًا ودمت جودًا	وطلت فرعا وطبت اصلا

تیری ذات مضبوط ہی اور تیری بخشش ہمیشہ رہی اور تیری نسل دراز رہی کیونکہ تیری اصل پاک ہے

اتستطیع العطاء حملا	ولا اطیق السؤال ثقلا

بیشک تو عطا کی تحمل کی طاقت رکھتا ہے اور مین سوال کا بوجھ اوٹھا نہین سکتا ہون —

قصرت عن منتہاك ظنا	وطلت عما ظننت فعلا

تیری انتہای رتبے سے میرا گمان قاصر ہے اور جسقدر میرا گمان ہے اوس سے زیادہ تیرا کام ہے

یا جمۃ الدہر والمعالی	لا لقی الدہر منك ثکلا

الجمۃ مجتمع الماء الثکل رونا عورت کا اوسکی بچی پر المعنی ای زمانہ اور بزرگیون کی جمع زمانہ تجھکو نہ روو یعنی تو زندہ رہے

قال عیسی بن ہشام فنلتہ الدینار وقلت این منبت ہذا الفضل قال غمتنی قریش ومہد لی یثرب

فی بطحائہا عیسی نی کہا مین نی اوسکو دینار دیا اور کہا یہ فضل کہان پیدا ہوا کہا قریش مین میرا نمو یعنی

پیدایش اور بطحا و یثرب مین پرورش ہے — فقال بعض من حضر الست ابا الفتح الاسکندری

تو ایک شخص نی جو حاضر تہا کہا کہ کیا تو ابو الفتح اسکندری نہین ہی — الم ارك بالعراق تطوف فی

الاسواق مکدیا بالاملاق الشرح الکدا رکم خیر ہونا اور سختی اوٹھانا الاملاق مفلسی المعنی

کیا مین نی تجھکو عراق کی بازار مین پہرتا ہوا مفلسی کی تکلیف اوٹھاتا ہوا نہین دیکھا فانشأ یقول تب یہ شعر کہے

ان للہ عبید	اخذوا العمر خلیطا	فہم یمسون اعرابا	ویضحون نبیطا

یعنی اللہ کے بعض بندے ایسے ہین کہ عمر بھر ملے جلے رہے شام کی وقت عرب اور صبح نبطی

المقامۃ الخامسۃ

حدثنا عیسی بن ہشام قال کنت وانا فتی السن اشد رحلی لکل عمایۃ واکض

طرفی الی کل غوایۃ حتی شربت العمر سائغہ ولبست الدھر سابغہ
الشرح العمایۃ نابینائی کا رہبودہ آلرکض اونٹ دوڑانا السائغ خوشگوار السابغ کامل المعنی عیسی نی کہا کہ
مین اپنی جوانی مین ہر کام بیہودہ پر اونٹنی کستا تھا اور ہر گمراہی پر آنکہہ دوڑاتا تھا کہ اپنی عمر بہتر صرف کر چکا
اور ایک زمانہ کامل برت چکا — فلما اصاح النہار بجانب لیلی وجمعت للمعاد ذیلی وطئت ظہر
المروضۃ لاداء المفروضۃ وصحبنی فی الطریق رفیق لم انکرہ من سوء الشرح الرحضۃ
والریاضۃ مشقت او محنت مین ڈالنا آور مروضہ وہ کہ مشقت مین ڈالی گئی ہو المعنی جب میری عمر کے
دن تمام ہونی لگی اور مین نے آخرت کی تیاری کی تو اپنی اونٹنی پر ادای حج فرض کی لیی سوار ہوا اور راستی مین ایک
شخص میری ساتھہ ہولیا کہ اوسمین کچہہ برائی نپائی تو انکار نکرسکا — فلما تجالینا وخبر نابحالینا
سفرت القصۃ عن اصل کوفی ومذہب صوفی الشرح السفر الظہور المعنی جب ہم
آپسمین ملی اور اپنا اپنا حال بیان کیا تو ظاہر ہوا کہ وہ کوفی ہی اور اوسکا مذہب صوفی ہی — وسرنا
فلما حللنا الکوفۃ ملنا الی دارہ دخلناھا وقد بقل وجہ النہار واخضر جانبہ
ولما اغتمض جفن اللیل وطر شاربہ قرع علینا الباب اور ہم چلی اور کوفی مین آئی تو اوسکے
گھر کی طرف موڑی اور اوسمین داخل ہوئی اور اندھیرا ہونی لگا اور سیاہی آگئی اور رات تاریک ہوئی اور
تاریکی غالب ہوگئی تو ہمارا دروازہ کھڑکھڑایا گیا فقلنا من المنتاب فقال وفد اللیل وبریدہ
وفل الجوع وطریدہ وحر قادہ الضر والزمن المر وضیف وطرہ خفیف وضالتہ
رغیف وجار یستعدی علی الجوع والجیب المرقوع وغریب اوقدت النار فی
اثرہ ونبح العواء علی سفرہ ونبذت خلفہ الحصاۃ وکنست بعدہ العرصات نضوہ
طلیح وعیشہ تبریح ومن دون فرخہ مھامہ فیح الشرح المنتاب من الانتیاب بار بار آنا گریہان
آنی والا مراد ہی الوفد مہمان البرید القاصد الفل المہزوم الطرید المطرود الرغیف روٹی چپاتی الاستعداء طلب العداوہ
النباح کتی کا بھونکنا العواء عوعو یعنی بھونکنے والا النضو اونٹ دبلا الطلیح درماندہ التبریح شدۃ الالم مھامہ جمع مہمہ صحرا
الفیح جمع افیح واسعۃ اور صاحب قاموس نے اسکو اجوف واوی لکھا ہے المعنی تو مین نی کہا کون آیا ہے
کہا رات کا مہمان اور رات کا قاصد اور بھوک کا تھکایا ہوا اور ہنکایا ہوا اور ایسا شریف کہ سختی اور زمانے کی تلخی اوسکو
کھینچ لائی ہی اور ایسا مہمان ہی کہ اوسکی حاجت بہت کم ہی کہ روٹی ڈھونڈھتا ہی اور بھوک پر اور پھٹی کپڑی پر مدد مانگتا ہے

اور ایسا مسافر ہی کہ اوسکی پیچھی آگ جلائی گئی ہی اور اوسکی مسافرت پر گتی بھونکی اور اوسکی پیچھی پتھر پھینکی گئے
اور جہاز ہو دی گئی اونٹ اوسکا درماندہ ہی زندگی اوسکی دشوار ہی اور اوسکی اور اوسکی بچون کی درمیان بڑی بڑی جنگل ہین

قال عیسی بن ہشام فقبضت من کیسی قبضة اللیث بلا ریث وبعثتها الیه وقلت
زدنا سؤالا نمز ذلك نوالا الشرح اللیث شیر الریث سستی المعنی عیسی کہتا ہی کہ مین نے
بہت جلد اپنی ہمیانی پر شیر کا سا پنجہ بہرا اور اوسکی پاس بہیجدیا اور کہا اور مانگ اور دینگے —
فقال ما اعرض عرف العود علی احر من نار الجود ولا لقی وفد البر باحسن من برید الشکر
ومن ملك الفضل فلیواس فلن یذهب العرف بین الله والناس الشرح المواسات
غمخواری کرنا المعنی کہا بخشش سے زیادہ عود کی خوشبو نکالنی کی لیی کوئی آگ نہین ہی اور قاصد شکر سے
بہتر احسان کا کوئی ملاقاتی و مہمان نہین ہی اور جو فضل کی مالک ہین وہ چاہی کہ غمخواری کرین اور احسان اللہ
اور لوگون کی درمیان ضایع نہین جاتا ہی — واما انت فحقق الله آمالك وجعل الید العلیا لك
الشرح الامال جمع امل امید اور حدیث شریف مین ہی الید العلیا خیر من الید السفلے یعنے ہاتھ
دینی والا اوپر ہوتا ہی اور لینی والا نیچی المعنی اللہ تیری آرزوئین بر لائے کہ تیرا ہاتھ بلند کیا ہی —
قال عیسی بن ہشام ففتحنا له الباب وقلنا له ادخل فدخل فاذا هو والله شیخنا ابو الفتح
الاسکندری فقلت یا ابا الفتح اشد ما بلغت منك الخصاصة وهذا الزی خاصة
فتبسم وانشأ یقول ابیات عیسی نی کہا ہمنی دروازہ کہولدیا اور کہا آؤ وہ آیا تو قسم ہی خدا کی ہمارا شیخ
ابو الفتح اسکندری ہی مین نی کہا ای ابو الفتح کیا تجھکو بہت سخت بھوک لگی تہی اور یہ لباس تو تیرا خاصہ ہی تب
ہنسکر یہ ابیات کہی — لا یغرنك فاعلاتن الذی مفاعلن انا فیه مفاعیلن من الطلب مفاعلن
انا فی ثمر مفاعیلن وة تشق مفاعلن لها بر مفعولن دة الطرب مفاعلن انا لو شئ مفاعیلن
ت لاتخذ مفاعلن ت سقوفا مفعولن من الذهب مفاعلن یعنی مفاعیلن مفاعلن دو بار
مفاعلن کا فاعلاتن اور مفاعلن مفعولن بہی ہی بحر مربع ہی المعنی جس حال مین مین ہون اوس سے
تو دہوکا نہ کہا نا اور میری یہان السیے تونگری ہی کہ خوشی سی کپڑی پہٹی جاتی ہین اگر مین چاہون تو سونی کی چہت بنا ڈالون
التفسیر قوله صاح النهار بجانب لیلی یعنی الشیب ظهر فی لحیتی یعنی میری داڑہی مین سفیدی آ گئے
قال الفرزدق ع والشیب ینهض فی الشباب کانه ✣ لیل یصیح بجانبیه نهار ✣

فرزدق کا قول ہی بڑہاپا جوانی مین آیا گویا رات کی دونون طرف ون نکلنے لگا — المرفضة الناقة ربضت
عن صعوبة جو اونٹنی کہ سخت محنت مین پڑی — واراد بالمرفوضة الحجة اور عزمه سی حج مراد ہے
وقوله تجالیناای جلا کل واحد منا نفسه علی صاحبه — اسکا ترجمہ اوپر کے مقامی مین گذرا
واما قوله قد بقل وجه النهار ای ظهر سواد اللیل فیه یعنی دن مین رات کی تاریکی آنی لگے
وقوله اخضر جانبه ای اسود یعنی اندھیری آگئی — قال الله تعالی مدهامتان ای خضراوتان
من الری وسمی سواد العراق سواد الکثرة خضرته حتی انهم لیسمون الاسود اصفر اسلئے
فرمایا ہی مدہامتان یعنی سرسبزی سی ہری ہین اور سواد العراق کو بہی سواد اوسکی سرسبزی سی کہتی ہین چنانچہ اسود کا
اصفر نام ہی — قال الاعشی ؎ تلک خیلی منهاو تلک رکابی ٭ هن صفراء اولادها کالزبیب ٭
یہ میری گھوڑی اور میری اونٹ زرد اولاد انکی مانند کشمش کے ہی بی مطف شعر کہنا اعشی کا ہے —
وقوله اغتمض جفن اللیل فمعناه ان اللیل کان مظلما ومعنی طرشاربه ای بدت
اوائل سواده یعنی رات اندہیری تہی اور تاریکی شروع تہی واما قوله فل الجوع وطریده فالفل ما هزم
یقال رجل فل وقوم فل والطرید ما طرد واذا ولد للرجل اثنان فالاول طرید الثانی
ای غل ہزیمت والا ہی ہزیمت والی کو رجل فل وقوم فل کہتی ہین اور طرید وہ کہ نکالا گیا جب ایک شخص کے دو بچی ہون او ثانی کا
طرید کہلاتا ہی — وقوله وضالته رغیف لم یرد انه ضل له رغیف لکنه عبر عن ان یطلب رغیفا
یعنی یہ مراد نہین ہی کہ روٹی کہوئیگی بلکہ یہ ہی کہ وہ روٹی مانگتا ہی — واما قوله یستعدی علی الجوع و
الجیب المرقوع فانه عبر عن العری والعرب تخص بذلک الجیب حتی انهم لیقولون هو
نقی الجیب ای طاهر الجیب اس قول سی برہنگی مراد ہی اور عرب جیب کا لفظ خاص بولتی ہین چنانچہ
پاک جیب یعنی پاک گریبان جیسا یہان پاک دامن بولتے ہین — قال الشاعر ؎

قد یدرک الشرف الفتی ورداءه	خلق وجیب قمیصه مرقوع

المعنی جوانمرد شرف کا اوراک کرتا ہی پر اوسکی چادر پرانی ہی اور قمیص کا گریبان پیوند لگا ہوا ہے —
واما قوله غریبا وقدت له نار فی اثره فان العرب کانت تقول اذا اغترب الرجل فاوقدت النار فی اثره
لم یرجع اور جب کوئی سفر کو جاتا ہی اور اوسکی پیچھے آگ جلاتی ہین تو عرب کہتی ہین کہ یہ پہرنہ آئیگا — قال الشاعر ؎

النار موقدة علی سفره	والنائح العواقی اثره

شاعر کا شعر ہے اوسکی سفر پر آگ جلائی گئی ہے اور اوسکے پیچھے کُتے بھونکتے ہین ۔

بذھابہ ابدا بمختضرۃ		لا تکحل العین التی سعدت	

اور جو آنکھہ اوسکے جانے سے سعادتمند ہوئی ہی کبھی اوسکے آنے سے سرمگین نہووے ۔
واما قولہ نضو طلیح فالنضو البعیر المھزول والطلیح المتعب یقال طلح یطلح نضوہ دُبلا اونٹ اور طلیح تھکا ہوا قال الاعشی ع واشتکی الاعیاء منہ وطلح عاجزی کی شکایت کی اور تھک گیا واما قولہ عیشۃ تباریح فمعناہ جھد یقال برح بہ الامر ای جھدہ جب کوئی کام سخت ہو تو برح بہ الامر کہتی ہین ۔ واما قولہ من دون فرخہ مھامہ افیح فجمع افیح وھو الواسع فیح کے معنی واسع وکشادہ ہین ۔ واما قولہ قبضۃ اللیث فمعناہ باطراف الاصابع وذلک ان اللیث اذا مشی جمع اطراف قبضتہ یعنی شیر جب چلتاہی تو اپنی پنجی سے مٹی اوکہاڑ کر اوڑاتا ہوا چلتا ہے ۔

المقامۃ السادسۃ

حدثنا عیسی بن ھشام قال طرحتنی النوی مطارحھا حتی اوطنت جرجان الاقصی فاستظہرت علی الایام بضیاع اجلت فیھا ید العمارۃ واموال وقفتھا علی التجارۃ وحانوت جعلتہ مثابۃ ورفقۃ اتخذتھم صحابۃ وجعلت للدار حاشیتی النھار وللحانوت ما بینھما
الشرح الطرح دور پہینکنا النوی البعد اسکا مؤنث استعمال ہوتا ہی وجہ ہی مطارح منازل بعیدہ الاستظہار الاستعانۃ الضیاع جمع ضیعۃ اسباب الاجالۃ جولان دادن حانوت دکان مثابہ مرجع دیوانخانہ **المعنی** عیسی نی کہا کہ مجکو جدائی وطن نی منازل بعیدہ پر پہینکا کہ پرلی جرجان کو مین نی اپنا وطن بنایا اور اوس مال سے مجکو مدد ملی کہ عمارت مین خرچ کرتا تہا اور تجارت مین لگا رکہا تہا اور ایک دکان کو اپنا دیوانخانہ بنایا تہا اور رفیقونکو اپنی صحبت کی لیی ٹہرایا تہا اور گہر مین صبح وشام رہتا تہا اور باقی دن دکان مین گزارتا تہا ۔
فجلسنا یوما نتذاکر الشعر والشعراء وتلقاءنا شاب قد جلس غیر بعید ینصت وکانہ یفھم ویسکت وکانہ یقدم حتی اذا مال الکلام بنا میلہ وجر الجدال فینا ذیلہ
الشرح تلقاء منصوب ہی کہ ظرف ہی یعنی ہماری روبرو غیر بعید تہوڑی دور نصت سکت **المعنی** اور ایک دن ہم بیٹھے ہوئی شعر اور شاعر وں کا ذکر کر رہی تہی اور ہماری سامنی تہوڑی دور ایک جوان چپ بیٹھا تہا گویا سمجھ رہا ہی اور آگے بڑہنا چاہتا ہے یہانتک کہ کلام بڑہ گیا اور بحث دراز ہو گئی

قال وافقتم عذ یقه واصبتم جذیله ولو شئت للفظت وافضت ولو اردت لسردت
واوردت وبجلوت الحق فی معرض بیان ینزل العصم ویسمع الصم الشرح العذق
خوشۂ کھجور یا خوشۂ انگور الجذل درخت کی ٹہنی اور ڈالیان جھڑکر جو فقط تنہ رہجاتا ہی الجذیل وہ چھوٹی لکڑی
جس سی پشت کھجائی جائی السرد پوستین وغیرہ مین پیوتہ لگانا اور بات اچھی طرح کرنا العصم العرق الصم
بہرا المعنی (صرف الفاظ کو جمع کردینا لطافت نہین ہی) تو وہ بولا کہ تمنی کلام کا خوشہ اور اوسکا سوکھا
تنہ پالیا اگر مین بولنا چاہون تو فیض دیسکتا اور نثر اور نظم لاسکتا ہون اور حق ایسی طور پہ بیان کرون کہ پسینہ آجای اور بہری بھی سننے لگے
فقلت یا فاضل ادن فقد منیت وہات فقد امنیت فدنا وقال سلونی اجبکم واستمعوا
اعجبکم الشرح التمنیۃ آرزو دلانا امنا کی معنی یہان مناسب نہین ہین جزم اجب واعجب اسلیے ہی کہ
امر کی جواب مین ہین المعنی تو مین نے کہا ای فاضل پاس آؤ کہ تونی آرزو دلائی پاس آیا اور کہا مجھسے
پوچھو جواب دونگا اور میرا کہنا سنو تمکو پسند آجیگا۔ قلنا فما تقول فی امرئ القیس قال ھو اول
من وقف بالدار وعرصاتھا واغتدی والطیر فی وکناتھا ووصف الخیل بصفاتھا ولم یقل
الشعر کاسبا ولم یجد القول راغبا ففضل من تفتق الحیلۃ لسانہ وتنجع الرغبۃ بیانہ
الشرح الاغتدا بہت سویری نکلنا الوکنۃ گھونسلا الاجادۃ کام جید اور بہتر کرنا الفتق ضد الرتق
کھولنا پھاڑنا زبان کا جاری ہو نا مراد ہی الحیلۃ تفتق کا فاعل ہی اور لسانہ اوسکا مفعول او رالرغبۃ تنجع کا فاعل اور بیانہ مفعول
امرء القیس کندی صاحب معلقہ ہی المعنی ہمنی کہا تو امرء القیس کو کیا کہتا ہی کہا وہ سب مین اول ہے
جو فن شاعری اور اوسکی میدان سی واقف ہوا اور اہی اور سب نے یہ فن شروع نکیا تہا کہ وہ سب سے پہلی یہ کام
کرنی لگا تھا اپنی گھوڑی کی اوصاف بیان کیی اور فن شعر کسب نہین کیا اور رغبت سے کلام درست نہین کیا
جسکی جسکی زبان جاری ہی اور اونکی بیان پر رغبت ہوتی ہی اون سب پر فائق ہی۔ امرء القیس کا یہ شعر ہی
وقد اغتدی والطیر فی وکناتھا ✤ بمنجرد قید الاوابد ھیکل ✤ مکر مفر مقبل مدبر معا ✤ کجلمود صخر حطہ السیل من عل ✤
قلنا فما تقول فی النابغۃ قال ینسب اذا عشق ویثلب اذا حنق ویمدح اذا رغب ویعتذر اذا
رھب فلا یرمی الا صائبا الشرح الثلب اللوم الحنق غصہ کرنا الرھبۃ ڈرنا المعنی ہمنی کہا
نابغہ کو کیا کہتا ہی کہا عشق مین اپنا نسب بیان کرتا ہی اور خفگی مین ملامت کرتا ہی اور رغبت مین مدح کرتا ہے
اور خوف کی وقت معذرت کرنی لگتا ہی اور نشانی پر تیر لگاتا ہی۔ قلنا فما تقول فی طرفۃ قال

هو ماء الاشعار وطينتها وكنز القوافي ومدينتها مات ولما تظهر اسرار دفائنه ولم تطلع اعلاق

خزائنه **الشرح** ماء اور طین سی آدم کی پیدایش ہی یہ بجای اصل کی قرار دیجاتی ہی **المعنی** ہمنی کہا تو

طرفہ کو کیا کہتا ہی بولا وہ شعر کی اصل ہی اور قافیہ کا خزانہ اور شہر ہی نہ اوسکی دفینی ظاہر ہو سکتی ہین اور نہ اوسکے

خزانون پر اطلاع ہو سکتی ہی — قلنا فما تقول فی زہیر قال یذیب الشعر والشعر یذیبہ ویدعو

القول والسحر یجیبہ ہمنی کہا زہیر کو کیا کہتا ہی کہا وہ شعر کو گلاتا ہی یعنی جیسی سونا گلا کر زیور وغیرہ درست

بناتی ہین اسطرح وہ شعر درست کرتا ہی اور شعر کیا کہتا ہی کہ سحر حاضر ہوتا ہی یہ زہیر بن ابی سلمی صاحب معلقہ ہے

قلنا فما تقول فی جریر والفرزدق ایہما اسبق قال جریر ارق شعرا واغزر بحرا واحسن نثرا والفرزدق

امتن صخرا واکثر فخرا وجریر اوجع ہجوا واشرف قوما واسرف لوما واکثر دوما والفرزدق

اکبر وزنا واکرم قوما وجریر اذا انسب اشجی واذا ثلب اردی واذا امدح اسنی والفرزدق اذا

افتخر اجری واذا احتقر ازری واذا وصف اوفی **الشرح** المتانۃ سعروف السرف الغفلۃ اشجی اغم

الازراء عیب لگانا **المعنی** ہمنی کہا تو جریر اور فرزدق کو کیا کہتا ہی کہا جریر کی شعر نرم ہین اور وہ گہرا دریا ہے

اور اوسکی نثر اچھی ہی اور فرزدق بھاری پتھر ہی اور بہت فخر والا ہی اور جریر ہجو مین دکھ دینے والا ہے اور قوم کا اشراف

اور ملامت کرنی مین غافل ہی اور فرزدق بھاری بھرکم ہی اور قوم مین کرم والا ہی اور جریر نسب بیان کرتا ہے

تو غمگین کرتا ہی اور جب ملامت کرتا ہی تو تباہ کر دیتا ہی اور جب مدح کرتا ہی تو رفعت دیتا ہی اور فرزدق فخر کرنی مین

جری ہی اور کسیکو حقیر کرتا ہی تو عیب لگاتا ہی اور وصف کرتا ہی تو پورا کرتا ہی — قلنا فما تقول فی

المحدثین من الشعراء والمتقدمین منہم قال المتقدمون اشرف لفظا واکثر فی المعانی

حظا والمتاخرون الطف صنعا وارق نسجا **المعنی** ہمنی کہا نئے اور پرانی شاعرون کو

تو کیا کہتا ہی کہا پرانی شاعرون کی الفاظ اشرف ہین اور معانی مین فائدہ بہت بخشتی ہین اور متاخرین مین

صنایع اور بدایع بہت ہین — قلنا فلو اریت من اخبارک ورویت من اشعارک

ہمنی کہا اپنا حال بیان کرو اور اپنی شعر پڑہو — قال خذہما فی معرض واحد کہا یکہی

عرض مین دونون کا بیان ہے — وانشأ یقول

اما ترنی اتغشی طمرا	ممتطیا فی الضر امرا امرا
منطویا علی اللیالی غمرا	ملاقیا منہا صروفا حمرا

المعنی تم دیکھ رہی ہو کہ مین چادر لپیٹی ہوئی ہون ضرر اور امر سخت کا مرتکب ہون زمانی کی سختی ایسی ہی ہوا اور گردشین اس پر ہین

اقصی امانی طلوع الشعری ۔۔۔ فقد عنینا فی الامانی دھرا

الشرح الشعری ستارہ سعد ہی للمعنی میری بڑی آرزو شعری کا طلوع ہی کہ ایک زمانہ اپنی آرزون مین تکلیف اوٹھا چکا ہون

وکان ھذا الحر اعلی قدرا ۔۔۔ وماء ھذا الوجہ اغلی سعرا

اور یہ مرد عالیقدر ہی اور اوسکی آبرو بھاری قیمت والی ہے ۔

ضربت للسرو قبابا خضرا ۔۔۔ فی دار دارا وایوان کسری

دارا کے ملک مین اور کسری کے زمانے مین مین نے سرو کے سبز خیمے بنائے تھے ۔

فانقلب الدھر لبطن ظھرا ۔۔۔ وعاد عرف العیش عندی نکرا

اب زمانہ اوندھا ہو گیا اور عیش معلوم نامعلوم ہو گیا ۔

لم یبق من وفری الا ذکرا ۔۔۔ ثم الی الیوم ھلم جرا

میری مال کا اب ذکر ہی رہ گیا اور آجتک یہی حال ہے ۔

لولا عجوز لی بسر من را ۔۔۔ وافرخ دون جبال بصری
قد جلب الدھر الیھم ضرا ۔۔۔ قتلت یا سادۃ نفسی صبرا

کاش سر من رای مین میری بڑھیا نہوتی اور بصرے کے پہاڑون سے ورے میرے بچے نہوتے کہ اونکو زمانے نے ضرر پہنچایا ہے تو اے سردار مین صبر کرتا اپنی جان مارتا ۔

قال عیسی بن ھشام فنلناہ ما تاح واعرض عنا وراح وجعلت اتقنہ واثبتہ وانکرہ وکانی اعرفہ عیسی نی کہا جو اوسکی تقدیر مین تھا ہمنی دیا اور پیٹھ پھیری اور چلا اور مین اوسکو جانچنے لگا کچھ پہچانا اور کچھ نہین پہچانتا تھا ۔ ثم دلتنی علیہ ثنایاہ سو اوسکی اگلی دانتون نی جتلا دیا ۔ وقلت الاسکندری واللہ فقد کان فارقنا خشفا ووافانا جلفا ونھضت علی اثرہ ثم قبضت علی خصرہ وقلت الست ابا الفتح الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من عمرک سنین عدیدا فای عجوز لک بسر من رای الشرح الخشف السرعۃ فی الحرکۃ المعنی اور مین نے کہا کیا اسکندری ہی کہ بہت جلد ہمسے جدا ہوا تھا اور اب مفلس ہو کر آیا اور مین اوسکے پیچھے چلا اور کہا کیا تو ابو الفتح نہین ہے کہ برسون تجکو ہمنے پرورش کیا ہے تو سر من رای

مین تیری بڑھیا کہان ہے — فضحک الی وقال ؎

ویحك هذا الزمان زور	فلا یغرنك الغرور

ہنسا اور کہا شعر افسوس یہ زمانہ جہوٹ کا ہی تو کسیکی دہوکے مین نہ آنا —

بروق ومخرق وکل واطبق	واسرق وطلبق لمن تزور
لا تلتزم حالة ولکن	در باللیالی کما تدور

ایک حالت پر مت رہو جیسا زمانہ پہرتا ہی پہرتی رہو

المقامة السابعة

حدثنا عیسی بن هشام قال بینا انا بدار السلام قافلا من البیت الحرام امیس میس الرجلة علی شاطی الدجلة اتامل تلك الطرائف واتقصی تلك الزخارف وانتهیت الی حلقة رجال مزدحمین یلوی الطرب اعناقهم ویشق الضحك اشداقهم

شرح القفول الرجوع المیس التبختر الشاطی کنارہ الطرائف الطریف العجیب الزخرف محسن الشئے التقصی تلاش کرنا الاشداق الشدق باچهہ المعنی عیسی نے کہا بیت الحرام سے پہرتا ہوا دار السلام مین آیا اور دجلہ کی کنارے اسطرح تبختر سے پہرتا تہا کہ لنگڑا آہستہ آہستہ چلتا ہی وہان کی عجائب اور خوبصورت چیزون کو ڈہونڈتا ہوا تامل سے دیکہتا تہا اور ایک بہیڑ پر آیا کہ خوشی سے اپنی گردنین ہلاتی تہے اور ہنسی سے اونکی باچہین پہٹتی تہین — فساقنی الحرص الی ما ساقهم حتی وقفت بمسمع صوت الرجل دون مرأی وجهه لشدة الهجمة وفرط الزحمة — تو مین بہی حرص سے وہان گیا اور ایسی جگہ کہڑا ہوا کہ ایک شخص کی آواز آتی تہی اور ہجوم اور ازدحام سے اوسکی صورت نہ دکہائی دیتی تہی فاذا هو قراد یرقص قرده ویضحك من عنده تو دیکہا کہ بندر والا بندر نچارہا ہی اور اوسکے پاس جتنی آدمی ہین ہنس رہی ہین — فرقصت رقص المحرج وسرت سیر الاعرج پہر مین ایساکہ حرج والا اور لنگڑا چلتا ہے — فوق رقاب الناس یلفظنی عاتق هذه السرة ذاك یہ عبارت مربوط نہین ہی مگر حاصل معنی یہ ہین کہ بسبب بہیڑ کی ایک کی گردن پر سے اوچک کے دوسری کی کمر پر گرتا تہا حتی افترشت لحیة رجلین وقعدت بعد الاین قد اشرقنی الجحل بریقه وارهقنی المکان بضیقه الشرح الاشراق سانس وغیرہ گلی مین اٹکنا اور اچہو ہونا الجحل

ان الفاظ کے جمع کرنی سے کیا فائدہ ہے نہ بلاغت ہے نہ فصاحت ہے نہ معنی اور مطلب کچہہ بہی ہے ۱۲ مرحم

القيد المعنی آخر مین دو شخصون کی داڑھی فرش کر گئی تھوڑی دور پر بیٹھہ گیا اور وہان رک گیا اور
نکل نسکا تو تھوک کی کثرت سی مجکو اچھو آنے لگا اور مکان کی تنگی سے تکلیف ہوئی —
فلما فرغ القراد من شغله وانتقض المجلس عن اهله وقد كساني الدهش حلته
لاری صورته المعنی جب بندر والا اپنی کام سی فارغ ہوا اور مجلس کے لوگ نکل گئی اور مجہپر
دہشت غالب ہوگئی مین اوسکی حائل ہوا کہ اوسکی صورت دیکھون — فاذا هو والله ابو الفتح
الاسكندری فقلت ما هذه الدناءة ويحك فانشأ يقول تو وہ قسم ہے خدا کی ہمارا شیخ
ابو الفتح اسکندری ہے مین نے کہا یہ کیا دنائت و کمینگی ہے تو وہ یہ شعر کہنے لگا —

الذنب للايام لا لي	فاعتب على صرف الليالي
بالحمق ادركت المنى	ورفلت في حلل الجمال

الشرح الرفل التبختر المعنی زمانی کا قصور ہے نہ میرا ہے زمانے کی گردش پر
خفگی کرو مین نے تو حماقت سے آرزو پائی اور جمال کے لباس مین اتراتا پھرتا ہون

المقامة الثامنة

حدثنا عيسى بن هشام قال لما قفلنا من الموصل وهممنا بالمنزل وملكت علينا
القافلة واخذ مني الرحل والراحلة جرت بي الحشاشة الى بعض قراها
الشرح الحشاشة بقية الروح في المريض قرى جمع قرية المعنی عیسی کہتا ہی کہ موصل سے جب ہم
اولٹی پھیری اور گھر کا ارادہ کیا اور ایک قافلی نی ہمکو گھیر لیا اور کجاوہ اور اونٹ لی لیا تو مین فقط اپنی جان لیکر
ایک گاؤن مین گیا — ومعي الاسكندری ابو الفتح فقلت اين من الحيلة نحن فقال
يكفي الله وقمنا ودفعنا الى دار قد مات صاحبها وقامت نوادبها واحتفلت
بقوم قد كوى الجزع قلوبهم وشقت الفجيعة جيوبهم ونساء قد نشرن شعورهن يضربن
صدورهن وشددن عقودهن يلطمن خدودهن الشرح الندبة والفجع مردہ کو
رونا الاحتفال الاجتماع الکی داغ دینا الجزع الفزع بیقراری و اضطراب العقود جمع عقد بالکسر القلادہ
ہار و معقد الازار یعنی کمر بند پٹکا ڈوپٹہ وغیرہ جس سی کمر باندھتی ہین اللطم طمانچہ مارنا الخد وجمع خدود
گال المعنی اور ابو الفتح اسکندری میری ساتھہ تھا مین نے کہا کہ کھانے کی لیے حیلہ کیا ہی کہا اللہ کافی ہے

اور ہم ادہی اور ایک گھر پر پہنچی کہ اوسکا مالک مر گیا تہا اور رونی والیاں کہڑی روتی تہین اور مرد جمع تہے
کہ بیقراری سی اونکی دلپر داغ تہا اور روتی روتی اونکی گریبان چاک تہی اور عورتین اپنی بال کہیری ہوئے
سینہ زنی کر رہی تہین کمر باندہی ہوئی مونہہ پیٹ رہی تہین — فقال الاسکندری ان لنا فی
هذا السواد نخلة وفی هذا القطیع سخلة ودخل الدار ینظر الی المیت قد شدت عصابته
لینقل وسخن ماءه لیغسل وهیئ تابوته لیحمل وخیطت اثوابه لیکفن وحفرت حفیرته
لیدفن **الشرح** سواد کی معنی یہاں ایک بقعہ زمین ہی النخلۃ درخت خرما القطیع ریوڑ السخلۃ بکری کا بچہ
الحفر زمین کہودنا **المعنی** اسکندری بولا کہ اس سرزمین مین ہمارا درخت امید ہی اور اس ریوڑ مین سے
بکری کا بچہ ہاتہہ لگیگا اور گہر مین جا کر مردی کو دیکہا کہ لیجانی کی لیئے ٹاٹا باندہا ہی اور نہلانی کی لیے پانی گرم ہو رہا ہے
اور کفن سیا جاتا ہی اور قبر کہد رہی ہے — فلما رأه الاسکندری اخذ جلقه وجس عرقه
وقال یا قوم اتقوا الله لا تدفنوه فهو حیّ وانما عرته بهتة وعلته سکتة وانا اسلمه
مفتوح العین بعد یومین **الشرح** الجلق ہونٹ جو بند ہو سکین **المعنی** اسکندری نی اوسکو
دیکہکر اوسکی ہونٹ بند کیی اور اوسکی نبض دیکہی اور کہا ای لوگو اللہ سی ڈرو اسکو دفن نکرو کہ وہ زندہ ہے
اسپر بیہوشی طاری ہوئی ہی اور سکتہ غالب ہی اور دو دن کے بعد اسکی آنکہین کہلجائینگی تمکو سونپ دونگا
فقالوا من این ذلک فقال ان هذا الرجل اذا مات بردت استه وهذا الرجل قد لمسته فعلمت
انه حیّ فکل ادخل اصبعه فی دبره وقالوا الامر علی ما ذکر فافعلوا کما امر — **المعنی**
وہ لوگ بولی یہ کیونکر ہو سکیگا کہا جب آدمی مرتا ہی تو اوسکی مقعد سرد ہو جاتی ہی اور اوسکو جو مین نے
ہاتہہ لگایا تو معلوم ہوا کہ یہ زندہ ہی اب ہر شخص اوسکی مقعد مین اونگلی کرنی لگا اور کہا جیسا کہتا ہی ویسا ہی ہے
جو یہ کہی سو کرو — وقام الاسکندری الی المیت فنزع ثیابه وقشرها به ثم شدّ له العمائم
وعلّق علیه تمائم والعقه الزیت واخلی له البیت وقال دعوه ولا تردعوه وان سمعتم
له انینا فلا تجیبوه **الشرح** القشر درخت کی چہال چہیلنا الاہاب پوست التمائم جمع تمیمۃ
تعوید اللعق چاٹنا چٹانا الزیت تیل الردع المنع والزجر الانین آواز نرم **المعنی** اسکندری اوٹہا
اور اوسکی کپڑی اوتاری اور سب سامان نکالا اور عمامہ باندہا اور تعویذ لٹکائی اور تیل چٹایا اور مکان
خالی کر دیا اور کہا کہ اوسکو اکیلا چہوڑ دو اور کسی بات سی مت روکو اور اوسکی آہٹ سنو تو جواب ندینا

ثم خرج من عنده وقد شاع الخبر وانتشر بان الميت قد نشر واخذتنا المبار من كل دار وانثالت الهدايا علينا من كل جار حتى ورم كيسنا فضة وتبرا وامتلأ رحلنا اقطا وتمرا وجهدنا ان ننتهز فرصة فى الهرب فلم نجدها حتى حل الاجل المضروب واستنجز الوعد المكذوب — الشرح المبار جمع المبر احسان الانثيال التوالی پی درپی واقع ہونا الاقط پنیر النهز فرصت دیکھنا قابو پانا الاستنجاز کسی چیز کا وقت آجانا المعنی پھر اوسکی پاس سی باہر آیا اور یہ خبر پھیلی کہ مردی کو اوٹھایا اور ہر گھر سی ہم پر احسان ہونی لگا اور ہر ہمسایہ پی درپی سوغات دینی لگا چنانچہ سونی اور چاندی سی ہماری تھیلی بھر گئی اور پنیر اور کھجور سی ہماری خورجی بھر گئی اور ہم یہ قابو دیکھتی تھی کہ نکل بھاگین تو کچھ قابو نپایا یہانتک کہ مدت مقررہ پوری ہو گئی اور وعدہ دروغ کا وقت آگیا فقال الاسكندرى هل سمعتم لهذا العليل ركزا اورايتم منه رمزا فقالوا لا فقال ان لم يكن له صوت منذ فارقته فلم يجئ بعد وقته دعوه الى غد فانكم اذا سمعتم صوته امنتم موته ثم عرفونى لاحتال فى علاجه واصلاح ما فسد من مزاجه فقالوا لا تؤخر ذلك من غد فقال لا الشرح الركز بالكسر بہت ہلکی آواز الرمز ہونٹون سی اشارہ کرنا المعنی اب اسکندری نی پوچھا کہ اس بیمار کی تمنی کچھ آہٹ سُنی اور اسکا کچھ اشارہ دیکھا وی بولی نہین تو کہا کہ اوس وقت سی کہ مین نی اوسکو تنہا چھوڑا اوسکی آواز نہین نکلی تو ابھی اسکا وقت نہین آیا اسکو کل تک اور رہنی دو جب اسکی آواز نہو گی تو اوسکی موت کا ڈر نرہیگا پھر تم خبر کرنا کہ مین اسکی علاج مین اور اصلاح مزاج مین تدبیر کرونگا اونہون نی کہا کہ کل سی تاخیر نہو کہا نہو گی — فلما ابتسم ثغر الصبح وانتشر جناح الضوء فى افق الجو جاءه الرجال افواجا والنساء ازواجا وقالوا يجب ان تشفى هذا العليل وتدع القال والقيل الشرح الابتسام روشن ہونا اور ظاہر ہونا اور دانتونکا ہنسی مین کھلجانا الثغر دانت المعنی جب صبح روشن ہوئی اور جو آسمان مین اوجالا پھیلا مردونکی فوج آئی اور عورتین بھی مل ملکر پہنچین اور کہا کہ واجب ہے یہ کہ بیمار کو شفا ہووی اور یہ گفتگو ترک کرو — فقال الاسكندرى قوموا بنا اليه ثم حدر التمائم عن يده وحل العمائم عن جسده وقال انيموه على وجهه فانيم ثم قال اقيموه على رجله فاقيم ثم قال حلوا عن يديه فسقط راسا بحمد الله فقال الاسكندرى لا قوة الا بالله ثم طن بفيه وقال هو ميت كيف احييه الشرح الطن الموت المعنی اسکندری بولا ہمیں

ساتھ اسکی پاس کھڑی ہوا اور اسکی ہاتھ سی تعویذ کھولی اور عمامہ اوتارا اور کہا اسکو لٹا دو تو لٹا دیا اور پہر
اٹھا کہہ اوٹھا لو اوٹھا دیا اور کہا کہ اسکی ہاتھہ چھوڑ دو تو وہ سر کی بل گر گیا اور اسکندری بولا لا قوۃ الا باللہ
پھر وہ مرچکا تھا کہا یہ تو مردہ ہی مین اسکو کیونکر جلاؤن ـــ فاخذہ المجف وملکتہ الاکف
وصار اذا رفعت عنہ ید وقعت علیہ ید اخری ثم تشاغلوا بتجھیز المیت و انسللنا
ھاربین ـــ المعنی اب او سپر جوتیان اور تہپڑ پڑنی لگی ایک ہاتھہ اوٹھتا تھا دوسرا پڑتا تھا اب وہ
تجہیز تکفین مین لگی اور ہم نکل بہاگے ـــ حتی اتینا قریۃ علی شفیر واد یتطرفھا والماء یتحیفھا
واھلھا مغتمون لایملکھم غمض اللیل من خوف السیل الشرح الشفیر کنارہ التطرف
طرفدار و عجیب ہونا والتحیف من الحیف المیل والجور الغمض آنکہہ کا جھپکنا المعنی کہ ایک گانو مین آئے
جو جنگل کے کنارہ پر نہایت عجیب تھا اور پانی اوسکو گھیر رہا تھا اور وہانکی لوگ رو کی ڈرسی سوتی نہ تھے
فقال الاسکندری یا قوم انا اکفیکم ھذا الماء ومعرتہ واردعن ھذہ القریۃ مضرتہ
فاطیعونی ولا تبرموا امرا دونی قالوا وما امرک قال اذبحوا فی مجری ھذا الماء بقرۃ
صفراء واقتضوا لی جاریۃ عذراء وصلوا خلفی رکعتین یثنی اللہ عنکم عنان الماء
الی ھذا الصحراء فان لم یثن الماء فدمی للمرء حلال الشرح الاقتضاض عورت کو صحبت کی لیے
بہیجدینا عذرا باکرہ المعنی اسکندری بولا ای لوگو مین اس پانی کی تکلیف کی لیے کافی ہون اور اس گانو سے
اسکا ضرر دور کردونگا میری اطاعت کرو اور بغیر میری حکم کی کوئی کام نکرو اونہون نی کہا کیا حکم ہے کہا اسکے
چشمی پر زرد گائی ذبح کرو ایک باکرہ لڑکی میری پاس بہیجدو اور میری ساتھہ دو رکعت پڑہو اللہ پانی کو
جنگل کی طرف پہیر دیگا ورنہ میرا خون حلال ہے ـــ قال ففعلوا ذلک وذبحوا البقرۃ و زوّجوہ
الجاریۃ وقام الی الرکعتین یصلیھما وقال یا قوم احفظوا انفسکم لا یقع منکم فی
القیام کبو وفی الرکوع سھو وفی السجود ھفو وفی القراءۃ لغو وفی التسبیح زھو فمتی سھونا
خرج عملنا باطلا وذھب املنا عاطلا واصبروا علی الرکعتین فسافتھما طویلۃ
الشرح لا یقع صیغہ واحد امر غائب الھفو خطا نماز کی درازی کو مسافت تعبیر کرنا محاورہ نہین ہے المعنی
عیسی نی کہا او نہون نی یہی کیا ایک گائی ذبح کی اور ایک لڑکی اوس سی بیاہ دی اور دو رکعت پڑہانے
کھڑا ہوا اور کہا کہ ای لوگو خوب حفاظت کرنا کہ قیام اور رکوع مین سہو نہو اور سجدی مین لغزش نہو اور

پڑھنی مین خلل نہوا اگر بہول جائینگی تو ہمارا عمل باطل ہوجائیگا اور امید رائگان ہوگی اور خوب صبر کرنا کہ یہ دونون رکعت
بہت دراز ہین — وقام الی الرکعة الاولی وانتصب انتصاب الجذع حتی شکوا وجع الضلع
وسجد حتی ظننوا انه قد هجد ولم یشجعوا لرفع الرؤس حتی کبر للجلوس الشرح
الجذع الساریة ستون اور کہم الضلع پسلی الہجود سونا المعنی اور پہلی رکعت کی نیت باندہے
ایسا جم کر کہڑا ہوا کہ گویا ستون کہڑا ہوا کہ کہڑی اونکی پسلی و پہلو مین درد ہوگیا اور ایسا
سجدہ کیا کہ گمان ہوا کہ سوگیا اور وہ سر بہی اوٹہا نسکے یہانتک کہ تکبیر کہکر بیٹہا — ثم عاد
الی السجدة الثانیة واومأ الیّ فانسللنا هاربین وترکنا القوم ساجدین
لا نعلم ما صنع الدهر بهم وانشأ ابو الفتح یقول المعنی پہر دوسری سجدہ مین گیا اور مجکو اشارہ کیا کہ ہم بہاگ نکلی اور اونکو سجدہ مین چہوڑا اسکو معلوم نہین کہ اونکا کیا حال ہوا اور ابو الفتح یہ کہنی لگا

لا یبعد الله مثلی	واین مثلی اینا
الکتلت خیرا علیهم	وکلت زورا ومینا
لله قلعة قوم	فتحتها بالهوینا

الشرح بعد سعید از سمع یسمع الهلاک الابعاد الاهلاک الهون آسانی و نرمی الاکتیال اپنی لیے ماپ کر لینا الکیل دوسری کو کچہ ماپ کر دینا الکتیال کا صلہ علی صحیح نہین ہی المعنی الله مجہ جیسی کو ہلاک نکری کہ مجہ جیسا کہان ملتاہی مین نے اونسی اچہا مال لیا اور اونکو بہت برا دیا

المقامة التاسعة

حدثنا عیسی بن هشام قال کان یبلغنی من مقامات الاسکندری ومقالاته
ما یصغی الیه النفور وینتفض له العصفور ویروی لنا من شعره ما یمتزج باجزاء الهواء
رقة ویغمض عن اوهام الکهنة دقة وانا اسئل الله تع بقاءه حتی ارزق لقاءه واتعجب
من قعود همته بحالته مع حسن آلته وقد ضرب الدهر شؤونه باسداد دونه
الشرح النفور ہرن النفض والانتفاض کپڑا جہٹکنا یہان مراد پر جہاڑنا ہی الکهنة جمع کاہن غیب گو الاسداد
جمع سد ہر وہ چیز کہ مانع اور روکنی والی ہو المعنی عیسی کہتا ہی کہ مجکو اسکندری کی مقامات اور مقالات
ایسی پہنچتی تہی کہ ہرن بہی سننی لگین اور پرند بہی پر جہاڑنی لگین اور اوسکی ایسی شعر ہمارے یہان ذکر ہوتی ہے
کہ اونکی پڑہنی سی ہوا مین بہی رقت پیدا ہووی اور کاہنون کی اوہام سی بسبب دقت کی چشم پوشی کیجائے
مین الله سی اوسکی بقا مانگتا ہون کہ اوسکی ملاقات نصیب ہووی باوجود اوسکی حسن سامان کی اوسکی پستی ہمت سے

مجکو بہت تعجب آتاہی اور زمانی نی اوسکو طرح طرح روکاہی — وھلمّ جرّا الی ان اتفقت لی حاجۃ
بحمص فشحذت الیہ الحرص فی صحبۃ اقران کنجوم اللیل احلاس کظھور الخیل فاخذنا
الطریق تنتھب مسافتہ ونستاصل شأفتہ ولم نزل نقطع اسنمۃ الجیاد بتلک النجاد حتّے
ضمرن کالعصی ورجعن کالقسیّ ولاح لنا واد فی سفح جبل ذوالاواثل کالعذاری بسرحن
الضفائر وینشرن الغدائر ومالت الھاجرۃ بنا الیھا فنزلنا نغیر ونغور وربطنا الافراس
بالامراس وملنا الی النعاس الشرح ھلم جرّا لفظی ترجمہ کھینچ تو کھینچناہی اور حاصل یہ ہی کہ ہمارا
یہ حال اوس وقت تک جاری رہا کہ حمص کی جانیکی ضرورت ہوئی احلاس جمع حلس اونٹ یا گھوڑی پر
جس چیز کی جھول ڈالتی ہین احلاس کظہور الخیل کی معنی درست نہین ہوسکتی ہین الانتہاب والاستیصال
لوٹنا اور سب لے لینا المسافۃ کنارہ الاسنمۃ جمع سنام کوہان جیاد جمع جید النجاد جمع نجد زمین بلند الضمر دُبلا ہونا
العصی جمع عصا القسی جمع قوس السفح العرض الاواثل جھاؤ کی درخت السرح جدا جدا کرنا کھولنا الضفائر
والغدائر مینڈھیان اور چوٹی جو عورتین اپنی بالون کو گوندھتی ہین الغور پست جای مین جانا الامراس جمع
مرس رسی النعاس اونگھ یا اونگھنا المعنی اور اس شغل مین ہم جبتک رہی کہ حمص کی جانی کا اتفاق ہوا
اور وہان جانیکی حرص زیادہ ہوئی تو چند یارون کی ساتھہ نکلا کہ گویا رات کی تاری ہین اور ہم مسافت طی کرتی
ہوئی اوسکی صد پر پہنچی اور اس زمین بلند مین اپنی اونٹنیان ہلاک کرتی تہی تو ایسی دبلی ہوگئین جیسی لاٹھیان
یا کمانین خشک ہوتی ہین اور اس پہاڑ کی میدان مین ایک جنگل آیا کہ جسمین جھاؤ کی ایسی گنجان درخت تہی کہ گویا
جوان لڑکیان مینڈھیان اور چوٹیان کھولی ہوئی ہین اور دوپہر کی وقت ہم وہان گئی لوٹتی تہی اور غار مین چلی جاتی ہے
اور گھوڑونکی اگاڑی پچھاڑی لگائی اور سونی لگے — فما راعنا الا صھیل الخیل ونظرت الی فرسے
وقد ارھف اذنیہ وطمح بعینیہ یجدّ قوی الحبل بمشافرہ ویخدّ الارض بحوافرہ
ثم اضطربت الخیل فارسلت الابوال وقطعت الحبال واخذت الجبال وطار کل واحد منا
الی سلاحہ الشرح الروع ڈرا الصھیل گھوڑیکا ھنھنانا الارھاف والرھف تلوار کا تیز کرنا مراد کان
تیز کرنا کھڑی کرنا الطمح نگاہ تیز کرنا الجذ القطع المشافر جمع مشفر ہونٹ انسانکی یا کسی حیوانکی الخد زمین کھودنا
الطیران حرکت پرند اب یہان عام ہی المعنی اب گھوڑا جو ہنہنانی لگا تو ہم ڈری اور مین نی اپنے
گھوڑی کو دیکھا کہ اوسنی اپنی کان کھڑی کیی اور آنکھہ تیز کی اگاڑی اپنی ہونٹون سی کاٹنی لگا اور سُم سے

زمین کھودنی لگا اور گھوڑی ایسی بیقرار ہوئی کہ پیشاب کر دیا اور لگام چھڑا کر پہاڑ کی اوپر ہم سب اپنی اپنی ہتھیار لیے

فاذا السبع فی فروة الموت قد طلع من غابہ منتفخا فی اهابہ کانما عن انیابہ بطرف قد ملی صلفا

وانف قد حشی انفا وصدر لا یبرحہ القلب و لا یسکنہ الرعب وقلنا خطب واللہ الشرح

الکشر کچلی ظاہر کرنا الصلف غرور الانف سختی الخطب امر عظیم المعنی تو دیکھا کہ ایک درندہ موت کی لباس میں

اپنی کھال میں پھولا ہوا کچلیان کھلاتا ہوا جنگل سی آیا اوسکی آنکھ مین غرور بھرا ہوا تھا اور ناک پھولی ہوئی تھا

اور اوسکی سینہ و دل مین رعب نہین آسکتا ہی تو ہم بولے کہ قسم ہی خدا کی یہ بڑی مصیبت ہی ۔

وتبادر الیہ من سرعان الرفقة ۔ فتی اخضر الجلدة فی بیت العرب یملأ الدلو الی عقد الکرب

بقلب ساقہ قدر و سیف کلہ اثر وملکتہ سورة الاسد فخانتہ ارض قدمہ حتی سقط لیدہ وفمہ

الشرح الاثر جوہر سیف السورة الغلبة المعنی ہمارا ایک رفیق اودھر چلا گیا جوان سبز فام عربی خاندان تھا

گویا سختیونکا ڈول بھرا ہوا تھا اوسکی دل کو تقدیر کھینچ لائی اور اوسکی تلوار سب جوہر تھی پر شیر اوس پر غالب آیا

یا پانون تلی کی زمین نکل گئی اپنی منہ کی بل گر پڑا ۔ وتجاوز الاسد مصرعہ الی من کان معہ

ودعا الحین اخاہ الی مثل ما دعاہ فصار الیہ وعقل الرعب یدیہ فاخذ ارضہ

وافترس اللیث صدرہ لکنی رمیتہ بعمامتی وشغلت فمہ حتی حقنت دمہ وقام

الفتی فوجأ بطنہ حتی هلك الفتی من خوفہ والاسد للوجأة فی جوفہ الشرح

المصرع جای پچھڑنی کی الحین الموت العقل باندھنا زمین پکڑنا محاورہ ہی اوسی جگہ رہنی سی الافتراس درندہ کا

کسی کو پھاڑنا الشغل روکنا الحقن حفاظت کرنا الوجأ والوجاءة تھپڑ مارنا اور اس فقری کی ترکیب اور معنی درست

نہین ہو سکتی ہین المعنی اور شیر اوس جای سی نکلکر اوسکی ہمراہی پر آیا کہ گویا موت نی اوسکو بھی اودھر ہی

بولایا شیر جب اوسپر آیا تو گویا رعب سی ہاتھ بند گئی اور وہین گر گیا اور شیر نی اوسکا سینہ چاک کیا پر مین نی اپنی

عمامی سی اوسکا مونہہ باندہا اور لہو تھامنا اور یہ جوان جو کھڑا ہوا تو اوسکا پیٹ شیر نی پھاڑا اوس سی ہلاک ہو گیا

ونهضنا علی اثر الخیل فتالفنا منها ما ثبت وترکنا ما افلت وعدنا الی الرفیق لنجهزہ ۔

ولما حثونا الترب فوق رفیقنا — جزعنا ولکن ای ساعة مجزع

الشرح فلت الشیء گم ہو گئی کوئی چیز ہمزہ صحیح نہین ہی المعنی اب گھوڑونکی پیچھے چلی جو رہا لیا اور

جو گیا چھوڑا پھر آکر اوس رفیق کی تجہیز و تکفین کی ترجمہ شعر جب ہم اپنی رفیق پر مٹی ڈال چکی تو بیقرار ہوئے

اور یہ ساعت کیسی بیقراری کی تھی — وعدنا الی الفلاۃ وھبطنا بطنہا حتی اذا اضمرت المزاد

ونفد الزاد وکادیدرکہ النفاد ولم نملک الذھاب ولا الرجوع وخفنا القاتلین الظمأ والجوع

الشرح المزاد جمع مزادۃ بمشک المعنی اب ہم جنگل کیطرف پھری اور ایک میدان مین ٹھہری اور

مشکین پانیکی سوکھ گئین اور توشہ خرچ ہوگیا اور اولٹا پھرنی کی طاقت نرہی اور ڈری کہ بھوکی اور پیاسی نہ مرین

عنّ لنا فارس فصمد نا صمدہ وقصدنا قصدہ ولمّا بلغنا نزل عن حال فرسہ ینفش الارض

بشفتیہ ویلقی التراب بیدیہ وعمدنی من بین الجماعۃ فقبل رکابی ونظرت فاذا وجہ

یبرق برق العارض المتہلل وفرس متی ما ترق العین فیہ تسہل وعارض قد اخضرّ

وشارب قد طرّ وساعد ملآن وقصب ریان وبخار ترکی وزی ملکی فقلت ملحالک لاابالک

الشرح الصمد القصد النفش چاٹنا اور کہا ناالعارض ما عرض جرم من اجرام النور المتہلل روشن وتابان

ترق اصل ترتقی ستی ماسی مجزوم ہی القصب کل نبات والریان تروتازہ ان سب جملون مین ربط نہین ہی پہلے

اوسکا بیان پہر گھوڑونکا وصف اور پہر اوسکا ذکر — المعنی تو ایک سوار ہماری سامنی آیا ہم اوسکی

طرف گئی ہماری پاس آتی ہی گھوڑی سی اوترا کہ ہونٹون سی مٹّی چاٹتا تہا اور اگلی ہاتھونسی مٹّی اوڑاتا تہا

اور خاص میری پاس آیا میری رکاب کو بوسہ دیا مین نی جو دیکھا تو اوسکا چہرہ بہت تابان ودرخشان ہے

اور اوسکی گھوڑی کو جتنا غور سی دیکھا جائی تو بہت نرم ہی اور اوسکی داڑھی نکلنی لگی اور مسین بھیگنی لگین اور

بازو پر گوشت ہی اور سر کی بال سبز ہین اور ترکی نژاد ہی اور شاہانہ لباس ہی مین نی کہا مری تیرا باپ تو یہان کیون آیا ہے

فقال انا عبد بعض الملوک ہم من قتلی بہمّ فہمت علی وجہی الی حیث ترانی ہاربًا وشہدت

شواہد حالہ علی صدق مقالہ ثم قال انا الیوم عبدک ومالی مالک فقلت بشری لک وربک

اداک الی فناء رحب وعیش رطب وہنأتنی الجماعۃ بہ وجعل ینظر فتقتلنا الحاظہ ویطق

فتفتننا الفاظہ والنفس تناجینی فیہ بالمحظور والشیطان من وراء الغرور

الشرح ہم من قتلی بہم عبارت درست نہین ہی المناجات باہم خفیہ مشورہ کرنا الحاظ جمع لحظ نگاہ المعنی

کہا کہ مین کسی بادشاہ کا غلام ہون اوسنی میری قتل کا ارادہ کیا تو مین حیران ہو یہان تک کہ تو دیکھتا ہی مین

بھاگ کر آیا ہون اور مجکو اوسکی حال سی اوسکا صدق مقال معلوم ہوا اور کہا کہ آج سی مین تیرا غلام ہون اور جو

میرا مال ہی تیرا مال ہی مین نی کہا خوش رہو کہ تیری پروردگار نی اس جای کشادہ اور زندگی تازہ پر تجکو پہنچایا

اور لوگ مجھی مبارکباد دینی لگی اور دیکھتا تھا تو اوسکی نگاہین قتل کرتی تھین اور بولتا تھا تو اوسکی باتین
فریفتہ کرتی تھین اور دل مین شغل حرام کا وسوسہ آتا تھا اور شیطان تھوہو کی بازیگی دیتی ہے

فقال یاسادة ان فی سفح هذا الجبل عینا وقد کنتم فلاة عوزا فخذوا من هناك الماء
فلوینا الاعنة الی حیث اشار و بلغناه وقد صهرت الهاجرة الابدان ورکب
الجنادب العیدان فقال الا تقیلون فی هذا الظل الرحب علی هذا الماء العذب

الشرح السادات السودة جمع سائد سوار السفح العرض العوز وہ آنکھہ کہ بی نور ہو یعنی وہ میدان کہ ویران ہو
الصهر دھوپ سے گرم ہونا الجنادب جمع جندب ٹڈی العیدان جمع عود المعنی پھر کہا ای سردار اس پہاڑ کے
عرض مین چشمہ ہی اور تم تو ایک چٹیل میدان مین اوتری ہو وہان چلو پانی لو سو جدہر اوسنی بتلایا ہمنے
اودہر اپنی گھوڑیکی باگ موڑی اور جب ہم وہان پہنچی تو دہوپ سی دوپہر کیوقت بدن جل اوٹھی
اور ٹڈیان بہی درختون کو چمٹ گئین تب بولا اس کشادہ سائی مین جو اس شیرین پانی پر ہی کیون نہین سوتی ہو۔

فقلنا انت وذاك فنزل عن حال فرسه ونحی منطقته وحل قرطقته فما استرعنا
الابغلالة تنم علی بدنه فما شکلنا انه خاصم الولدان وترك الجنان وهرب من
رضوان وعمد للسروج فحطها والی الافراس فمشها والی الامکنة فرشها وقد حارت
الابصار فیه ووقفت البصائر علیه وود کل واحد منا شبقا وخنث فی اللفظ له
ملقا الشرح المنطقة من النطاق کمربند القرطقة معرب کرتہ الغلالة باریک کپڑا جو سب لباس کی نیچے
ہوتا ہی تنمر جوچیتی کی کہال کی مانند ہو الاشکال امر مشکل ہونا شکلنا صحیح نہین ہی اشکلنا درست ہی ولدان جمع
ولد جنان جمع جنة رضوان نام فرشتہ داروغہ جنت المش گھوڑیکا ملنا الشبق بشین معجمہ لغت ہی نہین ہے
الخنث نرمی کلام وغیرہ مین الملق التملق خوشامد کرنا المعنی ہم بولی تو بہی سو وہ اپنی گھوڑی سی اوترا
اور کمر کہولی اور کرتہ اوتارا اور صرف ایک باریک کپڑا رہنی دیا تو یہی ظاہر ہوا کہ جنت کی لڑکون سی لڑکر
رضوان کی آنکھہ بچاکر بہاگ آیا ہی اور گھوڑونکی زین اوتاری اور اونکو ملا اور فرش کیا سب لوگ اوسکو آنکھین پہاڑ پہاڑ کر
دیکھتی تہی اور ہر ایک کی گھوڑیکی لیے میخین گاڑین اور خوشامد کی لیے سب سی نرمی سے کلام کرتا تھا۔

فقلت یافتی ما الطفك فی الخدمة واحسنك فی الجملة فالویل لمن فارقته و
طوبی لمن رافقته فکیف نشکر الله علی النعمة بك فقال ما استرونه منی اکثر اتعجبکم

خفتی فی الخدمة فکیف لو رایتمونی فی الوقعة اریکم من حذقی طرفا لتزدادوا بی شغفا

المعنی ہمین نے کہا کیا اچھا خدمتگار ہے کیسا خوبصورت ہے جس سے تو جدا ہوا وہ بدنصیب ہے اور جسکے پاس آیا وہ خوش نصیب اللہ نے ہمکو جو نعمت دی تو کیونکر شکر کرین کہا یہ خدمتگذاری میری دیکہکر تمکو تعجب ہوا اگر تم میرا لڑنا دیکہوگے تو کیا حال ہوگا مین تمکو اپنا ہنر ایسا عجیب دکہلاؤن کہ بہت ہی فریفتہ ہو جاؤگے

فقلنا هات فعمد للقوس حالاً وفوق سهما فرماه فی السماء واتبعه بآخر فشقه فی الهواء وقال سأريكم نوعاً آخر ثم عمد لكنانتي فاخذها والى فرسي فعلاها ورمى احدنا بسهم اثبته في صدره وطيّره من ظهره فقلت ويحك ما تصنع فقال اسكت يا لكع والله ليشدنّ كل منكم يده في فيه او لاغصّنه بريقه فلم ندر ما نصنع وافراسنا مربوطة وسروجها محطوطة واسلحتنا بعيدة وهو راكب ونحن رجالة والقوس في يده يرشق بها الظهور ويمشق البطون وحين رأينا منه الجد واخذنا القدّ فشد بعضنا بعضا وبقيت وحدي ولا اجد من يشد يدي فقال اخرج باهابك عن ثيابك فخرجت ثم نزل عن حال فرسه وجعل يصفع الواحد منا بعد الواحد ويقول قد اقمت قضيبك فخذ نصيبك ونزع ثيابهم وصار اليّ وعليّ خفان جديدان فقال اخلعهما لا ام لك فقلت هذا خف لبسته رطبا فليس يمكنني خلعه فقال عليّ نزعه ثم دنا الي لينزع الخف ومددت يدي الى سكين كان في الخف وهو في شغله فاثبته في بطنه وطيّرته من متنه فما زاد على فم فغره فالقمته حجره

الشرح

الکنانة ترکش اللکع احمق فغر الفم موہنہ کہولدیا المعنی ہمنی کہا بتاؤ اوسنی ایک کی کمان لی اور تیر چڑہایا اور آسمان پر چلایا اور دوسرا تیر اور بہی چلایا کہ پہلا تیر توڑ دیا پہر کہا ایک اور بہی ہنر دکہلاتا ہون میرا ترکش لیا اور میری گہوڑی پر سوار ہوا اور ایک شخص کی چہاتی مین تیر مارا کہ پار نکل گیا ہمنی کہا تیرا برا ہو یہ کیا کرتا ہے کہا او احمق چپ ہو ہر شخص اپنی اپنی رفیق کی مشکین باندہیگا اپنا اپنا تہوک نگلیگا اب ہم حیران ہی کہ کیا چارہ کرین گہوڑیان ہماری بندہی ہوئی ہین کاٹہیان اوتری ہوئی ہین اور ہماری ہتیار دور پڑی ہین اور وہ سوار ہم پیدل ہین اوسکی پاس کمان ہے کہ پشت سی تیر مارتا ہے اور پیٹ پہوڑکر پار نکالتا ہے اور ہمنی دیکہا کہ وہ یقینی چیر پہاڑ کر رہا ہے آپسمین ایک نی دوسرے کی مشکین باندہ لین پر مین اکیلا رہ گیا کہ میری کوئی مشکین نہ باندہ سکا مجہسی کہا اپنے بدن پر سی کپڑا نکال پہر گہوڑی پر سی اوتر پڑا اور سب کو دہولین ماریں اور کہا کہ تو نی اپنا ذکر کہڑا کیا تہا یہ تیرا بدلا ہے

اور سب کی کپڑے لیکر مجہپر متوجہ ہوا اور کہا کہ اپنی نئی جوتیان نکالدے مین نی کہا مینی گیلا جوڑا پہنا ہی یہ
چمٹی ہوئی ہین نکل نہین سکتی ہین کہا مین نکال لیتا ہون جب وہ جوتی نکالنی جہکا مین نی ہاتہہ بڑہا کر جوتی مین سے
چہری نکالی اور اوسکی پیٹ مین ماردی اور پیٹہہ سے پار کردی اپنی موہنہ کہولدیا اور مین نے اوسکی تہہ بہردیے۔ وقمت الی
اصحابی فحللت ایدیہم وتوزعنا سلب المقتولین وجمعنا اطرافنا وازمعنا على الرحیل وقد
ادرکنا الرفیق وقد جاد بنفسہ وصار لمسہ وصرنا الى الطریق وردنا الى حمص بعد لیال
الشرح التوزع القسمۃ السلب سامان جاد بنفسہ محاورہ ہی کہ اپنی جان دیدی الرمس القبر المعنى اب مین اپنے
یارونپر متوجہ ہوا اور اونکی ہاتہہ کہولی اور مقتولین کا اسباب بانٹ لیا اور اوس غلام کو آکر جو دیکہا تو مر گیا اور گور میں گیا
پہر ہمنی اپنی راہ لی کہ چند دن کی بعد حمص پہونچے۔ فلما انتہینا الى فرضۃ من سوقہا
رأینا رجلا قد قام على راس ابن لہ وبین یدیہ جراب وہو یقول ؎

رحم اللہ من حشا ... فی جرابی مکارمہ
رحم اللہ من رنا ... لسعید وفاطمہ
انہ خادم لکم ابدا ... وہی خادمہ

الشرح الفرضۃ راستی کا موڑ الحشو بہرنا المعنى
اور جب ہم بازار کی موڑ پر آئی تو ہمنی دیکہا کہ ایک شخص اپنا بیٹا لیی ہوئی کہڑا ہی اور اوسکی ہاتہہ مین جہولی ہی اور وہ یہ
کہتا ہی اللہ اوسپر رحم کری جو میری جہولی اپنی کرم سی بہردی اور جو سعید اور فاطمہ پر شفقت کری وہ ہی ہمیشہ سے
خادم ہی اور یہ خادمہ ہی۔ قال عیسى بن ہشام فقلت ان ہذا الرجل ہو الاسکندری واللہ
الذی سمعت بہ وسالت عنہ فاذا ہو ہو فدلفت الیہ وقلت احکم حکمک فقال درہم فقلت ؎

لک درہم فی ضعفہ ... مادام یسعد النفس
فاحسب حسابک والتمس ... کیما ارائک الملتمس

الشرح الدلف قریب ہونا المعنى عیسى کہتا ہی مین نے کہا یہ شخص تو خدا کی قسم اسکندری ہی کہ جسکو ہم سنتی تہے
اور ڈہونڈہتی تہی تو یہ ہی ہی مین اوسکے پاس گیا اور کہا کہ کیا حکم ہی کہا ایک درہم مین نے کہا ایک درہم ہی اوسکی حساب ضعف
یعنی جذر اور کعب کی ساتہہ جبتک کہ مین زندہ رہون اور حساب کر اور مانگ کہ اوسکی موافق حاضر کرتا ہون۔
وقلت لک درہم فی اثنین فی ثلثۃ فی اربعۃ فی خمسۃ حتى انتہیت الى العشرین وقلت لہ کم
معک فقال عشرون رغیفا فامرت بہا لہ وقلت لا نصرۃ مع الخذلان ولا حیلۃ مع الحرمان
مین نی کہا ایک درہم کو دو مین اور اوسکو تین مین بیس تک اسطرح لیلو اور تیری پاس کسقدر رہی کہا بیس چپاتیان ہین
مین نی کہا یہ تو اپنی پاس رہنی دو اور مین نی کہا رسوائی کی ساتہہ نہ مدد ہی اور نہ حرمان کی ساتہہ حیلہ ہی

المقامة العاشرة

حدثنا عيسى بن هشام قال لما بلغت في الغربة باب الابواب ورضيت من الغنيمة بالاياب
ودونه من البحر وثاب رجاف بغاربه وفي السفن عساف بصاحبه استخرت الله في القفول
وقعدت من الفلك بمثابة الهلك **الشرح** آتوثوب كودنا او چهلنا آرجيف التحريك الغارب كندها مراد كيطرف
اور كناره العسف الميلان عن الطريق **المعنى** عيسى نى كها مين مسافرت مين باب الابواب پهنچا اور واپس آنا
غنيمت جانا اور اوسكى ورى درياهى كه جسكا پانى بهت اوچهلتا تها اور كنارى پر بهت هلتا تها كشتى والون كو
سيدهى راستى سى موڑتا تها مين نى الله سى اولٹى آنيمين استخاره كيا اور كشتى مين هلاكت كى جاى مين بيٹها —
ولما ملكنا البحر وجن علينا الليل غشيتنا سحابة تمد من الامطار حبالا وتحدو من الغيم
جبالا وريح ترسل الامواج ازواجا والامطار افواجا وبقينا في يد الحين بين بحرين لا نملك
عدة غير الدعاء ولا عصمة غير الرجاء ولا حيلة غير البكاء وطويناها ليلة نابغية واصبحنا
نتباكى ونتشاكى **المعنى** اور هم دريا كى بيچ مين جب گئى اور رات هوگئى ايسا ابر چهايا كه بارش كا تار بندهگيا
اور بادلون كى پهاڑ بهرنى لگى هوا سى موجين تهبرته چلتى تهين اور بارش پر بارش پڑرهى تهى توگويا ان دونون
دريائونمين هم موت مين گرفتار هوگئى اور سوا دعا كى كوئى سامان نه تها اور سواى اميد كى كوئى بچاو نه تها اور سواى
رونى كى كوئى كام نتها اور يه رات همنى تمام كى اور روتى اور واويلا كرتى صبح كى — وفينا رجل لا تبتل عينه
ولا يخضل جفنه رخي الصدر منشرحه نشيط القلب فرحه فعجبنا والله كل العجب وقلنا من
الذي امنك من العطب فقال حرز لا يغرق صاحبه ولو شئت ان امنح كلا منكم حرزا لفعلت
المعنى پر وهان ايك آدمى تها كه اوسكى آنكهه نهين بهيگى اور پلك بهى نهين بهيگى خاطر كشاده دل خوش وخرم
خدا كى قسم همكو بهت تعجب هوا اور همنى كها كه اس مصيبت سى تجهكو كيونكر امن هى كها ميرى پاس تعويذ هى كه وه تعويذ والا
ڈوبتا نهين هى اور چاهون تو تم سب كو دى سكتا هون — فكل رغب اليه والح عليه فقال
لن افعل حتى يعطيني كل واحد منكم دينارا الان ويعدني دينارا اذا اسلم **المعنى** توسبنى
رغبت كى اور منت كى كها جبتك كه ايك ايك دينار اب ندو اور ايك كا وعده نكرو ندونگا — قال عيسى بن هشام
فنقدنا ما طلب ووعدنا ما خطب فمد يده الى جيبه فاخرج خرقة ديباج من حقة عاج
وقد ضمن صدرها رقاعا وكف كل واحد منا بواحدة منها **المعنى** پس جو مانگا اوسى وقت ديا

اور جو کہا وعدہ کیا اب اپنی جیب مین ہاتھ ڈالکر ہاتھی دانت کی ڈبی مین سی ایک ٹکڑا نکالا اوسمین پر جو پکا خشک کی لیکر ہر شخص کو ایک ایک لپیٹ کر دیا — ولما سلمت السفینة واحلتنا المدینة اقتضی الناس ما وعدوہ فکلهم قد نقدوہ وانتهی الامر الی المعنی اور جب کشتی تھم گئی شہر مین آ اوتر لوگون پر وعدی کا تقاضا کیا اور سب نے دیدیا اور میری نوبت آئی — فقال دعوہ فقلت لک ذلک بعد ان تعلمنی شرح حالک فقال انا من بلاد الاسکندریة فقلت کیف نصرک الصبر وخذلنا فانشأ یقول المعنی تو کہا اسکو چھوڑدو مین نی کہا یہ دینار موجود ہی اپنا حال بتلاؤ اور لیلو کہا اسکندریہ کا ہون مین نے کہا تجھکو صبر نی کیونکر مدد دی اور ہم تو بہت رسوا ہوئی تب یہ شعر کہے —

وبک لولا الصبر ما کنت	ملأت الکیس تبرا

المعنی افسوس اگر صبر نکرتا تو اپنی تھیلی سونے سے نہ بھرتا —

لاینال المجد من ضاق	بما یغشاہ صدرا

المعنی جو شخص تنگدل رہتا ہے وہ بزرگی حاصل نہین کرتا ہے —

ثم ما اعقبنی السا	عة ما اعطیت ضرا

المعنی پھر جو کچھ ملا اوس سے مضرت نہین آسکتی ہے —

بل به اشتد ازرا	وبه اجبر کسرا

المعنی بلکہ اوسپر اپنی کمرہمت مضبوط باندھونگا اور شکستہ حالی کو درست کرونگا —

ولو انی الیوم فی الغر	قی لما کلفت عذرا

المعنی اگر مین بھی ایسی ہی ڈوبنے والون مین ہوتا تو معذور جانکر کوئی تکلیف ندیتا

المقامة الثانیة عشرة

حدثنا عیسی بن هشام قال بینا انا بالبصرة امیس حتی ادانی السیر الی فرضة قد اکتنف فیها قوم علی قائم یعظهم وهو یقول انکم لن تترکوا سدی وان مع الیوم غدا وانکم وارد وهوة فاعدوا لها ما استطعتم من قوة وان بعد المعاش معادا فاعدوا له زادا الا لا عذر فقد تبینت لکم المحجة واخذت علیکم الحجة من السماء بالخبر ومن الارض بالعبر الا وان الذی بدأ الخلق علیما لیحیی العظام رمیما الا وان الدنیا دار جهاز وقنطرة جواز

فمن عبرها سلم ومن عمرها ندم الا وقد نصب لكم الفخ ونثر الحب فمن رتع وقع ومن لقط
سقط الا وان الفقر حلية نبيكم فاكتسوها والغنى حلة الطغيان فلا تلبسوها كذبت
ظنون الملحدين الذين جحدوا الدين وجعلوا القرآن عضين ان بعد الحدث جدثا
وانكم لن تخلقوا عبثا فحذار حر النار ونظار عقبى الدار الا وان العلم احسن على علاته
والجهل اقبح على حالاته وانكم اشقى من اظلته السماء ان شقى بكم العلماء الناس بائمتهم
فان انقادوا نجوا باذمتهم والناس رجلان عالم يرعى ومتعلم يسعى والباقون هامل
نعام وراتع انعام وويل عالي امر من سافله وعالم شئ من جاهله **الشرح** الكنز جمع اسد
بیکار ہوتہ عربی نہیں ہی الرمیم بوسیدہ الفخ جال الرتع چرنا اور جنا اللقط زمین سی اوٹھا لینا العضین جمع عضۃ وہ ہے
الفرقۃ پارہ الجدث القبر الہمل رائگان الانعام جمع نعامہ طائر معروف **المعنی** عیسی کہتاہی کہ جن دنون ہین میں
بصری مین اترا تا پہرتا تہا اتفاقاً مین ایک بستی کی موڑ پر پہنچا کہ وہان بہت لوگ جمع ہین اور ایک شخص وعظ کر رہا ہے
کہ تم بیکار نہو لوگی اور آجکی بعد کل کا دن ہی اور تم دہوتہ پر وارد ہوگی جتنا ہوسکی قوت وسامان پیدا کرلو کہ اس
زندگی کی بعد معاد ہی اوسکی لیی توشہ جمع کرلو کہ پہر عذر نسنا جائیگا اور تمہارا راستہ صاف ہی اور تم پر حجت قائم ہے
آسمان سی خبرین آئین اور زمین پر عبرتین ہین جسنی اپنی علم سی خلقت ابتدائً پیدا کی وہ پرانی ہڈیون کو زندہ کرسکتا ہے
دنیا سامان کا گہر ہی اور گذرنی کی لیی پل ہی جو دنیا سی گذر اسلامت رہا اور جو اسی مین آباد رہا ندامت اوٹہاتا رہا
دیکہو تمہاری لیی جال بچہا ہی اور دانہ ڈالا ہی جو چگنی لگا پہنس گیا اور جسنی دانہ اوٹہایا گرا دیکہو فقیری تمہارے
پیغمبر کا لباس ہی وہی پہنو اور تونگری سرکشی کا زیور ہی وہ نہ پہنو ملحدون کی گمان جہوٹی ہین کہ اونہونے دین کا
انکار کیا اور قرآن پارہ پارہ کیا سنو اس عالم کی بعد قبر بہی ہی اور تم رائگان پیدا نہین ہوئی ہو دوزخ کی آگ سے
بچو اور آخرت کا انتظار کرو علم بلند رتبہ ہی اور اچہا ہی اور جہل بہت بری حالت ہی آسمان کی سائی کی نیچی تمسے
زیادہ کوئی برا نہوگا اگر تمہاری عالم بری ہونگی کیونکہ لوگ اپنی اماموں کی ساتہہ ہین اگر اونکی تابع ہین تو اونکی فدیہ سے
نجات پائینگی آدمی تو دو قسم ہین ایک عالم جو حق کا نگہبان ہی دوسرا طالب علم جو علم کی لیی ساعی ہی اور باقی مثل
نعامہ کی جنگل مین رائگان ہین یا جانورون کو چراتی ہین جو شخص عالی رتبہ ہوکر سفلہ ہو عالم ہوکر جاہل ہی اوسکا برا ہو
ولقد سمعت ان زين العابدين ابا محمد علي بن الحسين بن علي رضوان الله عليهم كان قائما
يعظ الناس ويقول يا نفس حتام الى الحياة ركونك والى الدنيا وعمارتها سكونك اما اعتبرت

بمن مضی من اسلافك ومن وارته الارض من الافٓك ومن فجعت به من اخوانك ونقل الی دار البلی من اقرانك **المعنی** اور مین نی سنا ہی کہ امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضوان اللہ علیہم ایک روز لوگون کو یہ نصیحت فرما رہی تہی کہ ای میری جان اس زندگی پر کبتک بہروسا ہے اور اس دنیا مین اور اوسکی آبادی پر کب بسنا ہی تیری اگلی جو گذر گئی اور تیری دوستون کو جو زمین نے چہپا لیا اور اپنی بہائیون پر جو تو رویا اور تیری ہمعمر جو دار البقا مین انتقال کر گئی کیا عبرت کی لیی کافی نہین ہین ٥

فهم فی بطون الارض بعد ظهورها	محاسنهم فیها بوالٍ دواثر
خلت دورهم منهم واقوت عراصهم	وساقتهم نحو المنایا المقادر
وخلوا عن الدنیا وما جمعوا لها	وضمتهم تحت التراب الحفائر

الشرح البالیه بوسیده الداثره کهنه الاقوا خالی شدن العراص جمع عرصة المنایا جمع منیه موت **المعنی** پہلی تو ظاہر ہوئی پہر زمین مین چہپ گئی اور اوسمین اونکی خوبیان پرانی اور کہنہ ہو گئین اونکا گہر اور اونکی زمین اونسی خالی ہی اور اونکی تقدیر موت پر کہینچ لائی ہی اور دنیا سی اور اپنی مال سی گذر گئی اور گڑہون مین مٹی کے نیچی دبی پڑی ہین — کم اختلست ایدی المنایا من قرون بعد قرون وکم غیرت الارض ببلاها وغیبت فی ثراها وانها لکنز الرجال — ٥

وانت علی الدنیا مکب منافس	لخطابها فیها حریص مکاثر
علی خطر تمسی وتصبح لاهیا	اتدری بماذا لو عقلت تخاطر
وان امرأ یسعی لدنیاه جاهدا	ویذهل عن اخراه لاشك خاسر

الشرح الاختلاس اوچک لیجانا المکب جو موہنہ کی بل پڑا ہو المنافس الراغب الخطر امر عظیم التخاطر اندیشہ کرنا **المعنی** موت بہت لوگون کو اوچک لیگئی ایک قرن کی بعد ایک قرن اور بہت لوگون کو زمین نی گلا دیا اور مٹی مین چہپا دیا زمین لوگونکا خزانہ ہی اور تو دنیا پر اوندہا پڑا ہوا رغبت کر رہا ہی اوسکی مال مین بہت حرص مند ہی رات تو اندیشی مین گذارتا ہی اور غفلت مین صبح کرتا ہی اور تجہکو اگر عقل ہوتی تو جانتا کہ کیا اندیشہ کیا جاوی اور ہر شخص اپنی دنیا کی لیی کوشش کر رہا ہی اور آخرت کو بہولی ہوئی ہی بیشک خسارہ ہے ٥ فانظر الی الامم الخالیه والملوك الفانیه کیف انتسفتهم الایام وافناهم الحمام فانمحت آثارهم وبقیت اخبارهم ٥

واضحوا رمیما فی التراب واقفرت	مجالس منهم عطلت ومقاصر

توحلو ابدار لاتزاور بینہم	وانی لسکان القبور تزاور

الشرح الحام موت المعنی دیکھہ اگلی بادشاہون کی کیونکر خاک اوڑ گئی اور کسطرح اونکو موت لیگئی نشان بہی سٹ گئی صرف ذکر رہگئی مٹی مین گل گئی اور اونکی دربار اور محل خالی پڑی ہین اور ایسے جگہہ مین گئی ہین کہ اوسمین ہل بہی نہین سکتی اور مُردونکی ملاقات کہان ہوتی ہے ——

کم عاینت من ذی عزۃ وسلطان وجنود واعوان قد تمکن من دنیاہ ونال منہا مناہ فبنی الحصون والدساکر وجمع الاعلاق والعساکر یاقوم البدار البدار الحذار الحذار من الدنیا ومکائدہا وما نصبت لکم من مصائدہا وتحلت لکم من زینتہا استشرفت لکم من بہجتہا ؎

وفی دون ما عاینت من فجعاتہا	الی رفضہا داع وبالزہد آمر
فجد ولا تغفل فعیشک زائل	وانت الی دار المنیۃ زائر
ولا تطلب الدنیا فان طلابہا	وان نلت منہا رتبۃ لک ضائر

الشرح الدسکرۃ گانو المعنی تونی دیکھاہی کتنی عزت اور سلطنت والی اور کتنی لشکر اور سپاہ والونی دنیامین قدرت پائی اپنی آرزونکو پہنچی قلعی بنائی گانو بسائی اور علاقی اور لشکر کہڑی کیی ای لوگو جلدی کرو اور دنیاکی دہوکی سے اور اوسکی جال بچہائے ہوئے سے ڈرو اور اوسکی زینت تمہاری لیے آراستہ ہوگئی ہی جس چیز کا تو ماتم دیکھہ رہاہی اوسکو چہوڑ دینی پر تجہکو حکم ہی اور خوب کوشش کر مت بہول کہ یہ زندگی زائل ہی اور گور مین جاتاہی اور اگرچہ دنیامین کوئی رتبہ مل بہی جائی تب بہی اوسکی طلب ضرر رسان ہے

وکیف یحرص علیہا لبیب ویسر بلذاتہا اریب وکیف نحل بفنائہا ونحن علی ثقۃ بفنائہا الا تعجبون ممن ینام وہو یخشی الموت ولا یرجو الفوت ؎

الا ولکنا نغر نفوسنا	وتشغلہا اللذات عما تحاذر
وکیف یلذ العیش من ہو موقن	بموقف عدل یوم تبلی السرائر
کانا نری ان لا نشور وانا	سدی ما لنا بعد الفناء مصائر

الشرح الفناء بالفتح معروف وبالکسر میدان وصحن لاتخشی الموت صحیح معلوم ہوتاہی المعنی اور مرد دانا ہوشیار دنیا پر کیونکر حرص کرسکتاہی اور اوسکی لذتون پر کیونکر خوش ہوتاہی ہمکو اوسکی فنا کا یقین ہی تو ہم

اوسمین کیونکر ٹھہر سکتی ہین پر تعجب ہی کہ غفلت سی سوئی موت سی نہ ڈری اور فوت کی پاسید نکری کیونکہ نہین خبردار ہوتا ہی کہ ہم دھوکی مین ہین اور لذتین ہمکو روکی ہوئی ہین جنکو یقین ہی کہ میدان عدل مین بہید کہلینگی ہم وہان کہڑی ہونگی وہ کیونکر لذت زندگی پاسکتا ہی گویا یہ ہماری رای ہی کہ قیامت ہی نہوگی اور ہم بیکار ہین فنا کے بعد کہین جانا نہین — کم غرت الدنیا من مخلد الیہا وصرعت من مکب علیہا فلم تقلہ من عثرتہ ولم تنعشہ من صرعتہ ولم تداوہ من سقمہ ولم تشفہ من المہ ؈

بلی اوردتہ بعد عز و رفعۃ	موارد سوء مالہن مصادر
فلما رأی ان لا نجاۃ وانہ	ہو الموت لا ینجیہ منہ الموازر
تندم لو اغناہ طول ندامۃ	علیہ وابکتہ الذنوب الکبائر

الشرح الاقالہ واپس کرنا یعنی معاف کرنا العثرت لغزش پا اور خطا **المعنی** جو لوگ کہ دنیا مین ہمیشگی چاہتی ہین بہت دہوکی مین ہین اور جو اوسمین مُنہہ کی بل پڑی ہین بچہڑی ہین یہ خطا اونکی کبہی معاف نہوئی اور پڑی ہوئی کبہی نہ اوٹہی اور اونکی مرض کی دوا نملی اور درد سی شفا نہوئی باوجود عزت اور رفعت کی ایسے بُری جای گئی ہین کہ وہانسی نکلنا نہین ہی اور جب دیکہا کہ نجات ہی نہین ہی اور موت سی حال بہی نجات نہین دیسکتا ہی تو بہت پشیمان ہوا کاش یہ پشیمانی اوسکو سود دیتی اور گناہون نی اوسے بہت رولایا — بکی علی ما سلف من خطایاہ وتحسر علی ما خلف من دنیاہ حیث لا ینفعہ الاستعبار ولم ینجہ الاعتذار ؈

احاطت بہ احزانہ وہمومہ	وابلس لما اعجزتہ المعاذر
فلیس لہ من کربۃ الموت فارج	ولیس لہ مما یحاذر ناصر
وقد جشأت فوق المنیۃ نفسہ	یرددہا دون اللہاۃ الحناجر

الشرح الاستعبار آنسو بہانا ابلس ناامید ہوا الجشاۃ اندوہ سی دل مین جوش آنا اللہاۃ جمع لہوۃ جبڑہ الحناجر جمع حنجرہ حلقوم نرخرہ **المعنی** اپنی خطاؤنپر رویا اور دنیا کی چہوڑنی پر حسرتکی نہ رونی سی فائدہ ہوا اور نہ معذرت سی نجات ہوئی تو اندیشون اور غمون نی گہیر لیا اور چارہ کار جب کچہ نچلا تو ناامید ہوگیا نہ کوئی سختی موتکی دور کرنی والا ہی اور نہ خوف پر مددگار ہی موت سی اوسکی جان اوبہری ہی جو جبڑہ اور حلقوم کی درمیان پہر رہی ہے — والی متی ترفع بآخرتک دنیاک وترکب فی ذلک ہواک انی لاراک ضعیف الیقین یا رافع الدنیا بالدین ابہذا امرک الرحمان ام علی ہذا دلک القرآن ؈

تخرب ما یبقی و تعمر فانیا — فلا ذاك موفور ولا ذاك عامر
فهل لك ان وافاك حتفك بغتة — ولم تكتسب خیرا لدی الله عاذر
اترضی بان تفنی الحیاة و تنقضی — و دینك منقوص و مالك وافر

الشرح الحتف الموت المعنی اور آخرت پر کبتک دنیا کو ترجیح دیگا اور اوسکی خواهش مین کبتک مرتکب ہیگا مین جانتا ہون کہ تیرا یقین ضعیف ہی دنیا کو دین پر رفعت دی رہا ہی تیری خدائی کیا ہے حکم کیا ہی اور قرآن نی یہی بتلایا ہی تو اوس باقی کو خراب اور اس فانی کو آباد کر رہا ہی نہ وہ ویران ہوگا اور نہ یہ آباد اگر تجہکو یکایک موت آجاوی تو نی نیکی بہی کوئی نہین کمائی تو بہی عذر کریگا تو اس سی خوش ہی کہ حیات تمام ہو جائے اور دین ناقص رہی اور مال بڑہتا جاوی — قال عیسی بن هشام فقلت لبعض الحاضرین من هذا فقال غریب قد طرأ لا اعرف الا شخصه فاصبر علیه الی آخر مقامته لعله ینبئ عن علامته فصبرت فقال زینوا العلم بالعمل و قیدوا القدرة بالعفو و دعوا الکدر و خذوا الصفو واشکروا الله لیصونکم من خلل الغفلة والسهو یغفر الله لی ولکم ثم اراد الذهاب فنهضت علی اثره فقلت من انت یا شیخ فقال یا سبحان الله لم ترض بالحلیة غیرتها حتی عمدت الی المعرفة فانکرتها انا ابو الفتح الاسکندری فقال حفظك الله فما هذا الشیب فقال

نذیر ولکنه ساکت — وضیف ولکنه شامت
واشخاص موت ولکنه — الی ان یودّ عنی ثابت

الشرح الشماتت کسیکی نقصان پر خوش ہونا اشخاص ظہور المعنی عیسی نی کہا مین نی ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کون ہی کہا مسافر آیا ہی صرف صورت پہچانتا ہون اوسکی ٹہرنی تک ٹہرا رہ شاید کوئی علامت ظاہر ہووی مین ٹہر گیا تو کہا علم کو عمل سی زینت دو اور حسب قدرت معاف کرو اور کدورت چہوڑ دو اور صفائی اختیار کرو اللہ غفلت اور سہو سی محفوظ رکہیگا میری اور تمہاری مغفرت کریگا جب جانی لگا تو مین اوسکی پیچہی ہوا مین نی کہا او شیخ تو کون ہی کہا سبحان اللہ مین نی صورت بدلی اوسپر بہی راضی نہوا اور جب پہچانا پہر بہی نہ پہچانا مین تو ابو الفتح اسکندری ہون کہا اللہ حافظ ہے یہ بڑہاپا کیونکر ہی کہا شعر یہ بڑہاپا ڈراتا ہی پر خاموش ہی اور ایسا مہمان ہے کہ شماتت کرتا ہے اور موت کا ظہور ہی کہ جبتک مجہکو ودیعت کرتا ہے ثابت و قائم رہتی ہے

المقامة الثالثة عشرة

حدثنا عيسى بن هشام قال كنت اجتاز فى بلاد الاهواز وقصاراى لفظة شرود اصيدها وكلمة بليغة استفيدها فادّانى السير الى رقعة من البلد فسيحة فاذا قوم هناك مجتمعون على رجل يستمعون اليه وهو يخبط الارض بعصا على ايقاع لا يختلف وعلمت ان مع الايقاع لحنا ولم ابعد ان انال من السّماع حظا او اسمع من الفصيح لفظا المعنى عيسى نى كها مين اهواز مين پهرتا تها اور ميرا مقصود يه تها كه نيا كلام حاصل كرتا رهون اور كلمات بليغ كا فائده ليتا رهون تو شهر مين ايك جاى كشاده پر پهنچا كه وهان كچه لوگ جمع هين كه ايك شخص كا كهنا سن رهى هين اور وه زمين پر اپنى لكڑى ايسى سر كى ساته مار رها هى كه اوسمين فرق نهين پڑتا هى اور مجهى معلوم هوا كه اوس سر كى ساته راگ بهى هے اور مين اتنى دور تها كه راگ اور لفظ سن سكتا تها — فما زلت بالنظارة ازحم هذا وادفع ذاك حتى وصلت الى الرجل وسرّحت الطرف منه الى خرقة كالقرنبا اعمى مكفوف فى شملة صوف يدور كالخذروف متبرنسا باطول منه معتمدا على عصا فيها جلاجل يخبط بها الارض على ايقاع غنج بلحن هزج وصوت شج من قلب حرج وهو يقول الشرح كالقرنبا اعمى يه عبارت درست نهين هى الخذروف چكّى متبرنس ٹوپى پهننا باطول منه كى ضمير كا مرجع معلوم نهين هے الشج درد مند المعنى اور اوسكى ديكهنى كى ليى كسيكو ڈهكيلتا تها اور كسيكو هٹاتا تها كه اوسكى پاس جا پهنچا اور اوسكى آنكهسى ايك كپڑا اٹهايا جو اونى كپڑى مين لپٹا هوا تها اور چكّى كى طرح پهرتا تها لمبى ٹوپى اوڑهى هوئى تها ايك لاٹهى جسمين جهانجهى تهى ٹيكا ئيهوئى تها زمين پر بجانى كى ليى اس طرح مارتا تها كه لالب آواز درد دل تنگ سى نكلتى هى اور وه يه شعر كهه رها هى

يا قوم قد اثقل دينى ظهرى	وطالبتنى طلتى بالمهر

الشرح الطلة الزوجة المعنى اى لوگو قرض كا مجهپر بوجه هى كه ميرى جورو مهر كى طالب هى —

اصبحت من بعد غنى و وفر	ساكن قفر و حليف فقر

اب غنى اور توانگرى كے بعد چٹيل ميدان مين بيٹها هون اور فقر كا دوست هون —

يا قوم هل فيكم من حر	يعيننى على صروف الدهر

تم مين كوئى ايسا آزاد مرد هے كه زمانے كى گردشون مين ميرى مدد كرے —

يا قوم قد عيل لفقرى صبرى	وانكشفت عنى ذيول الستر

اے لوگو میرا صبر میرے فقر سے مضبوط ہے اور میرا پردہ فاش ہو گیا ــــ

وفضّ ذا الدھر بایدی البتر	ما کان لی من فضۃ وتبر

جتنا میرا سامان سونے اور چاندی کا تھا زمانے نے قطعاً شکست کر دیا ــــ

اوی الی بیت کقید الشبر	خامل ذکر وصغیر قدر

اب ایک بالشت کے برابر گھر مین گمنام اور کم رتبہ رہتا ہون ــــ

لو ختم اللہ بخیر امری	اعقبنی من عسر بیسر

کاش اللہ میرا انجام بخیر کر دے کہ میری مشکل آسان کر دے ــــ

ھل من فتی فیکم کریم النجر	محتسب فی عظیم الاجر

تم مین کوئی بزرگ نسل ہے کہ میرے باب مین ثواب حاصل کرے ــــ

ان لم یکن مغتنما لشکری اگر میرا شکر غنیمت نجانے ــــ

قال عیسی بن ھشام فرق واللہ لہ قلبی واغرورقت لہ عینی وانلتہ دینارا کان معی فما لبث ان قال

یا حسنہا فاقعۃ صفراء	مشرقۃ منقوشۃ قوراء
یکاد ان یقطر منہ الماء	قد اثمرتہا ھمۃ علیاء
نفس فتی یملکہ السخاء	تصرفہ فیہ کما یشاء
یا ذا الذی یغنیہ ذا الثناء	ما یتقصی قدرک الاطراء
امض علی اللہ لک الجزاء	

عیسی نے کہا کہ خدا کی قسم میرا دل نرم ہو گیا اور میری آنکھین ڈبڈبانی لگین اور دینار جو میری پاس تھی اوسکو دیدیے تو فوراً یہ شعر کہا ڈہ ہا تا زرد رنگ چمکتا ہوا نقش والا قور دار کیا اچھا ہے پانی اسمین سے ٹپکنی لگتا ہے ہمت عالی کا ثمرہ ہے جس مرد کی نفس مین سخاوت ہوتی ہے وہ جو چاہے تصرف کرتا ہے یہ تعریف اوسکو کافی ہے حد سے زیادہ اوسکی رتبے کی موافق نہین ہے اپنی کام کرتی ہو اللہ جزا دیگا ــــ رحم اللہ من شدھا فی قرن بمثلھا وانسھا باختھا فنال من الناس ما نالو ثم فارقھم وتبعتہ وعلمت انہ متعام لسرعۃ ما عرف الدینار فلما نظمتنا خلوۃ مدت

عیناہ

یمنای الی یسری عضدیہ وقلت واللہ لتخبرنی سترک اولاکشفن سترک ففتح عن توأمتی لوزوحدر لثامہ عن وجہ فاذا واللہ شیخنا ابوالفتح الاسکندری فقلت أانت ابوالفتح فقال

الشرح فی قرن کی معنی درست نہیں ہین تعامی جو بہ تکلف اور جو شبہی کی شدت سے ایسا چلا کہ اندہا چلتا ہے تو زسی کنایہ آنکہہ ہی المعنی اللہ وسپر رحم کری جو ایسا ہی اور دیوی اور اوسکی ساتہہ ایک اور ملادیوسے اب لوگون نی بہت کچہہ دیا اور لیکر چلا مین اوسکی پیچہی چلا اور دنیار کی خوشی سی وہ ایسا چلا کہ اندہا چلتا ہے مین اور وہ جب تنہا ہوئی تو مین نی اپنی داہنی ہاتہہ سے اوسکا بایان بازو پکڑا اور کہا یا اپنا بہید بتلا ویا تیرا پردہ فاش کرونگا اپنی دونو آنکہین کہولین اور اپنے منہہ کا ڈہاٹا کہولا تو قسم ہی خدا کی کہ وہ ہمارا شیخ ابوالفتح اسکندری نکلا مین نے کہا کیا تو ابوالفتح ہے کہا نہین — ابیات

انا ابو قلمون	من کل لون اکون	مین ابو قلمون ہون ہر رنگ سی بنتا ہون
اختر من الکسب دونا	فان دھرک دون	تو پیشہ کمینہ اختیار کر کہ زمانہ کمینہ ہے
زج الزمان بحمق	ان الزمان زبون	زمانے کو حماقت سے ملا کہ زمانہ زبون ہے
لا تکذبن بعقل	ما العقل الا الجنون	عقل سے تکلیف مت اوٹہا کہ عقل جنون ہے

المقامة الرابعة عشرة

حدثنا عیسی بن ھشام قال اثارتنی ورفقة ولیمة فاجبت الیھا للحدیث الماثور عن رسول اللہ صلعم فافضی بنا السیر الی دار ترکت والحسن تأخذہ ینتقی منہ وینتخب قد فرش بساطھا وبسطت انماطھا ومد سماطھا وقوم قد اخذوا الوقت بین آس مخضود وورد منضود ودن مفصود ونای وعود الشرح الاثارۃ برانگیختہ کرنا الاجابۃ قبول کرنا اور حاضر ہونا الافضاء پہنچنا اور پہنچانا والحسن تاخذہ ینتقی منہ وینتخب درست نہین ہی اسکے معنی صحیح نہین ہوسکتی ہین الانماط جمع نمط وہ فرش کہ بچہایا جای السماط چادر المخضود الیوتکا جہکانا النضد تہ برتہ یعنی گلدستہ لگانا الفصد جاری اور کشادہ کرنا النای والعود قسم باجا المعنی عیسی نی کہا کہ میری مع میری رفیقون کی ولیمہ کی دعوت ہوئی تو بنظر حدیث رسول اللہ صلعم کی مین وہان گیا اور ایک حویلی مین پہنچا جو بہت صاف اور پاکیزہ تہی فرش بچہا ہوا تہا چاندنی اور چادر کسی ہوئی تہی اور لوگون کی پاس آس کہڑا ہوا اور گلاب کا دستہ لیا ہوا اور گہڑا کہلا ہوا اور نای اور عود موجود تہا — فصرنا الیھم وصاروا الینا ثم

عکفنا علی خوان قد ملأت حیاضہ ونورت ریاضہ واصفت جفانہ واختلفت الوانہ
فمن حالك بازائہ ناصع ومن قان فی تلقائہ فاقع ومعنا علی الطعام رجل یسافر یدہ
علی الخوان وتسفر بین الالوان ویاخذ وجوہ الرغفان ویفقأ عیون الجفان وترعی ارض
الجیران یرحم اللقمۃ باللقمۃ ویہزم للمضغۃ بالمضغۃ وتجول یدہ فی القصعۃ کالرخ فی الرقعۃ
الشرح العکوف الرجوع الحوض اس سی کٹورہ مراد ہی الروضۃ رکابی مراد ہی الجفن طشت اور لگن الحالک الاسود
الناصع الابیض القانی سرخ رنگ الفاقع زرد رنگ القصعۃ لکڑی کا خوان الرخ شطرنج مین رخ مشہور ہی الرقعۃ شطرنج
المعنی تو ہم اونکی پاس اور وہ ہماری پاس آئی اور خوان پر بیٹھی کہ اوسکی کٹوری بہری ہوئی تہی اور رکابیان
چمک رہی تہین اور اوسکی لگن صاف تہی اور طرح طرح کی رنگ تہی سیاہ کی روبرو سفید اور سرخ کی سامنی زرد
اور ہماری ساتہ کہانی مین ایک شخص اور بہی تہا کہ خوان مین اپنا ہاتہہ دوڑاتا تہا اور چپاتیان لیتا تہا اور سینیوں
کہولتا تہا اور ہمسائی کا بہی حصہ کہاتا تہا لقمی پر لقمہ اور نوالی پر نوالہ لیتا تہا اور جیسا شطرنج مین رخ پہرتا ہی اوسکا ہاتہہ خوان مین پہرتا تہا
وہو مع ذلك ساکت لا ینبس ونحن فی الحدیث تجری معہ حتی وقف بنا علی ذکر الجاحظ
وخطابتہ ووصف ابن المقفع ودرایتہ ووافق اول ذلك الحدیث آخر الخوان وزلنا عن ذلك المکان
الشرح النبس بات کرنا المعنی پر وہ چپ تہا کچہہ نہین بولتا تہا اور ہم آپسمین باتین کرتی تہی کہ
جاحظ اور اوسکی خطبہ خوانی کا ذکر آیا اور ابن المقفع کی دانائی کا وصف ہوا اور یہ ذکر جب شروع ہوا کہ کہانا تمام ہوا اور
ہم وہان سی نکلی — فقال الرجل این انتم من الحدیث الذی کنتم فیہ فاخذنا فی وصف الجاحظ
ولسنہ وحسن سننہ فی الفصاحۃ وسننہ فیما عرفناہ المعنی تو وہ شخص یہ بولا کہ تم کیا بات
کرتی ہو جب ہمنی جاحظ کا وصف اور اوسکی فصاحت کا بیان کیا — فقال یا قوم لکل عمل رجال ولکل
مقام مقال ولکل دار سکن ولکل زمان جاحظ ولو انتقدتم لبطل ما اعتقدتم فکل کشر لہ
عن ناب الانکار واشمخ بانفہ الاکبار وضحکت الیہ لاجلب ما لدیہ وقلت افدنا وزدنا
الشرح کشر الناب کچلی ظاہر کرنا المعنی تو کہا ای لوگو ہر کام کی لیی آدمی ہین اور ہر گہر کی لیی رہنی والی ہین
اور ہر زمانی کی لیی جاحظ ہی اگر تم خوب پرکہو گی تو یہ اعتقاد باطل ہو جائیگا تو ہر شخص نی اپنی ناک چڑہائی اور مین ہنسا
کہ جو اوسکی پاس ہی وہ سب لیلیوں اور مین نی کہا کہ ہمکو فائدہ دی اور زیادہ دی — فقال ان الجاحظ فی احد شقی
الخطابۃ یقطف وفی الآخر یقف والبلیغ من لم یقصر نظمہ عن نثرہ ولم یزر کلامہ بشعرہ

فهل ترون للجاحظ شعرا فقلنا لا فقال هلمّوا الى كلامه هو بعيد الاشارات قريب العبارات قليل الاستعارات منقاد لعريان الكلام يستعمله نفوره من معتاصه يهمله هل سمعتم له بلفظة مصنوعة وكلمة مسجوعة فقلت لا قال هل تحب ان تسمع من الكلام ما يخفف عن منكبيك وينم على ما في يديك قلت اي والله قال فاطلق لي عن خصرك بما يعين على شكرك فنلته ردائي **الشرح** القطوف وچك بيجانا الآزرا عيب لگانا اور نقصان ڈالنا عريان الكلام كلام عام عرب كا معتاص الكلام كلام پيچيده النميمة چغلي كهانا **المعنى** اور جاحظ ايك قسم كلام مين كامياب هي اور دوسري قسم مين رُكا هوا هي اور بليغ كي نظم نثر سي كم نهين هوتي هي اور اوسكا كلام شعر سي قاصر نهين هوتا هي تمني جاحظ كا كوئي شعر سنا هي هم بولي كه نهين كها كه اوسكا كلام ديكهو اوسمين اشاري بهت دور هين اوسكي عبارت قريب الفهم هي اور استعاري كم هين كلام عام عرب كا تابع هي اوسكا استعمال كرتا هي كلام پيچيده نفرت كركي چهوڑ ديتا هي اوسكي كلام مين كبهي صنعت ديكهي هي اور سجع سنا هي مين بولا كه نهين كها تو ايسا كلام سننا چاهتا هي كه تيري مونڈهي هلكي كردي اور جو تيري هاتهه مين هي وه باهر نكالدي مين ني كها بهتر تو كها اپني كمر كهولدي كه شكريه مدد ديگي مين ني اپني چادر اوسكو ديدي — فقال

لعمر الذي القى الي رداءه	لقد حشيت تلك الثياب مجدا
وقد قمرته راحة الجوبره	وما ضربت قدحا ولا نصبت نردا
اعد نظرا يا من حباني ثيابه	ولا تدع الايام تهدمني هدا
وقل للاولى ان اسفروا واسفروا ضحى	وان طلعوا في غمّ تطلعوا وردا
صلوا رحم العليا وبلوا بلالها	وخير الندى ما سح وابلهٔ نقدا

الشرح القمر جوا كهيلني مين غالب آنا والراحة هتيلي القدح تير الجبود نيا الهدم الهد ڈهانا الندي سيراب كرنا السح بارش كرنا الوابل بارش **المعنى** جسني مجهكو اپني چادر دي اوسكي عمر كي قسم هي كه اوسكي لباس مين بزرگي بهري گئي هي اور بغير اسكي جوئي تيراندازي كي هو يا نرد بجهائي هو اوسكا احسان جيت ليا اور دوباره نظر شفقت سي ديكهه اور زماني مين نچهوڑ كه وه مجهكو چكنا چور كرديگا يه لوگ اگر ظاهر هوتي هين تو روشن ظاهر هوتي هين اور اگر ابر هو تو گلاب كي پهول هين صلهٔ رحم كرتي رهو اور اوسكو سيراب كيا كرو اور بهت سيرابي يه هي كه نقد كي بارش هو قال عيسى بن هشام فارتاحت الجماعة اليه وانثالت الصلاة عليه قلت لما تو انسنا

این مطلع هذا البدر فقال ؎

اسکندریۃ داری	لو قر فیها قراری
لکن لیلی بنجد	وبالحجاز نهاری

المعنی عیسی نی کہا سب لوگ اوسپر متوجہ ہوئی اور پی در پی بخشش کی اور جب ملاقات کی تعیین نی کہا کہ یہ چاند کہا نسی نکلا ہی تو یہ شعر کہا میرا گہر اسکندریہ ہی کاش اوسمین میرا رہنا ہوتا رات تعم نجد مین اور دن حجاز مین گذارتا ہون

المقامة الخامسة عشرة

حدثنا عیسی بن هشام قال احلّتنی جامع بخارا یوما وانتظمت مع رفقة لی فی سمط الثریا وحین احتفل الجامع باهله طلع علینا رجل ذو طمرین قد ارسل صوانا واستتلی صبیا عریانا یضیق به الضر وسعه ویاخذه القر ویدعه لا یملک غیر القشرة برده ولا یلتقی لحیاه رعدة ثم وقف الرجل وقال لا ینظر لهذا الطفل الا من رحم طفله ولا یرق لهذا الضر الا من لا یامن مثله یا اصحاب الخزوز المفروزة والاردیة المطروزة والدور المنجدة والقصور المشیدة انکم لم تامنوا حادثا ولم تعدموا وارثا فبادروا الخیر ما امکن واحسنوا مع الدهر ما احسن فقد والله طعمنا السکباج ورکبنا الهملاج ولبسنا الدیباج وافترشنا الحشایا بالعشایا واحترشنا الجدایا بالغدایا فما راعنا الا هبوب الدهر بغدره وانقلاب المجن لظهره فعاد الهملاج قطوفا وانقلب الدیباج صوفا **الشرح** السمط لڑی احتفل اجتمع الطمر چادر الصوان وہ کپڑا باریک کہ لباس کی نیچی پہنتی ہین تاکہ لباس پسینی وغیرہ سی محفوظ رہی الخز دیبا واطلس المفروزة الممتازة الطرز النقش السکباج مخزن الادویہ مین لکہا ہی وہ کہانا کہ سرکی سی بناتی ہین اور اوسکو سرکہ بائی فارسی مین کہتی ہین الہملاج گہوڑا المجن ڈہال القطوف نہایت سست چوپایہ المعنی عیسی نی کہا کہ مین ایکدن بخارا کی جامع مسجد مین آیا اور ہم سب یار مثل ثریا باہم متفق ومنتظم تہی اور جب سب لوگ جامع مسجد مین جمع ہوگئی تو ایک شخص آیا کہ اوسکی پاس دو چادرین تہین اور اوسکی نیچی کچہہ نتہا اور اوسکی پیچہی ایک بچہ ننگا تہا اور ضرر کبہی کم اور کبہی زیادہ اور کبہی سردی سخت کبہی ہلکی اور سوا اوسکی پوست کے اور چادر نتہی پر شرم سی کانپتا نہ تہا تو یہ شخص یہان ٹہر گیا اور کہا جو اپنی بچی پر رحم کرتا ہی اور ضرر سی مامون نہین ہی وہ اس بچی پر رحم کریگا ای اچہی کپڑی والو اور ای نقشین سامان والو اور ای بلند حویلی والو اور ای مضبوط محل والو تمکو حادثی سی امن نہین ہی اور تمہاری وارث موجود ہین جتنا ممکن ہو جلد

خبر کرو اور زمانی کی ساتھہ احسان کرو اور ہم بہی سکباج کہاتی تہی اور گہوڑی چڑہتی تہی اور اطلس پہنتی تہی اور سوتی کیلیے توشکین بچہاتی تہی پس زمانی کی غدر سی او حال کی انقلاب سے مجہکو خوف ہوا تو بجای گہوڑی کی گدہا اور بجای اطلس و حریر کی اون ہوگیا

وهلم جرا الی ما تشاهدون من حلی وزی فها نحن نرتضع ثدی عقیم ونركب من الفقر ظهر بهيم فما نرنو الا بعين اليتيم ولا نمد الا يد العديم فهل من كريم يجلو عنا غيابة هذا البوس ويفل شبا هذه النحوس ثم قعد مرتفقا وقال للطفل انت وشانك فقال الغلام ما اكاد اقول وهذا الكلام لو لقى الشعر لحلقه او الصخر لفلقه وان قلبا لم ينضجه ما قلت لنئ يا قوم قد سمعتم ما لم تسمعوا قبل اليوم فليشتغل كل منكم بالجود بيده وليذكر غدة واقيا بی ولده واذكرونی اذكركم واعطونی اشكركم

الشرح الفل تلوار وغیره کا کہنڈا ہونا الشبا تیزی دہار النئ خام المعنی

اب لباس اور ہیئت کا یہ حال ہی جو دیکہہ رہی ہو اب ہم بانجہ عورت کی پستان چوستی ہین جسمین دودہ نہین ہے اور فقر پر حیران و سرگردان سوار ہین اب ہم یتیم کی طرح شفقت کی لیے دیکہتی ہین اور مفلس کی طرح ہاتہہ پہیلاتی ہین کوئی کرم والا ہی کہ یہ سختی دور کرے اور اس نحوست کا غلبہ دفع کری پہر آہستہ سی بیٹہہ گیا اور لڑکی کو بولا کہ تو اپنا حال بیان کر وہ بولا کہ مین کیا کہہ سکتا ہون یہ کلام اگر بالون پر پڑی تو اوڑ جائینگی اور اگر پتہر پر پڑی تو اوسکو چیر دیگا اگر دلکو میری کہنی سی پختگی نہو وی تو خام ہی ای لوگو اب تمنی وہ سنا جو پہلی نہ سنا تہا چاہیی کہ ہر شخص اپنا ہاتہہ بخشش پر لگادی اور کل کا دن یاد رکہی یعنی میری بچی کی پرورش کری مجہکو یاد کرو مین بہی تمکو یاد کرتا رہونگا اور مجہکو دو کہ مین شکر کرتا رہونگا

قال عيسى بن هشام فنلناه ما تاح فی ذلك الفوسر واعرض عنا حامدا لنا وتبعته فما انسنى عن وحدتی الا خاتم ختمت به خنصره فلما تناوله انشأ يصف الخاتم على الاصبع المعنى

عیسی نی کہا جو مقدور ہوا فورا اوسکو دیدیا اور وہ ہماری تعریف کرتا ہوا چلا اور مین اوسکی پیچہی ہوا اور اس تنہائی مین صرف وہ انگوٹہی کہ اوسکی چہنگلیا مین مین نی پہنائی تہی پہچانی اور جب یہ انگوٹہی پہنی تہی تو یہ شعر کہی تہی ؎

متمنطق من نفسه	بقلادة الجوزا حسنا	كمتيم لقى الحبيب	فضمه شغفا وحزنا
علق سنى قدره	لكن من اهداه اسنى	اقسمت لو كان الورى	فی المجد لفظا كنت معنا

المعنی اپنی جان کو کمر بند جوزا کی پٹکی کا باندہا ہی مثل عاشق کی کہ معشوق کو ملی تو فریفتگی اور غم کو ملی محبت والا بلند قدر ہی پر جسنی تحفہ بہیجا ہی وہ بہت بلند قدر ہی مین نی یہ قسم کہائی ہی کہ اگر تمام خلقت بزرگی کی لفظ ہو تو مین اوسکی معنی ہون ؎ فلما اسفرت الخلوة وجهه فاذا والله شیخنا ابو الفتح الاسكندری واذا الطفل زغلول فقلت

ابا الفتح شبت وشب الغلام	فاین الکلام واین السلام

نقال ع

غریبا اذا اجتمعتنا الطریق	الیفا اذا نظمتنا الخیام

فعلمت انہ یکرہ مرافقتی فترکتہ وانصرفت عنہ

المعنی جب تنہائی مین اوسکا چہرہ روشن ہوا تو ہمارا شیخ ابو الفتح اسکندری ہی اور یہ لڑکا اوسکا بچہ ہے تو یہ شعر مین نی کہا ای ابو الفتح تو بڈہا ہی اور یہ لڑکا جوان تو سلام کہان اور کلام کہان اب یہ شعر کہا جب ہم راہ پر ہوتی ہین تو ہم اجنبی ہین اور جب اپنی خیمی مین ہوتی ہین تو دوست ہین اب مین نی جانا کہ میری ہمراہی ناپسند ہی مین چہوڑا اور چلا گیا —

المقامۃ السادسۃ عشرۃ

حدثنا عیسی بن ہشام قال لما نطقنی الغنی بفاضل ذیلہ اتہمت بمال سلبتہ او کنز اصبتہ فحفزالیل وسرت بی الخیل وسلکت فی ہرب مسالک لم یرضہا السیر ولا اہتدیت الیہا الطیر حتی طویت ارض الرعب وجاوزت حدہ وصرت الی حمی الامن ووجدت بردہ وبلغت اذربیجان وقد حفیت الرواحل واکلتہا المراحل ولما بلغتہا ع

نزلنا علی ان المقام ثلثۃ	فطابت لنا حتی اقمنا بہا شہرا

الشرح حفز الشئی خالص ہوگی کوئی چیز **المعنی** عیسی کہا جب تونگری نی اپنی دامن درازسی میری کمر باندہی اور مجہپر یہ تہمت لگی کہ مین کسی کا مال لوٹ لایا ہون یا کوئی خزانہ میری ہاتہہ آیا ہی اور رات خالص اور میرا گہوڑا مجکو لیگیا اور ایسی رستی بہاگا کہ کوئی پسند نہین کرتا ہی اور پرند بہی ادہر نہین مارتا ہی یہانتک کہ خوف کی جاہی سی نکل آیا اور امن کی جاہی مین پہنچ گیا اور اوسکی راحت پائی اور آذربیجان مین آیا کہ اوسکو سواریون نی گہیر لیا اور پڑاؤ اوسکو چہ گئی گو اس شرط پر مین وہان ٹہہرا کہ تین دن رہنا ہوگا پر ایسا خوشگوار آیا کہ مہینہ بہر رہا

فبینا انا اسیر یوما فی بعض اسواقہا اذ طلع رجل برکوۃ قد اعتضدہا وعصا قد اعتمدہا ودنیۃ قد تقلنسہا وفوطۃ قد تطلسہا فرفع فیہم عقیرتہ وقال اللہم یا مبدئ الاشیاء ومعیدہا ومحی الخلائق ومبیدہا وخالق المصباح ومنیرہ وفالق الاصباح ومثیرہ وموصل الالاء سابغۃ الینا وممسک السماء ان تقع علینا وباری النسم ازواجا وجاعل الشمس سراجا وخالق السماء سقفا والارض فراشا وجاعل اللیل سکنا والنہار

معاشا و منشی السحاب ثقالا و مرسل الصواعق نکالا و عالم ما فوق النجوم و ما تحت النجوم الشرح

ترکوۃ الرقعۃ الفوطہ وہ کپڑا جو سندہ میں بنا جاتا ہی آنکال العذاب المعنی ایکدن بازار میں میں پہر رہا تہا که ایک شخص ایک قصہ باز و پر باندہی ہوئی عصا ٹیکتا ہوا اور پورانی کپڑیکی ٹوپی اور سندہی کپڑیکی چادر اوڑہی ہوئے آیا اور چیخ ماری اور کہا ای خداوند سب چیزون کی پیدا کرنی والی اور اوٹہا لیجانی والی اور خلقت کی چلانی اور مارنی والی اور صباح کی روشن کرنی والی اور دن کی روشنی نکالنی والی اور ہمکو پوری نعمت دینی والی اور آسمانکو گرنی سی تہامنی والے اور ارواح جوڑی جوڑی پیدا کرنی والی اور سورج کا چراغ بنانی والی اور آسمانکی چہت اور زمین کا فرش اور رات آرام اور دن معاش کی لیے بنانی والی اور بادل اور بجلی کوندتی ہوئی عذاب بہیجنی والی جو کچہ ستارونکی اوپر ہے اور جو دو زمین کی درمیان ہی اوسکی جاننی والی — اسئلك ان تصلی علی محمد خیر المرسلین و آلہ الطاهرین وان تعیننی علی الغربۃ اثنی حبلها و علی العسرۃ اعد وظلها وان تسهل علی یدی من فطرته الفطرة و اطلعته الطهرة و سعد بالدین المتین و لم یعم عن الحق المبین راحلۃ تطوی الطریق و زادا یسعنی والرفیق المعنی میں یہ دعا کرتا ہون که حضرت محمد اور اونکے آل پاک پر درود بہیج اور میری مدد کر که مین غربت کی رسّی لپیٹون تنگی کی سایہ سی بچون اور فطرت اور پاکیزگی جسکو پیدا کیا اور دین متین سی مدد پائی راہ حق سی نابینا نرہا بعد اوسکی ہاتہ سی مجکو سواری دلوادی جو سفر طی کرون اور زاد راہ بہی دی کہ مجکو اور میری رفیق کو کافی ہووی — قال عیسی بن هشام فناجیت نفسی بان هذا الرجل افصح من اسکندر یتنا ابی الفتح والتفت لفتۃ فاذا هو والله هو فقلت یا ابا الفتح بلغ هذه الارض کیدك وانتهی الی هذا الشعب صیدك فانشا یقول ؎

اناجو الۃ البلاد	وجوابۃ الافق
لا تلمنی لك الرشا	د علی کدیتی و دق

اناخذ روفۃ الزمان	وعمارۃ الطرق

الشرح الکدیۃ سختی المعنی عیسی کہامین نے دل مین کہا که یہ تو ہمارا ابو الفتح اسکندری سی بہی زیادہ فصیح ہی اور مین نے اوسپر التفات کیا تو ہو بہو وہی ہے جب مین نے کہا ای ابو الفتح یہان بہی تیری دہوکہ بازی آگئی اور اس سرزمین مین بہی تو نے شکار کیا تب یہ شعر کہا مین شہرون مین پہرتا ہون اور اطراف زمین طی کرتا ہون مین زمانی کی چکی ہون اور راستی کا آباد کرنے والا ہون تجکو راہ راست میسر ہووی میری سختی اور میری دقت پر ملامت نکر

المقامۃ السابعۃ عشر

حدثنا عیسی بن ھشام قال کنت ببغداذ وقت الازاذ فخرجت اعتام من انواعه لابتیاعه فسرت غیر بعید الی رجل قد اخذ اصناف الفواکه وصففها وجمع انواع الرطب وصنفها فقبضت من کل شیٔ احسنه وقرضت من کل نوع اجوده فحین جمعت حواشی الازار علی تلک الاوزار اخذت عینای رجلا قد لف راسه ببرقع حیاء ونصب جسده وبسط یده واحتضن عیاله وتأبط اطفاله وهو یقول بصوت یدفع الضعف فی صدره والحرض فی ظهره اشعار

الشرح آزاذ نوع من التمر الاعتیام مال لینا الاوزار جمع وزر مصالح احتضان و تابط اپنی گود مین لینا والحرض درد کمر

المعنی عیسی نے کہا کہ مین موسم ازاذ مین بغداد مین تھا کہ اوسکی خرید نے کی لیے مین نکلا تو تھوڑی دور گیا تھا کہ ایک شخص میوے کی اقسام اور ترکاریونکی سب انواع درست کیے ہوئی بیٹھا ہی تو مینے شی عمدہ عمدہ چن لی اور اپنی تہمند بھری اب ایک شخص دیکھا کہ حیا سے اپنے تئین لپیٹی ہوئی ہی اور کھڑا ہوکر اپنا ہاتھ پھیلا رکھا ہی اور اپنی بال بچون کو اپنے گود مین لیے ہی اور یہ اشعار ایسی آواز سے کہہ رہا تھا کہ اوسکی سینے مین بسبب ضعف اور درد کمر کی رکتی تھی ؎

ویلی علی کفین من سویق	او شحمة تضرب بالدقیق
او قصعة تملأ وحوردیق	تفثأ عنا سطوات الریق
تقیمنا عن نهج الطریق	یا رازق الثروة بعد الضیق
سهل علی کف فتی لبیق	ذی نسب فی مجده عریق
یهدی الینا قدم التوفیق	ینقذ عیشی من ید الرتیق

الشرح السویق ستو الحورسیده دیق واوی ہویا یائی دونونکی معنی یہان درست نہین ہوسکتی ہین الفثا الکسر اللبیق الحاذق الرتیق بستہ **المعنی** میری ہاتھون مین ستو تھا یا آٹی مین چکنائی ملی ہوئی تھی یا کٹرہ میدہ کا بھرا ہوا کہ بھوک کا غلبہ توڑدی اور ہمکو راہ چلنی سی ٹھہرادی ای تنگی کی بعد ثروت دینی والی کسی مرد دانا نسب والی بزرگی والی کی ہاتھ پر آسان کردی کہ ہماری طرف قدم توفیق بڑھادی اور میری عیش کا ہاتھ بند ہا ہوا کھولدی — قال عیسی بن هشام قلت له ان فی الکیس فضلا فابرز لی عن باطنك اخرج الیك عن ظاهره فاخذت الکیس اخذة وانلتها ایاه فقال ؎

یا من عنانی بجمیل بره	افضی الی الله بحسن سره
واستحفظ الله جمیل ستره	ان کان لا طاقة لی بشکره

فالله ربی من وراء اجره **المعنی** عیسی نی کہا کہ مین نی اوس سی کہا کہ میری تھیلی مین بہت کچھ ہی تو اپنا حال باطنی بیان کر مین تھیلی نکالدونگا پہر مین نی اوسکو تھیلی دیدی تب اوسنی یہ شعر کہے جسنی اپنی احسان سی مجھپر عنایت کی اسداوسی اچھی حال سی رکھی اور اللہ کی حفاظت مین اوسکی پردہ کو شی دیتا ہون کہ اوسکے شکر کی طاقت تو مجھ مین نہین ہی اللہ ہی کی پاس اجر پاویگا ۔ ثم اماطلثامہ فاذا واللہ شیخنا ابو الفتح الاسکندری فقلت ویحک ماھذہ الحیلۃ فقال انت الی اللہیۃ

اری الایام لاتبقی	علی حال فاحکیھا	فیوما شرھا فی	ویوما شرتی فیھا
نقض العمر تشبیھا	علی الناس وتمویھا	**المعنی** اپنا ڈہاٹا کہولا تو وہ شیخ ابو الفتح سکندری تہے	

مین نی کہا تیرا برا ہو یہ کیا حیلہ ہی اور تو کیسا برا ہی تب اوسنی یہ شعر کہا مین دیکہتا ہون کہ زمانہ ایک حال پر نہین رہتا ہی کبہی اوسکا شر مجھپر اور کبہی میرا شر اوسپر ہی اپنی زندگی دہوکہ بازی سی گذار دے

المقامۃ الثامنۃ عشرۃ

حدثنا عیسی بن ھشام قال احلتنی دمشق فی بعض اسفاری فبینا انا ذات یوم علی باب داری اذطلع علی من بنی ساسان کتیبۃ قد لفوا رؤسھم وذللوا بالمغرۃ نفوسھم وتأبط کل واحد منھم حجرا یدق بہ صدرہ وفیھم زعیم یقول وھم یراسلونہ ویدعو ویجاوبونہ فلما رأنی قال اشعار **المعنی** عیسی نی کہا مین اپنی کسی سفر مین دمشق پہنچا اور اپنی دروازی پر بیٹھا ہوا تہا کہ یکایک بنی ساسان کا گروہ اپنی سر لپیٹی ہوئی اور تنگدستی کی ذلت اوٹہائے ہوئے پہنچا اور ہر شخص اپنا سینہ پتھر سے کوٹتا تہا اور ان مین ایک شخص تہا جو ان کو سمجہاتا تہا اور وی اوسکو چھوڑتے تھے اور وہ تو بلاتا تہا اور وی اوسکو جواب دیتی تہی اور مجھکو دیکہا تو یہ شعر کہے

ارید منک رغیفا	یعلو خوانا نظیفا	ارید ملحا جریشا	ارید بقلا قطیفا
ارید لحما غریضا	ارید خلا ثقیفا	ارید جدیا رضیعا	اولا فسخلا خروفا
ارید ماء بثلج	یغشی اناء طریفا	ارید دن مدام	اقوم عنہ نزیفا
وساقیا مستھشا	علی القلوب خفیفا	ارید ندمان مرد	ولست ارضی طفیفا
اماجوادا عتیقا	یرف تحتی رفیفا	اومسمعات غناء	یقمن دونی صفوفا
ارید عبدا صبیحا	یکد خصرا ضعیفا	یکون باللیل عرسا	وبالنھار عسیفا

اذا اختطفنا وقورا | وان خلونا سخيفا || اريد منك قميصا | وجبة ونصيفا
اريد نعلا ثخينا | به ازور الكنيفا || اريد مشطا وموسى | اريد سطلا وليفا
يا حبذا انا ضيفا | لكم وانتم مضيفا || رضيت منكم بهذا | ولم ارد ان احيفا

الشرح الجريش صاف قطيف چنا ہوا غریض شکار کیا ہوا الثقیف سرکہ خالص جدی بکری کا بچہ شیر خوار سخل بڑا بچہ خروف نر نزیف پانی سنبتا ہوا مستہش خوش مزاج و نادن الثیاب زلال لہام زد سردی الطفیف کم ترف برق الکرد بانا سخیف الخفیف ثخین مضبوط کنیف پاخانہ سطل طشت اللیف خرما الحیف تجاوز عن الحد **المعنی** مین تمسے روٹی خوان پاک پر مانگتا ہون اور نمک صاف اور باقلا چنا ہوا اور شکار کا گوشت اور خالص سرکہ اور حلوان نہین تو بڑا بکرا اور سرد پانی اچھی برتن مین اور شراب کا گھڑا کہ مین اوسکو پیکر اوٹھہ کھڑا ہون اور ایک ساقی خوش مزاج سبک کار اور بہت بھاری کپڑا سردی کی لیے پر کمتر نہو اور ایک گھوڑا یا کیز وکہ میری نیچے مانند بجلی کی چمکتا ہو یگانی والیان جو صف باندہ کر گائین اور ایک خوبصورت غلام جو کمر دبا دی اور راتکو اور ونکو خدمتگار اور مجلس مین با وقار اور تنہا سبک کار اور ایک قمیص اور جبہ اور نیم جامہ اور ایک مضبوط جوتی پاخانے جانیکے لیے اور کنگھا اور استرہ اور طشت اور خرما اور مین تمہارا کیسا اچھا مہمان ہون تم میری مہمان دار ہو تمسے اتنی ہی پر راضی ہون زیادہ مانگتا نہین ہون) ایک مصرع کو دوسری مصرع سے اکثر مناسبت نہین ہے) — قال عیسی بن ہشام فنلته درهما وقلت قد اذنت بالدعوة ونستعد ونسعد ونجتهد ونجد ولك علينا الوعد من بعد وهذا الدرهم تذكرة معك فخذ المنقود وانتظر الموعود فاخذ وصار الى رجل اخر ظننته يلقاه كما لقيني فقال

يا فاضلا قد تبدا | كانه الغصن قدا || قد اشتهى اللحم سري | فاجلده بالخبز جلدا
وامنن على بشيء | واجعله للوقت نقدا || اطلق من المنحصرا | واحلل من الكيس عقدا
واضمم يديك لاجلي | الى جناحيك عمدا

عیسی بن ہشام نے کہا کہ مین نے ایک درہم اوسکو دیا اور یہ بھی کہا کہ تیری دعوت ہے اوسکا سب سامان تیار کرتی ہین اوسکی لیے کوشش کرتی ہین اور اسکے بعد ہم اور بھی وعدہ کرتی ہین اور یہ درہم یادگاری ہے یہ تو نقد لیلو اور وعدیکا منتظر رہ یہ لیلیا اور دوسرے شخص کی پاس گیا کہ مجھکو یہ خیال ہوا کہ جیسی مجھسے ملاقات ہے ویسی ہی اوس سے بھی ہے اور یہ شعر کہے ای فضیلت والے جو میری سامنے آیا گویا ایک شاخ تراشیدہ ہے مجھکو گوشت کی خواہش ہے اور روٹی بھی ہو اور

بھلا احسان کرو کہ ایسی وقت نقد دو ہاتہہ اپنا پہنچی پرسی کہولو توتہسلی کی گرہ دور کرو اور میری لیی اپنی ہاتہہ بازو نہ باندہو

قال عیسی بن ہشام فلما فتق سمعی ہذا الکلام منہ علمت ان وراءہ فضلاً فتبعتہ حتے صار الی امرمثواہ ووقفت بحیث لا یرانی واراہ واماط السادۃ لثمہم فاذا زعیمہم ابو الفتح الاسکندری فنظرت الیہ وقلت ویحک ماہذہ الحیلۃ فانشأ یقول ؎

ہذا الزمان مشوم	کما تراہ غشوم
والحمق فیہ ملیح	والعقل غثّ ملوم
والمال طیف ولکن	حول اللئام یحوم

عیسی نی کہا اوسکی کلام نی جب میری سمع خراشی کی تو معلوم ہوا کہ وہ صاحب فضل ہی مین اوسکی پیچہی ہوا یہانتک کہ وہ اپنی ٹہکانی پر پہنچا اور مین اسطرح کہڑا ہوا کہ وہ مجہکو نہ دیکہی اور مین اوسکو دیکہون اور ان سب صاحبون نی اپنی ڈہاٹی کہولی تو اوسکا سردار ابو الفتح اسکندری نکلا مین نی دیکہہ کر کہا تیرا برا ہو کہ یہ کیا حیلہ ہی جب اوسنی یہ نظم کہی یہ زمانہ شامت زدہ تو دیکہتا ہے کہ ظالم ہی اور حماقت اسوقت خوب ہی اور عقل کمینہ ملامت والی ہی اور مال ایک خیال ہی جو کمینونکی گرد رہتا ہے

المقامۃ التاسعۃ عشرۃ

حدثنا عیسی بن ہشام قال بینا نحن بجرجان فی مجمع لنا وفینا منا اذ وقف علینا رجل لیس بالطویل الممدد ولا القصیر المردد ولا الطویل المتردد کث العثنون یعلوہ صفار فی اطمار فافتتح الکلام بالسلام وتحیۃ الاسلام فولانا جمیلا واولانا جزیلا فقال یاناس انی امرء من اہل الاسکندریۃ من الثغور الامویۃ نمتنی سلیم وربیت فی عبس جبت الآفاق وتقصیت العراق وحلت البدو والحضر ودار ابی ربیعۃ ومضر ماہنت حیث کنت فلا یزرین بی عند کم سملی واطماری فلقد کنا واللہ من اہل ثم ورم نرغی لدی الصباح ونثغی عند الرواح نظم

وفینا مقامات حسان وجوہہم	واندیۃ ینتابہا القول والفعل
علی مکثریہم حق من یعتریہم	وعند المقلین السماحۃ والبذل

الشرح الکث گہن والے العثنون داڑہی التولیۃ والایلاء دادن ومالک گردانیدن السمل جامۂ کہنہ ثم القماش الرم مرمت وتعمیر الرغی اکل اللبن الثغی اکل التمر المعنی عیسی کہتا ہی کہ مین جرجان مین ایک مجمع مین ہمتا تہا جہانپر ہی لوگ تہی ناگاہ ایک شخص آیا جو نہ بہت دراز تہا اور نہ بہت چہوٹا داڑہی گہن والی تہی اور چادر زرد رنگ

سلام تحیۃ الاسلام بجالایا اور ہماری تعریف بہت کی اور کہا ای لوگو مین اسکندریہ کا ہون اور حدود اموبیہ کا ہون
بنی سلیم میرا نشو نما ہی اور بنی عبس مین تربیت پایا ہون ملکومین پہرا ہون عراق کی انتہا تک گیا ہون اور ربیعہ
اور مضر کی دیہات اور شہرونمین اوترا ہون جہان ہا ذلیل نر ہا میری پورانی کپڑی اور چادر سی میری حقارت نکرنا
مین تو انگر تہا شراب صبح کی ساتہہ دودہ اور شراب شام کی ساتہہ خرما کہاتا تہا اچھی اچھی وجہ کی مقامات تہی اور ہماری مجلس مین
اہل قول اور اہل فن سب آتی رہتی تہی تو انگر و نیز اونکا حق ہی جو اونکی یہان آئین اور کم مایہ والونکی یہان عفو اور عطا ہے
ثم ان الدھر قلب لی من بینھم ظھر المجن فاعتضت بالنوم السھر وبالاقامۃ السفر بیدا فی
بی الموامی ویتھادی بی المعامی اعانی الفقر وامانی القفر فراشی المدر ووسادی الحجر ○

بامدمرۃ وبراس عین ۔ واحیانا بمیافارقین
لیلۃ بالعراق نمت بالاھوان ۔ رحلی ولیلۃ بالشام

فمازالت النوی تطرح بی کل مطرح حتی وطیت بلاد الحجر واحلتنی بلدۃ یدعی
ھمدان فقبلنی اخیارھا واشراب الی اخبارھا **الشرح** الراقی چرہنا التہادی
راہ لیجانا الموماۃ جنگل المعماۃ العمایۃ تاریکی المعاناۃ رنج کہینچنا المدر ڈہیلہ آلو ساد تکیہ بامدمرۃ وبراس العین
لیلۃ بالشام تک نظم لکہا ہی اور کوئی صورت نظم کی نہین ہی اشراب اجتمع النوی جدائی اسکی تانیث کی کوئی وجہ نہین ہے
المعنی پہر زمانی کی گردش سی میرا حال اولٹ گیا نیند کی عوض بیداری ہونی لگی اور قیام وطن کے عوض
سفر کرنی لگا جنگلونمین چڑہ گیا اندہیری رات مین چلنی لگا فقر کی تکلیف کہینچتا تہا اور چٹیل میدانمین امان تہا
ڈہیلونکا فرش ہوا اور پتہر کا تکیہ بنا ایکبار امد مین اور دوبارہ راس عین مین اور کبہی میافارقین مین ایک رات
عراق مین رہا اور میری اونٹنی اہواز مین تہی اور دوسری رات شام مین رہا بلاد حجر شہر ہمدانمین آیا وہان کے
اشراف میری یہان آنی لگی اور سب خبرین ملنی لگین ـــ لکنی ملکت الی اعظمھم جفنۃ وابذلھم جفنۃ
وازھدھم جفوۃ من رجل لہ اسوۃ بالرسول وعلائق من محکم التنزیل ○

لہ نار تشب بکل واد ۔ اذا النیران الکست القناعا

فوطأ لی مضجعا ومھد لی مھجعا فان ونی ونیۃ ھب لی ابن کانہ شغف الابکار وھلال
بدا فی غیر اقمار واولانی نعما ضاق عنھا قدری وبھا بھا صدری اولھا فرش الدار
واخرھا الف دینار فما طربنی الا المنی حیث توالت والدیم لما انثالت

الشرح التخمة بشمی الجفوة الجفاء من بیان لاعظہم الاسوة پیروی القناعۃ قنات معروف آنگشت کا ہنر و وصل قائم رہنا خلاف قاعدۂ نحو ہی اور حذف ہونا خلاف تقطیع ہی تو طیہ درست مرتب کرنا التصجیع لیٹنی کی جاے المضجع خوابگاہ التوانی سستی کرنا الھبوب ہوا چلنا یا مطلق چلنا الشنف بالی کانو نمین پہنی جاتی ہی اوپر یا نیچے المنح بکسر المیم وفتح النون جمع منحۃ بالکسر والسکون و الدیم جمع دیمۃ بارش ہمیشہ المعنی پر مین اوسکی پاس گیا جو بہت کھلانیوالا اور بہت دینی والا اور بہت رحم والا اور حضرت رسول صلعم کی حضرت مین بہت عقیدی والا اور قرآن شریف پر بہت لگاو والا تہا ہر سید انمین اوسکی بخت طعام کی لیی آگ روشن تہی کہ خیمو نمین جابجا آگ جل رہی ہی تو اوسنے میرا بستر درست کیا اور سونی کی لیی بچھونا بچھایا اور تہوڑی دیر ہوئی کہ ایک لڑکا آیا کہ گویا جوان عورتونکا زیور ہے اور اندہیری رات کا چاندہی اور میری قدر سی زیادہ نعمتین دین کہ میرا دل روشن ہوگیا اول گہر کا فرش تہا اور آخر ہزار دینار تہی ان بخششونکی پی در پی ہونی سی مین بہت خوش ہوا — فطلعت عن ھمذان طلوع الشارد ونفرت نفار الآبد افتری المسالك واقتفر المھالك و اعانی المماالك

على انى خلفت ام مثواى وزغلولاً لى ۞	

كانه دملج من فضة نبة	فى ملعب من عذارى الحى مقصوم

وقد هبت بى اليكم يا ناس ريح الاحتياج ونسمة الالفاج فانظروا رحمكم الله لنقض من الانقاض مهزول قد هدته الحاجة وحدته الفاقة والنحو ۞

اخا سفر جواب ارض تقاذفت	به فلوات فهو اشعث اغبر
جعل الله الحسنى عليكم دليلا	ولا جعل للشر اليكم سبيلا

الشرح الشارد المارد سخت متنفر الآبد جانور وحشی الافتراء الفریہ کسی چیز کا کاٹنا الاقتفار سکان خالی مین جانا الدملج بازو بند النبۃ خام المقصوم جدا کیا گیا الالفاج الافلاس الاشعث پریشان الاغبر غبار آلودہ المعنی اب مین ہمدان سی جیسا وحشی جانور بہاگتا ہی نفرت کر کی بہاگا بڑی راستی طی کیی تہلکو نمین گہسا ملکو نمین تکلیف کہینچی اور اپنی پیچھے گہر والی چہوڑی اور ایک ایسا بچہ چہوڑا کہ گچی چاندی کا بازو بند ہی اور جہان قبیلی کی لڑکیان کہیلتی ہین وہان ہی جدا ہوا ہی ای لوگو مین بسبب مفلسی اور احتیاجکی تمہاری پاس آیا ہون اللہ تمپر رحم کری میری شکستہ حال پر رحم کرو مین لاغر ہون کہ بسبب حاجت اور فاقیکے یہان آیا ہون اور نظر شفقت کرو مین مسافر ہون زمین طی کرتا ہون جنگلون مین مارا مارا پریشان حال غبار آلودہ پہرتا ہون

اللہ تمہارا احسان تمہاری دلیل گردانی اور بُرائی کو تمہاری یہان راہ نملے — قال عیسی بن ہشام فرقت والله له القلوب واغرورقت للطف کلامه العیون ونلناه ماتاح فی ذلك الوقت فاعرض عنا حامدا لنا یقول ؎

عجبت لمفتون یخلف بعده	لصاحبه ماکان جمع من کسب
حووا ماله ثم استهلوا القبره	ببادی بکاء تحته ضحك القلب

فتبعته فاذا هو والله شیخنا ابو الفتح الاسکندری **الشرح** اغرورقت آنکھین ڈبڈبائین **المعنی** عیسی نی کہا سب کو اوسپر رقت آئی اور سبکی آنکھین اوسکی نرم کلامی پر ڈبڈبائین جو اوسوقت موجود تہا اوسکو دیا تو ہماری تعریف کرتا ہوا یہ شعر پڑہتا ہوا گیا اوس دیوانی پر تعجب ہی کہ جو کمایا اپنی پیچہی اورونکی لیی چہوڑدیا کہ اونہونے اسکا سب لیکر ظاہر میں رونی ہوئی اسکو قبر مین ڈالا اب مین اسکی پیچہی چلا تو وہ ہمارا شیخ ابو الفتح اسکندری ہے

المقامة العشرون

حدثنا عیسی بن هشام قال حدانی الی سجستان ارب فاعتقدت طیه واقتعدت مطیه واستخرت الله فی العزم حدوته امامی والحزم جعلته قدامی حتی اهدانی الیها ووافیت دربها وقد وافت الشمس غروبها فاتفق البیت حیث انتهیت **الشرح** الارب الحاجة الاعتقاد گرہ باندہنا یعنی ایک کام کا ارادہ کرنا المطی سواری درب گہاٹی جیسی پہاڑونمین درہ ہوتا ہی اور ناکہ حدبندی کا ہوتا ہی **المعنی** عیسی کہتا ہی مین ایک کام کی لیی سجستان کی طرف نکلا اور ارادہ کیا کہ یہ کام طی کرون اور سوار ہوا اور جو ارادہ کہ پیش آیا اوسمین اللہ سی مین نی استخارہ کیا اور حزم کی طرف منہہ کیا یہانتک کہ مین اوسکی دروازی پر پہنچا اور آفتاب بہی غروب ہوا تو اوسی جگہہ شب گذاری کا اتفاق ہوا

ولما انتضی نصل الصباح وبرز جبین المصباح مشیت الی السوق اختار منزلا فحین انتهیت من دائرة البلد الی نقطتها ومن قلادة السوق الی واسطتها خرق سمعی صوت حزین له من کل عرق معین فانتحیت وفده حتی وقفت عنده فاذا رجل علی فرسه مختنق بنفسه قد شمر اذیاله وولانی قذاله وهو یقول من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا اعرفه نفسی انا باکورة الیمن واحدوثة الزمن انا ادعیة الرجال واحجیة ربات الحجال سلوا عنی البلاد وحصونها والجبال وحزونها والاودیة وبطونها والبحار وعیونها والخیل ومتونها وسلونی دونها من الذی ملك سرارها وعرف اسرارها وسری لیلها وسار نهارها

وطمح سمتها وبعد خرقها وسلوا عنی الملوک وخزائنها والاعلاق ومعادنها والامور بواطنها
والعلوم ومواطنها والخطوب ومغالقها والحروب ومضائقها ومن الذی اخذ مغارمها
ولم یؤد ثمنها ومن الذی ملک مفاتحها وعرف مصالحها **الشرح** انتضاء السہم
تیر کا چھوٹنا النصل تیر کی بھال العرق پسینہ متعین جاری الانتحا نحو مضی طرف لینا وقدہ قدوسہ القذال گدی
الداعیۃ ما یتداعی بہ الاحجیۃ چیستان اور پہیلی المحجۃ جو جای کہ کپڑے وسی آراستہ کرتی ہین یا دولھن کا پردہ مالترہات
بچیکو سونیکی لیی تھپکنا الخرت سوراخ ۔ **المعنی** اور جب صبح ہوئی تو مین بازار کی طرف نکلا کہ کوئی جاے
پسند کرون جب شہر کی اندر بازار کی بیچ مین آیا تو ایک آواز درد مند میری کان مین آئی کہ اودھر کا مین نے قصد کیا
اور اوس شخص کی پاس جا کھڑا ہوا تو دیکھا کہ ایک سوار ہی اپنا گلا گھونٹ رہا ہی اپنی دامن سمیٹی ہوئی ہی اور میری طرف
منہہ پھیر کر کہا جسنی مجھکو پہچان لیا تو پہچان ہی لیا اور جسنی نہین پہچانا تو مین بیان کرتا ہون کہ مین سب سی پہلے
یمن ہی نکلا ہون اور زمانی کا افسانہ ہون اور لوگ میری خواستگار ہین اور دولہنونکی وقت کی آرام کا چیستان ہون
شہرونکا اور اونکی قلعونکا اور پہاڑونکی سختیونکا اور جنگلونکا اور دریاؤنکا اور چشمونکا اور گھوڑونکا احوال مجھسے
دریافت کرو اور اوسکی سوا یہہ بھی دریافت کرو کہ کون اونکی حقیقت سی واقف ہی اور کون باطن جانتا ہی اور
کون ظاہر اور کون راستہ چلا اور بادشاہ اور اونکی خزانی اور اونکی عمدہ چیزین اور اونکی کہانین حقائق ہور اور علم کی ٹھکانی
اور بھاری بھاری کام اور لڑائیونکی بھانی بھی پوچھو کون اونکی خزانی کا بی اداے قیمت مالک ہو گیا اور کون کنجیونکا
قابض ہی اور کون مصلحت جانتا ہی ۔ انا واللہ فعلت ذلک فقد سفرت بین الملوک الصید
وکشفت استار الخطوب السود انا واللہ شہدت حتی مصارع العشاق ومرضت حتی
تمرض الاحداق وهصرت الغصون الناعمات وجنیت ورد الخدود المورّدات ونفرت
مع ذلک عن الدنیات نفور طبع الکرام عن وجوہ اللئام ونبوت عن المخزیات نبو السمع
عن شنیع الکلام **الشرح** الصید الملک بناء الشئ لم یوافق **المعنی** پر مین یہ سب کام کر چکا ہون
مین بادشاہون مین پھرا ہون اور بھاری بھاری مشکلین حل کی ہین مین عاشقونکی مقتل مین حاضر ہوا ہون اور
مثل چشم بیمار بیمار رہا ہون اور نازنینون کو مین نی جھکایا ہی اور گل رخسار چنی ہین اور مع ذلک کمینہ باتون سے
نفرت کی ہی کہ بزرگ کمینون سی نفرت کرتی ہین اور بدی کی کام ایسی ناپسند ہوئی ہین کہ کلام بد کان کو ناپسند ہوتا ہے
والان لما اسفر لی صبح المشیب وعلتنی ابہۃ الکبر عمدت لاصلاح امر المعاد باعداد الزاد

فلم ار طريقا اهدى الى الرشاد مما انا سالكه ترانى احدكم راكب فرس وناثر هوس فيقول
هذا ابو العجب لا ولكنى ابو العجائب عاينتها وعانيتها وام الكبائر قايستها وقاسيتها واخو الاغلاق
صعبا وجدتها وهونا اضعتها وغاليا اشتريتها ورخيصا بعتها فقد والله صحبت لها
المواكب وزحمت المناكب ورعيت الكواكب وانضيت المراكب ولا منّ عليكم
فما عددتها الا لضرسى ولا حصلتها الا لنفسى ولكنى دفعت الى مكاره نذرت معها
ان لا ادخر عن المسلمين منافعها ولا بد من ان اخلع ربقة هذه الامانة من عنقى
الى اعناقكم فاعرض دواهى هذا فى اسواقكم وليشتره منى من لا يتقزز عن موقف
العبيد ولا يأنف من كلمة التوحيد وليصنه من انجبت جدوده وسقى بالماء الطاهر عوده

الشرح الابهة الشان والبهجة والكبر وقايسته جاريته فى القياس ومن بين الامرين قدرت وقاسيت
تكليف اوٹهانا المواكب گروه ها الربقة الحبل المعنى اور اب بڑها پا آگيا اور شان بزرگى پيدا هوئے
آخر تكى اصلاح كا اور اوسكى سامان بهم كرنيكا مين نى اراده كرليا هى اور اس استى سى بهتر كوئى راسته نهين هے
كه مين نى اختيار كيا هى اور جو مجهكو گهوڑى پر سوار اور هوس كا مرتكب ديكهى تو كهيگا كه يه آدمى عجيب هى پر مين نے سب عجائب
دكهائى هين اور اونكى ليى رنج اوٹهائى هين اور بهارى كام تكليف كركى حاصل كيى هين اور عمده وسخت كام
موجود اور آسان ضائع كيى هين اور مهنگى چيز خريدى اور سستى بيچ ڈالى بهت لوگونكى صحبت اوٹهائے
اور بهيڑ مين دهكى كهائى اور ستارى گنتا رها اور سواريان دبلى كردين كچهه احسان نهين هى يه سب اپنى ضرر كى ليے
اور اپنى نفس كى ليى حاصل كيا هون اور يه سختيان جو مينى اوٹهائى هين يه نذر كى هى كه مسلمانون كو منافع سے
محروم نكرون اور يه ضرورى هى كه اپنى ذمى سى تمهارى ذمى كردون اور يه مصائب تمهارى بازار مين ڈالدون
اور يه اسباب وه هى شخص خريديگا كه بندگان خدا كى كام پر آماده هو اور كلمه توحيد سى ناك نچڑهائى اور اوسكے
حفاظت وه شخص كرتا هى كه اوسكى بزرگ شريف هون اور پاك پانى سے اوسكى پيدائش هوے

قال عيسى بن هشام فدرت الى وجه لاعلم علمه فاذا هو والله شيخنا ابو الفتح الاسكندرى
وانتظرت اجفال العامة من بين يديه ثم تعرضته فقلت كم يحل دواءك فقال يحل
الكيس ما شئت واما البطن فلا فلما فرغ من مقامه صرت اليه فقلت ما دعاك الى هذا فانشأ يقول

وجدتهم قافلة الحمير	وكنت مشتاقا الى الامير

ثم فزت منهم بکر بعیری	وبالذی یقضم من شعیری
وبالذی انفق فی مسیری	ثم ذکرت حوصلی وطیری

الشرح الجفول والاجفال الذهاب **المعنی** عیسی نے کہا میں اسکی گرد پھرا کہ اوسکو دریافت کروں تو وہ ابو الفتح اسکندری نکلا اور میں نے یہ انتظار کیا کہ لوگ اوسکے پاس سے ہٹ جائیں اور میں اوس سے متعرض ہوا اور کہا کہ تیری دو اصل کیجائی کہا جتنا تو چاہے تھیلی کھولی جائے اور جب وہ فارغ ہو چکا تو میں نے کہا تو نے یہ کام کسکے لیے کیا ہے تو یہ شعر پڑھے میں نے دیکھا کہ یہ گدھوں کا ریوڑ ہے اور میں کسی امیر کا مشتاق تھا اور میں اپنے اونٹ کے دو حملوں سے اور اوس سے میں اوسکو جو کھلاتا ہوں اور اوس سے کہ اپنے سفر میں اوسپر خرچ کرتا ہوں فتح مند ہوا تم سے میں نے اپنے حوصلے کا اور اپنی فال بد کا ذکر کیا

المقامۃ الحادیۃ والعشرون

حدثنا عیسی بن ہشام قال کنت باصفہان اعتزم المسیر الی الری فحللتہا حلول الفی اتوقع القافلۃ کل لمحۃ واترقب الرفقۃ کل صبحۃ فلما حم ما توقعتہ نودی للصلوٰۃ نداء سمعتہ وتعین فرض الاجابۃ فتبعتہ فانسللت من بین الصحابۃ ارید الجماعۃ ادرکہا واخشی فوت القافلۃ اترکہا لکنی استعنت ببرکات الصلوٰۃ علی وعثاء الفلاۃ فصرت الی اول الصفوف ومثلت للوقوف وتقدم الامام الی المحراب فقرأ فاتحۃ الکتاب بقراءۃ حمزۃ مدۃ وہمزۃ وبی المقیم المقعد فی فوت القافلۃ والبعد من الراحلۃ واتبع الفاتحۃ بالواقعۃ وانا اتصلی نار الصبر واتصلب واتقلی علی جمر الغیظ واتقلب ولیس الا السکوت والصبر او الکلام والقبر لما عرفت من خشونۃ القوم فی ذلک المقام ان قطعت الصلوٰۃ دون السلام فوقفت بقدم الضرورۃ علی تلک الصورۃ الی انتہاء السورۃ وقد قنطت من القافلۃ ویئست من الراحلۃ **الشرح** الوعثاء تکلیف قلیہ گوشت ہونا **المعنی** عیسی نے کہا میں اصفہان میں رے کا قصد کرتا تھا اور ایسا اضطرار تھا کہ جیسا سانپ بیقرار رہتا ہے ہر وقت اور ہر صبح قافلے کا اور ہمراہیوں کا انتظار رہتا تھا جب یہ امید بر آئی تو یکایک اذان کی آواز آئی اور نماز میں حاضر ہونا فرض ہوا کہ اپنے ہمراہیوں کی صف میں سے جدا ہو کر وہاں گیا کہ جماعت ملیگی اور قافلے کے چلے جانیکا بھی خوف تھا پر میں نے نماز کی برکت سے سفر پر مدد مانگی اور صف اول میں جا کھڑا ہوا اور امام آگے کھڑا ہوا اور سورۂ فاتحہ بقراءت امام حمزہ پڑھی اور قافلے کی جدا ہونیکا مجھکو بہت قلق تھا اور امام نے سورۂ فاتحہ

بعد سورهٔ واقعہ شروع کیا اور مین صبر کرتا تھا اور بیقرار ہوتا تھا اور مجھکو یہ معلوم ہوگیا تھا کہ اگر نماز توڑوں تو لوگ خشونت سے پیش آئینگے
تو اُس تمام سجدہ کی اختتام تک مین نے ناچار صبر کیا اور قافلی مین اور منزل پر پہنچنے سے تو نا امید ہو ہی چکا تھا ——
ثم حنى قوسه للركوع بنوع من الخشوع وضرب من الخضوع لم اعهده من قبل ثم رفع راسه
ويده وقال سمع الله لمن حمده وقام حتى ما شككت انه نام ثم ضرب بيمينه وانكب لجبينه
فرفعت راسي انتهز فرصة فلم ار بين الصفوف فرجة فعدت للسجود حتى كبّر للقعود و
قام الى الركعة الثانية فقرأ الفاتحة والقارعة قراءة استوفى بها عمر الساعة و
استنزف فيها ارواح الجماعة فلمّا فرغ من ركعتيه واقبل على التشهّد بلحييه ومال الى التحيّة
باخدعيه وقلت قد سهل المخرج وقرب الفرج قام رجل فقال من كان يحبّ الصحابة والجماعة
فليعرني سمعه ساعة **الشرح** عرف الماء نزحه آلاخدع رخساره آلاعزاء متوجه کرنا **المعنى** پھر رکوع مین
ایسی خشوع کی ساتھ جھکا کہ کبھی نہین دیکھا گیا اور سر اوٹھا کر سمع الله لمن حمده کہا اور اتنی دیر لگائی کہ گویا اوسکو
نیند آگئی اور پھر اپنی ہاتھ بلا کر سجدی مین جا پڑا مین نے اپنا سر اوٹھایا نکلنی کا قابو دیکھا تو راہ نملی پھر مین سجدے مین گیا
اور وہ سجدی سی تکبیر کہکر بیٹھا اور جھپٹ کر رکعت ثانیہ پر کھڑا ہوا اور سورهٔ فاتحہ اور قارعہ اسطور پڑھا کہ تمام وقت
پورا ہوگیا اور لوگونکی جان نکلنی لگی اور دو رکعت پڑھکر تشہد شروع کیا اور دونون طرف سلام پھیرا اب مین نے کہا کہ
نکلنا آسان ہے اور راستہ کھلا کہ ایک شخص اوٹھا اور کہا کہ جو شخص دوستونکی اور جماعت کی خیر مانگتا ہی ایک ساعت میری کہنا سنے
قال عيسى بن هشام فلزمت ارضي صيانة لعرضي فقال حقيق على ان لا اقول على الله الا الحق
ولا اشهد الا بالصدق قد جئتكم ببشارة من نبيّكم لكن لا اؤدّيها حتى يطهر الله هذا المسجد
من كل نذل يجحد نبوته **الشرح** العرض آبرو النذل الحقير **المعنى** عيسى نی کہا مین اپنی آبرو کی لیے
وہین ٹھہر رہا کہا مجھی تو لائق ہی کہ حق اور سچ کہون مجھکو تمہاری پیغمبر صلعم کی طرف سے بشارت ہوئی پر جبتک وہ
حقیر کہ نبوت کی منکر ہین مسجد سی نکل نجائینگے مین ظاہر نکرونگا —— قال عيسى بن هشام فربطني بالمسود
وشدني بالحبال السود ثم قال رأيت صلى الله عليه وسلم في المنام كالشمس تحت الغمام والبدر
ليل التمام يسير والنجوم تتبعه ويسحب الذيل والملائكة ترفعه ثم علمني دعاءً واوصاني
ان اعلّمه امته وقد كتبته على هذه الاوراق بخلّ ومسك وزعفران وسك فمن استوهب
منّي وهبته ومن ردّ على ثمن القرطاس اخذته **الشرح** السك خوشبو **المعنى** عيسى نی کہا

گویا مجکو سخت رسیون سی باندہ لیا پہر کہا مین نی آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکہا کہ ابر مین آفتاب ہی اور چودہوین رات کا چاندہی تشریف لیجاتی ہین اور ستاری اونکی پیچہی ہین اور دامن سمیٹتی ہین اور فرشتی اٹہاتی ہین اور ایک دعا تعلیم فرمائی اور وصیت کی کہ امت کو تعلیم کرون اور مشک اور زعفران اور خوشبو سی لکھہ لایا ہون جو مجسی مانگیگا دونگا اور جو کاغذ کی قیمت دیگا لیونگا — قال عیسی بن ہشام فلقد انثالت علیہ الدراہم حتی حیرتہ فخرج وتبعتہ متعجبا من حذقہ فی تمحل رزقہ وفصاحتہ فی وقاحتہ وملاحتہ فی استماحتہ وربطہ الناس بحیلتہ واخذہ المال بوسیلتہ وہممت مسألتہ عن حالہ فامسکت وبمکالمتہ فسکت وراودتنی نفسی علی استبراء حالہ والوقوف علی سر احتیالہ فنظرت الیہ فاذا واللہ شیخنا ابو الفتح الاسکندری فقلت کیف اہتدیت الی ہذہ الحیلۃ فتبسم وانشا یقول ؎

الناس حمر فجوز	وابرز علیہم وبرز	حتی اذا نلت منہم	ما تشتہیہ ففرز

الشرح التمحل مکر کرنا الوقاحۃ بیحیائی استماحۃ عطا جستن الملکث مکان مین ٹہرنا امکات لغت مین نہین پایا گیا التجویز اونٹ کی مہار پکڑکر کہینچنا ابراز وتبریز اپنی فضیلت ظاہر کرتی رہنا التفریز ڈرانا **المعنی** عیسی نی کہا اب اوسپر دراہم پی درپی پڑنی لگی کہ وہ حیران ہوگیا اور وہانسی نکلا اور مین بہی اوسکی پیچہی ہوا اور اوسکی ہوشیاری اور بیکاری پر اور اوسکی فصاحت اور بیحیائی پر اور اوسکی سوال کی خوبی پر تعجب آیا اور لوگون نی اس حیلی سے اوسکو روکا اور اوسنی اوسنی اس حیلی سی مال لیا اور مین نی چاہا کہ اوسکا حال دریافت کرون تو روکدیا اور باتین کرون تو چُپ ہو رہا اور اوسکی اظہار حال پر اور حیلہ بازی پر مین نی قصد کیا تو دیکہا کہ وہ ابو الفتح اسکندری ہے مین نی کہا یہ حیلہ کہان ملا تو ہنسکر یہ شعر کہنے لگا لوگ گدھے ہین ہانکتے رہو اور اپنی فضیلت اونپر ظاہر کرتے رہو جب خواہش کے موافق اونسے ملجائے تو لیکر چلدو۔

المقامۃ الثانیۃ والعشرون

حدثنا عیسی بن ہشام قال حضرنا مجلس سیف الدولۃ یوما وقد عرض علینا دابۃ متی ما ترق العین فیہ تسہل ع فلحظتہ الجماعۃ فقال سیف اللہ ولۃ ایکم احسن صفتہ جعلتہ صلتہ فکل جہد جہدہ وبذل ما عندہ فقال احد خدمہ اصلح اللہ الامیر رأیت بالامس رجلا یطأ الفصاحۃ بنعلیہ ویقف الابصار علیہ یسئل الناس ویسقی الیاس ولو امر الامیر باحضارہ لفضلہم بحضارہ فقال سیف الدولۃ علی بہ فی ہیئتہ فطار الخدم

فی طلبہ ثم جاؤ الوقت بہ ولم یعلموہ لای حال دعی ثم قرب و اسنہ لی وھو فی طمرین قد اکل الدھر علیہما وشرب وحین حضر السماط شمر البساط ووقف فقال لہ سیف الدولۃ بلغنا عنک عارضۃ فاعرضہا فی ھذا الفرس ووصفہ فقال اصلح اللہ الامیر کیف بہ قبل رکوبہ وثوبہ وکشف عیوبہ وغیوبہ فقال ارکبہ فرکبہ واجراہ ثم قال اصلح اللہ الامیر ھو طویل الاذنین قلیل الاثنین واسع المراث لین الثلث غلیظ الاکرع غامض الاربع شدید النفس لطیف الخمس ضیق القلت رقیق الست حدید السمع غلیظ السبع دقیق اللسان عریض الثمان مدید الضلع قصیر التسع واسع النحر بعید العشر یاخذ بالسابح ویطلق بالرامح یطلع بلائح ویضحک عن قارح یخد وجہ الخدید بمداق الحدید یحضر کالبحر اذا ماج والسیل اذا هاج فقال سیف الدولۃ لک الفرس مبارکا فقال لازلت تاخذ الانفاس وتسیح الافراس

الشرح المراث الصبر الاکرع ہاتھہ پانوں الغمض پیت و باریک پوشیدہ القلت بی حتنہ الضلع پسلی القارح سب دانت یا کچلی النحر سینہ السابح تیرنی والا اللائح صبح کا ستارہ المدق نعل **المعنی** عیسی نی کہا کہ ہم ایکدن سیف الدولہ کی دربار مین حاضر ہوئی اور ایک گھوڑا ہماری سامنی آیا کہ جتنا نظر کروا تنا ہی اچھا معلوم ہوتا جائے تو سب نے دیکھا اور سیف الدولہ بولا کہ جو اسکا وصف اچھا بیان کری وہ ہی لیلیوی تو ہر شخص نی اپنی کوشش اور اپنی علم کے موافق بیان کیا پر ایک نوکر بولا اللہ امیر کا بھلا کری مین نی کل ایک شخص دیکھا ہی کہ میدان فصاحت مین خوب رواں ہی کہ لوگ اوسکو تکتی ہین اور وہ سائل ہی اور محروم ہی اگر اوسکی لانیکا حکم ہو تو وہ اپنی علم حاضری سے سب پر غالب آئیگا سیف الدولہ نی کہا جس ہیئت پر ہی لاؤ او سیوقت لا حاضر کیا اور اوسکو یہ خبر نہوئی کہ کیون میری طلب ہوئی ہی اور وہ جو آیا تو دو چادر اوڑھی ہوئی تہا کہ اونپر زمانہ گذر چکا تہا اور فرش و مسند کی پاس آکر کھڑا ہوا تو سیف الدولہ نی کہا کہ ہمکو تیرا علم بیان معلوم ہوا ہی اس گھوڑیکا وصف بیان کر اسنی کہا جبتک کہ سوار ہوون اور نہ کداؤن اور اوسکا عیب اور حال معلوم نہو کیونکر بیان کر سکتا ہون حکم ہوا سوار ہوا اور پہیرا اور کہا اللہ امیر کو اچہا رکہی بڑی کان ہین اور دو کم ہین اور بہت صبر والا ہی تین نرم ہین ہاتہہ پانوں سخت ہین چارون باریک ہین بہاری سانس والا ہی پانچون لطیف ہین چہوٹا ہی چہہ چیزین پتلی ہین تیز سنتا ہی سات چیزین گاڑھی ہین زبان پتلی ہی آٹھہ چیزین چوڑی ہین چوڑی پسلی ہی نو چیزین کوتاہ ہین سینہ کشادہ ہی دس چیزین دور دور ہین تیراک کو بھی پکڑ لیتا ہی نیزہ باز کو کہولدیتا ہی صبح کی ستار یکی برابر نکلتا ہی دانت نکالکر

ہنستا ہی نعل سی زمین کھودتا ہی دوڑتا ہی جیسا دریا موج مارتا ہی یا روہی کہ زور سے چلتی ہی سیف الدولہ نی کہا یہ گھوڑا تجھکو مبارک ہو کہا آپ نفیس چیزین لیتی رہو اور گھوڑی دیتی رہو — ثم انصرف و تبعتہ فقلت لك علی ما یلیق بھذا الفرس من خلعۃ ان فسرت ما وصفت فقال سل ما احببت فقلت ما معنی قولك بعید العشر قال بعید النظر والخطو واعالی اللحیین وما بین الوقبین والجاعرتین وما بین العرانین والمنخرین وما بین الرجلین وما بین النقبۃ والصفاق بعید الغایۃ فی السباق فقلت لافض فوك فما معنی قولك قصیر التسع قال قصیر الاطرۃ قصیر السفرۃ قصیر العسیب قصیر القضیب قصیر العضدین قصیر الرسغین قصیر النسا قصیر الظہر قصیر الوظیف قلت للہ انت فما معنی قولك عریض الثمان قال عریض الجبہۃ عریض الصہوۃ عریض الورك عریض الکتف عریض الجنب عریض العصب عریض العکدۃ عریض صفحۃ العنق فقلت احسنت المعنی یہہ چلا اور مین اوسکی پیچھی ہوا اور مین نی کہا کہ جو وصف تمنی گھوڑیکا کیا اوسکی تفسیر کرو تو مستحق خلعت ہو کہا جو چاہو پوچھو مین نی کہا بعید العشر کی کیا معنی ہین کہا دور سی دیکہنا دور دور قدم مارنا اور کلّی بڑی ہونا اور آنکھونکی گڑھون اور دونون پٹھونمین فاصلہ ہی یعنی بہت لمباہی اور اوسکی نتھنون اور نکسورونمین فاصلہ ہی اور دونون پاؤنمین فاصلہ ہے اور اوسکی کان کی سوراخ اور رخسارونمین فاصلہ ہی اور گھُردوڑ مین سب سے دور جاتا ہی — قصیر التسع کی کیا معنی ہین کہا ایال تھوڑی گوشت کم کوتاہ دم کوتاہ ذکر دونون بازو کوتاہ ہین دونون کنپٹیان کوتاہ ہین پنڈلی کوتاہ ہی کمر کوتاہ ہی ٹخنہ کوتاہ ہین — عریض الثمان کی کیا معنی ہین کہا چوڑی پیشانی چوڑا تہان چوڑا پیٹ چوڑا کندہا چوڑی پسلیے چوڑی پیٹھ چوڑی دم چوڑی گردن ہے — فما معنی قولك غلیظ السبع قال غلیظ الذراع غلیظ الحزم غلیظ العکوۃ غلیظ الشوی غلیظ الرسغ غلیظ الفخذ غلیظ الحبال فقلت للہ درك فما معنی قولك دقیق الست قال دقیق الخصر دقیق السالفۃ دقیق الجحفلۃ دقیق الادیم دقیق اعلی الاذنین دقیق العرضتین قلت اجدت فما معنی قولك لطیف الخمس قال لطیف الرکبۃ لطیف الزور لطیف البشرۃ لطیف الجبہۃ لطیف العجایۃ فقلت حیاك اللہ فما معنی قولك غامض الاربع قال غامض اعالی الکتفین غامض المرفقین غامض الحاجبین غامض الشظا قلت فما معنی قولك لیّن الثلث قال لیّن المرفقین لیّن العرف لیّن العنان فقلت ما معنی قولك قلیل الاثنین

قال قليل لحم الوجه قليل لحم المتن **المعنی** غليظ السبع یه ہی ہاتہہ پانوٗن سخت ہون تہنی سخت دم سخت ہے کنپٹی سخت ہی ران سخت ہی اگاڑی پچھاڑی سخت ہی — دقیق الست کی کیا معنی ہین کہا پتلی کمر پتلی گردن پتلی ہونٹ پتلا چمڑا کانونکی اوپر کا پتلی کہال گردن کی دونون جانب پتلی ہین — لطیف الخمس یہ ہی زانو سینہ اندام پیشانی ہڈیونکی جوڑ لطیف ہین — غامض الاربع یہ ہی دونون کندہی دونون کہنیان دونون ہوین کنپٹی کی ہڈے باریک ہین — لین الثلاث یہ ہین لوٹنی کی جای اور ایال یا گردو نرم ہی قلیل الاثنین یہ ہین جہر کا گوشت کمر کا گوشت کم ہے

نقلت من این منبت هذا العلم قال من الثغور الاموية وبلاد الاسكندرية

قلت انت هذا مع الفضل تعرض وجهك لهذا النذل فانشأ يقول ؎

وعش بخير وريف	دع الحمية نسيا	ان الزمان سخيف	ساخف زمانك جدا
الشرح النذل الحقير السخف الحقارت الريف		يحبنا برغيف	وقل لعبدك هذا

خوش عیشی و وسعت رزق **المعنی** اب مین نی کہا کہ یہ علم کہان پیدا ہوا کہا بنی امیہ کی حدود اور بلاد اسکندریہ مین نے کہا تو باوجود اس فضل کے اس حقارت کی ساتھہ رہتا ہی تو یہ شعر کہا زمانہ تجھے حقیر کرتا ہے کہ وہ خود حقیر ہے غیرت کو بہول جا تو خوشی اور وسعت سی گذر کر اپنے اس غلام کو حکم کر کہ ہمکو روٹی تیار کر دے

المقامة الثالثة والعشرون

حدثنا عيسى بن هشام قال كنت بالاهواز في رفقة متى ما ترق العين فيهم تسهل ليس فينا الا امرد بكر الامال بض الجمال او مختط حسن الاقبال مرجو الايام والليال فافضنا في العشرة كيف نضع قواعدها والاخوة كيف نحكم معاقدها والشرب في اي وقت نتعاطاه والانس كيف نقيم ونتهاداه وفائت الحظ كيف نتلافاه والشراب من اين نحصله والمجلس كيف نزينه

الشرح بجای من این نحصله کی من این نتلافاه مناسب ہے **المعنی** عیسی نی کہا کہ مین اہواز مین اپنی ایسی یارونکی ساتھہ رہتا تہا کہ جتنا ان مین غور کیا جای حسن اخلاق ظاہر ہوتا جای اور ہم مین نئی آرزوون والا نازنین جمال والا ایک امرد تہا کہ باوجود حسن صورت کی خط نمایان تہا زمانی کا امیدگاہ تہا پہر ہم ایک صحبت اور ایک برادری مین پہونچی کہ وہانکی قاعدی کیونکر برتین اور وہانکی بہائی بندی کیونکر مضبوط رکہین اور شراب کس وقت پیین پلائین اور کسطرح دوستی قائم رکہین اور سوغات لیوین دیوین اور اوس مزیکی جو جاتا رہا ہے کیونکر تلافی کرین اور شراب کہان سی لائین اور مجلس کیونکر آراستہ کرین — فقال احدنا على البيت

والنزل وقال اٰخر على الشراب والنقل وقال بعضنا على السماع والجماع وقمنا نجزاذ بالفسوق حتی انسلخنا من السوق فاستقبلنا رجل وطمرين فی يمناه عکازة وعلى کتفه جنازة فتطيرنا لما رأينا الجنازة وتشأمنا واعرضنا عنها صفحاً وطوينا دونها كشحا فصاح بنا صيحة كادت لها الارض تنفطر والنجوم تنكدر المعنی ایک نے کہا شب گذاری اور مہمانداری میرا ذمہ ہی اور دوسرا بولا شراب اور نقل میری سر ہی اور تیسرا بولا مین سماع اور جماع کا سامان حاضر کرونگا اور ہم فسق پر آمادہ ہوئی اور بازار سی نکلی کہ ہماری سامنی دو چادر اوڑہی ہوئی ایک شخص آیا کہ اوسکی ہاتہہ مین شیشی کی ہتکی کا عصا تہا اور اوسکی کندہی پر جنازہ تہا تو یہ دیکہکر اپنی ناکامی سمجہی بدفالی اور بدشگونی لی کہ ہمنی اوس سی مونہہ پہیرا اور اوسنی ایک ایسی چیخ ماری کہ زمین پہٹنی لگی اور تارے سیاہ ہونے لگے — وقال لترونها صغراً ولتركبنها كرها مالكم تتطيرون من مطية ركبها اسلافكم وسيركبها اخلافكم وتتقذرون مراً وطئه اباءكم وسيطؤه ابناءكم اما والله لتحملن على هذه العيدان الى تلك الديدان ولتنقلن بهذه الجياد الى تلك الوهاد وكأن قد حان حينه وطلع جبينه ويحكم تتطيرون كانكم مخيرون وتتكرهون كانكم منزهون هل تنفع هذه الطيرة يا فجرة الشرح آتنقذر گہن کرنا اور یہ زمین ویران کہ اوسمین کچہہ نہو المعنی اور کہا کہ اب تم جنازیکو بہت حقیر جانتی ہو اور ناچار اسپر سوار ہوگے تمہاری بزرگ جو اسپر سوار ہوچکی ہین اور تمہاری اولاد بہی سوار ہوگی تم اس سی بدفالی لیتی ہو اور اوس زمین ویران مین کہ تمہاری باپ دادا آئی ہین اور تمہاری اولاد بہی آنیوالی ہی آنی سی تمکو گہن آتی ہی سنتی ہو خدا کی قسم ان لکڑیونپر اوٹہاکر ان کیڑونکی طرف لائی جاؤگی اور ان سواریونپر سوار ہوکر ان گڑہونمین پہنچائی جاؤگی اور وقت اوسکا آپہنچا کہ پیشانی تو اوسکی نمودار ہی افسوس ہی کیا تمکو کچہہ اختیار ہی کہ بدفالی لیتی ہو کیا تم منزہ ہو جو ناپسند کرتی ہو ای فاجرو یہ بدفالی کیا تمکو فائدہ بخشیگی — قال عيسى بن هشام فلقد نغص علينا ما كنا عقدناه وابطل ما اردناه فسلنا اليه وقلنا ما احوجنا الى وعظك واعشقنا للفظك ولو شئت لزدت الشرح ما احوج ما اعشق فعل تعجب ہی المعنی عیسی نی کہا جو کام ہمنی ٹہہرایا تہا خراب ہوگیا اور جو ارادہ کیا تہا باطل ہوگیا اور اوسکی طرف مڑی اور بولی کہ ہم تیری وعظکی محتاج ہین اور تیری کلام کی عاشق ہین اگر چاہو تو کچہہ اور بیان کرو — فقال ان وراءكم موارد انتم واردوها وقد سرتم اليها عشرين حجة

وان امرء قد سار عشرین حجة	الی منهل من ورده لقریب

وفوقکم من یعلم اسرارکم ولوشاء لهتك استارکم بیاشرکم فی الدنیا بحلمو ویقضی علیکم فی الاخرة بعلمو فلیکن الموت منکم علی ذکر لئلا تأتوا بنکر فانکم متی استشعرتموه لم تجحوا ومتی ذکرتموه لم تمرحوا وان نسیتموه فهو ذاکرکم وان کرهتموه فهو زائرکم وان نمتم عنه فهو ثائرکم

الشرح وقد سرتم الیها عشرین حجة یعنی درست نہین ہی اتجمع سرکش ہونا المراح اترانا المورد اسم ہے اسکے معنے درست نہین ہوسکتے ہین **المعنی** تو کہا کہ تمہارے آگے ایسی جگہ ہی کہ تم وہان پہونچنے والے ہو کہ بیس برس تک راہ چل چکے ہو اور ہر آدمی گو بیس سال کی راہ پر چلا جائے مگر اس گھاٹ پر جانا بہت قریب ہے اور جو تمہارے اوپر ہی تمہارے احوال جانتا ہی اگر چاہے تو تمہارے راز افشا کردے دنیا مین حلم سے تمہارے ساتھ برتا ہی اور قیامت مین اپنے علم سے تپر حکم کرتا ہی چاہیے کہ موت یاد کرتے رہو تاکہ فعل بد نہ کرسکو موت کو اپنا شعار گردانو تو سرکشی نکروگے اور اوسکو یاد کروگے تو نہ اتراؤگے اگر تم موت کو بھول جاؤگے تو وہ خود یاد آنے والی ہی ناپسند کروگے تو خود پہونچنے والی ہی اور تم غافل سوجاؤگے تو خود بیدار کرنے والی ہی۔ قلنا له فما حاجتك قال ان اطول من ان یحد واکثر من ان یعد قلنا فسانح الوقت قال رد فائت العمر ودفع نازل الامر قلنا لیس ذلك الینا ولکن ما شئت من متاع الدنیا وزخرفها فقال لا حاجة لی فیها فدنونا الیه فاذا هو والله شیخنا الاسکندری **المعنی** ہمنے کہا تجکو کیا حاجت ہی کہا حد سے زائد اور شمار سے باہر ہمنے کہا اب سانحہ کیا امر درپیش ہی کہا عمر گذشتہ واپس ہوئے اور حادثہ رفع ہوئے ہمنے کہا ہمارا یہ مقدور نہین ہے پر دنیا کی آسایش اور آرایش کیا مانگتے ہو کہا اوسکی تو کچھ حاجت نہین ہی ہم اوسکے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ ہمارا ابو الفتح اسکندری ہی

المقامة الرابعة والعشرون

حدثنا عیسی بن هشام قال اشتهیت الازاذ وانا ببغداذ ولیس معی عقد علی نقد فخرجت اخترق محاله حتی احلنی الکرخ فاذا انا بسوادی یرکض بالجهد حماره ویطرف بالعقد ازاره فقلت ظفرنا والله بصید وحیاك الله یا ابا زید من این اقبلت واین نزلت ومتی وافیت وهلم الی البیت **الشرح** الاختراق ہوا کا گذرنا ازاذ نوعی از تمر سوادی دیہاتی الرکض دوڑانا **المعنی** عیسی نے کہا جب مین بغداد مین تھا تو ازاذ کی خواہش ہوئی اور اوسکی منڈیون مین پھرتے پھرتے کرخ مین آیا کہ ناگاہ ایک دیہاتی آدمی پایا گدہا بہت دوڑاتا ہوا اور اپنا تہ بند باندھتا ہوا ایسا تو مین نے کہا خدا کی قسم ایک

شکار ہاتھ لگا ای ابوزید جیتے رہو کہان سے آیا اور کہان ٹھہرا اور پھر کب ملیگا اور میرے گھر تک چل۔
فقال السوادی لست بابی زید ولکنی ابو عبید فقلت لعن اللہ الشیطان انسانیك
طول العہد والبعد فکیف ابوك اشابٌ کعہدی ام شاب بعدی فقال قد نبت العشب علی دمنتہ
فتوجعت واسترجعت وقلت انا للہ ولا قوۃ الا باللہ ونفسی فی سبیل اللہ فمددت
ید البدار الی الصدار واحرك زیقہ ارید تمزیقہ فقبض السوادی علی خصری بجمعہ
وقال نشدتك اللہ لا تخرقنہ قلت فہلم الی البیت نصب غداءً والی السوق نشتر شواءً
والسوق اقرب وطعامہ اطیب فاستفزتہ حمیۃ القرم وعطفتہ عاطفۃ اللقم وطمع و
لم یعلم انہ وقع ثم اتینا شواءً یتقاطر شواءہ عرقاً ویتسایل جوذابہ مرقاً فقلت افرز
لابی عبید من ھذا الشواء وزن لہ من تلك الحلواء واختر لہ من تلك الاطباق وانضد
علیہا اوراق الرقاق ورش علیہ شیئاً من ماء السماق لیاکلہ ابو عبید ھنیئاً
الشرح العشب گھاس الدمنۃ تربت الصدار پیراہن الزیق گریبان التمزیق پارہ پارہ کرنا الخصر کمر بند یکہ الجمع
صیغہ جمع مؤنث اجمع مراد پنجہ ہے نشدتك اللہ اللہ کے واسطے مین مانگتا ہون نصب و نشتر مجزوم بجواب ہلم والغداء
صبح کا کھانا الاستفزاز القرار ٹھیرانا ٹھہرنا الشواء فعال مبالغہ الجوذابہ قسم حلوا جیسا مخزن الادویہ مین لکھا ہے الافراز
جدا کرنا النضد تہ بر تہ لگانا الرش چھڑکنا السماق خالص مسکہ یا دودھ **المعنی** وہ دیہاتی بولا کہ مین ابوزید نہین
ہون ابو عبید ہون مین نے کہا اللہ شیطان پر لعنت کرے کہ سابقہ ملاقات بھولا دیا تیرا باپ ایسا ہی جوان ہے جو میرے
سامنے تھا یا میرے بعد بڈھا ہو گیا کہا اوسکی تو مٹی پر گھاس بھی جگی سو مین نے درد مند ہو اور انا للہ وانا الیہ
راجعون اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور میری جان بھی اللہ ہی کے لیے ہے اور مین نے اوسکی صدری کی
ہاتھ بڑھایا کہ اوسکا گریبان پارہ پارہ کر ڈالون اور دیہاتی نے میری کمر پر ہاتھ ڈالا اور بولا کہ خدا کے لیے میرا گریبان مت
پھاڑ مین نے کہا گھر چل کہ وہان کھانا ملیگا اور بازار مین چل کہ بھونا ہوا گوشت لینگے کہ بازار پاس ہے اور کھانا پاک ہے سو
اوسکو دعوت کی حمیت نے ٹھیرالیا اور خواہش طعام و سکو پھیر لائی اور لالچ کیا اور یہ نہ جانا کہ پھنس گیا پھر ہم کبابی کے یہان آئے
کہ اوسکے کباب ٹپکتے تھے اور مطنجن کا شوربا بہتا تھا مین نے اوس سے کہا کہ ابی عبید کے لیے یہ کباب دو اور شیرینی تول دے
اور ان رکابیون سے بھی دے اور اسپر روٹیان رکھدے اور خالص مسکہ اوسپر چھڑکدے کہ اچھی طرح تناول فرمائے
فانحی الشواء بساطورہ علی زبدۃ تنورہ فجعلہا کالکحل سحقاً وکالطحین دقاً وقلت لہ اجلس

ثم جلس وجلست وما نبس وما نبست حتى استوفيناه وقلت لصاحب الحلواء ازن لابي عبيد
من اللوزينج رطلين فانه اجرى في الحلوق وامرى في العروق وليكن ليلي العمر يومي المنشر
دقيق القشر كثيف الحشو لؤلئي الدهن كوكبي اللون يذوب كالصمغ قبل المضغ ليأكله
ابو عبيد هنيًا قال فوزنه ثم قعد وقعدت وجرد وجردت حتى استوفيناه

الشرح النبس الكلام المعنی کبابی نی اپنی خالص بخت کی جہرسیی جداکی اور ایسا پیسا کہ باریک سرمہ کیا
اور مین نی اوسکو کہا بیٹہو وہ بہی بیٹہا اور مین بہی بیٹہا نہ وہ کچہہ بولا اور نہ مین کچہہ بولا یہان تک کہ ہم کہا چکے
پہر حلوائی سی کہا کہ ایک سیر بادامی حلوا تولدی کہ وہ حلق مین نرم اوترتا ہی اور رگونمین خوب پہیلتا ہی تاکہ رات
عمر بہر کی ہووی اور دن قیامت تک کا چہلکا پتلا ہوا اور اندر بہرا ہوا ہو سوتی کا تیل ہو ستارونکا رنگ ہو چکنے سے
پہیلی گوند کیطرح گہلجائی تاکہ ابو عبید تناول فرمائی تو اوسنی تولدیا اور وہ اور مین بیٹہی اور ہتیار کہولکر کہانا کہایا

ثم قلت يا ابا عبيد ما احوجنا الى ماء يشعشع بثلج ليقمع هذه الصارة ويفثأ هذه اللقم الحارة
اجلس يا ابا عبيد حتى اتيك بسقاء يجيئنا بشربة من ماء ثم خرجت وقعدت بحيث اراه
ولا يراني انظر ما يصنع به

الشرح التشعشع شراب مین پانی ملانا الثلج برف القمع پیاس بجہانا الفثاء توڑنا المعنی پہر مین نی کہا ای ابو عبید اب ہمکو پانی کی حاجت ہی جسمین برف ملا ہو تاکہ اس غذا کی مضرت
اور حرارت کو توڑی تو یہان بیٹہا رہ کہ مین سقا بلاؤن کہ وہ پانی پلائی سو نکلکر مین ایسی جگہہ بیٹہہ گیا کہ وہ مجہی نہ دیکہے
اور مین اوسکو دیکہون کہ اوسپر کیا معاملہ گذرتا ہی — فلما ابطأت عليه قام السوادي الى حماره
فتعلق الشواء بعذاره وصاحب الحلواء بازاره وقالا اين ثمن ما اكلت فقال اكلته ضيفا
فلكمه لكمة وثنى عليه بلطمة ثم قال الشواء هاك ومتى دعوناك زن يا اخا القحة عشرين
والاذق ثلثة وتسعين

الشرح اللكمة گہونسا مارنا المعنی جب مین نی دیر لگائی تو دیہاتی اپنے
گدہی کی طرف اوٹہا کبابی نی اوسکا لگام پکڑا اور حلوائی نی اوسکا کمربند اور کہا کہ جو تو نی کہایا ہی اوسکی قیمت
کہان ہی کہا مین تو مہمان آیا تہا اب وسیر گہونسی اور تہپڑ پڑنی لگی اور کبابی نی کہا مین نی تجہکو کب دعوت دی تہے
او قحبکی بہائی بیس درہم دی ورنہ ترانوی گہونسی کہا — فجعل السوادي يبكي ويحل عقده باسنانه
ويميح دمعه باردانه ويقول لم قلت لذلك القريد انا ابو عبيد وهو يقول انت ابو زيد فانشدت

اعمل لرزقك كل آلة	لا تقعدن بكل حالة	وانهض لكل عظيمة	فالمرء يعجز لا محالة

الشرح الاردان جمع ردن بمعنی آستین المعنی اب بہاتی روتا تہا اور اپنی انگلیان چاپتا تہا اور آستین سے آنسو پوچہتا تہا اور
یہ کہتا تہا کہ تو نی بندر کیون کہا کہ مین ابو عبید ہون ہ تو تجہکو ابو زید کہتا تہا جب مین نے یہ شعر پڑہا اپنی رزق کی لیے ہر سبب ڈہونڈہو
اور کسی حال مین بیٹہنا نچاہیے اور ہر کام عظیم پڑا وہ ہونا چاہیے اور انسان بیشک عاجز بہی ہو جاتا ہے

المقامة الخامسة و العشرون علی لسان العرب العرباء

حدثنا عیسی بن ہشام قال بینا نحن بجرجان فی مجمع لنا نتحدث و معنا یومئذ رجل العرب
حفظاً و راویتہا عصمة بن بدر الفزاری فافضی بنا الکلام الی ذکر من اعرض عن خصمہ حلماً و عمن
اعرض عنہ احتقاراً حتی ذکرنا الصلتان العبدی و اللعین المنقری و ما کان من احتقار
جریر و الفرزدق لهما المعنی یہ مقامہ ٹہیٹ عرب کی زبان و محاورہ پر ہے۔ عیسی نی کہا جب مین
جرجان مین اپنی یارونکی ساتہہ رہتا تہا اور ہر قسم کی باتین کہتا تہا تو وہان ایک شخص عرب عصمة بن بدر الفزاری
بہی تہا جو لوگونکا کلام یاد کرتا تہا اور روایت کرتا تہا یہانتک کہ اون لوگونکا بہی ذکر آیا کہ اپنی دشمن سی یا حلما
یا بحقارت اعراض کرتی ہین چنانچہ جریر اور فرزدق نی جو صلتان عبدی اور لعین منقری کی حقارت کی ہی وہ بہی ذکر آیا
فقال عصمة بن بدر سأحدثکم بما شاهدته عینی و لا احدثکم عن غیری بینا انا اسیر فی بلاد
بنی تمیم مرتحلاً نجیبة و قائداً جنیبة اذ عن لی راکب علی اورق جعد اللغام فصادمنی حتی
اذا اصطک الشبح بالشبح نم صوتہ بالسلام علیک و رحمة الله و برکاته فقلت و علیک السلام
و رحمة الله و برکاته من الراکب الجهیر الکلام بتحیة الاسلام الشرح الاورق اونٹ سفید
کہ سیاہی بہی جہلکتی ہو اللغام جہاگ جعد اللغام بہت جہاگ و الاشبح الجسد المعنی عصمة بن بدر بولا کہ مین نے
جو اپنی آنکہہ سی دیکہا ہی کہتا ہون اور کسی کا سنا ہوا بیان نہین کرتا ہون کہ مین اپنی اونٹنی پر سوار اور اپنے
گہوڑیکو لیے ہوئی بنی تمیم کی بلاد مین پہرتا تہا یکایک ایک شتر سوار میری سامنی آیا کہ گویا مجہسی بہڑ گیا تو السلام علیک و
رحمة الله کہا مین نی سلام کا جواب دیکر پوچہا کہ یہ سوار کون ہی جو ایسا چیخ کر سلام کرتا ہی۔ فقال انا غیلان
ابن عقبة فقلت مرحباً بالکریم حسبه الشهیر نسبه السائر منطقه فقال رحب وادیك
و عز نادیك فمن انت فقلت عصمة بن بدر الفزاری فقال حیاك الله نعم الصدیق
و الصاحب و الرفیق و سرنا فلما هجرنا قال الا نغور یا عصمة و قد صهرتنا الشمس فقلت انت
و ذاك فملنا الی شجرات الاء کانهن عذاری متبرجات و قد نشرن غدائرهن لاتلاف تجاهن

الشرح الالاء ایک درخت کڑوا قاموس مین لکھا ہی کہ معروف ہی **المعنی** کہا مین غیلان عقبہ بیون مین نے کہا مرحبا حسب بزرگ ہی نسب مشہور ہی کلام اوسکا جاری ہی کہا تمہاری ہمر زمین آباد رہی اور تمہاری مجلس باعزت ہی تو کون ہی مین نی کہا عصمۃ بن فزاری کہا اللہ تجھکو زندہ رکھی بہت اچھا دوست ہی بہت اچھا رفیق ہی اور آگی چلی جب دوپہر ہوئی کہا ای عصمۃ ہم دہوپ مین جلگئی کسی غار مین چلین مین نی کہا بہتر ہم درخت الاء کی نیچی اوتری کہ اوسکی ڈالیان ایسی تہین کہ جوان عورتین اپنی سینہ ہیان کہولی ہوئی کھڑی ہین او نکے سامنی جہاؤ کی درخت تہی — فحططنا من رحالنا ونلنا من طعامنا وکان ذوالرمۃ زہید الاکل فصلینا وو آل کل واحد منا الی ظل اثلۃ یرید القائلۃ واضطجع ذوالرمۃ واردت ان اصنع بنفسی مثل صنیعہ فولیت الارض ظہری وعینای لا یملکہما غمض فنظرت غیر بعید الی ناقۃ کوماء قد ضحیت وغبیطہا ملقی واذا رجل اخر ناثم یکلاہ اخر کانہ عسیف او اسیف فنہیت عنہا وما انا والسؤال عما لا یعنینی ونام ذوالرمۃ غرارا ثم انتبہ وکان ذلک فی ایام جہلجاتہ لذلک الموقف فرفع عقیرتہ وانشد **الشرح** ناقۃ کوماء بڑی کوہان والی اونٹنی الغبیط کجاوہ الکلاء الحفاظت **المعنی** ہم اپنی اونٹنیون سی اوتری اور کہانا کہایا اور ذو الرمہ بہت کم خوراک تہا پہر ہمنی نماز پڑہی اور ہر شخص جہاؤ کی سایہ مین سونی چلا گیا اور ذو الرمہ بہی لیٹا اور مین نی بہی ایسا ہی ارادہ کیا اور زمین پر اپنی کمر لگائی اور ابہی آنکہہ جہپکی نتہی کہ تہوڑی دور ایک اونٹنی کٹی ہوئی اور اوسکا کجاوہ گرا ہوا دیکھا تو ایک شخص اور ایک اوسکا نگہبان ہی شاید اوسکا خدمتگار ہی یا غمگسار ہی مین چپ رہا کہ پوچہنے سے کیا فائدہ اور ذو الرمہ خوب سویا اور پہر جاگا اور یہ وہ زمانہ ہی کہ ذو الرسہ نی اوسکی ہجو کی تہی تو اوسنی ایک چیخ ماری اور یہ اشعار پڑہی ؎

امن میۃ الطلل الدارس		الظبہ العاصف الرامس	

الطلل نشان خانہ دارس مٹا ہوا الظبہ سترہ العاصف کوڑا الرامس چہپانی والی — کیا یہ نشان کسی پرانی گہر کی ہین جنکو جہکڑ نے غبار مین چہپا دیا — فلم یبق غیر شجیج القذال ہو مستوقد مالہ قابس ؎ شجیج سر ہوٹا ہوا قذال کہوپری مستوقد آتش زدہ قابس قلبس آتش چنگاری — اور سوائے پہوٹی ہوئی کہوپری کی کچہہ نرہا اور ہاں مین اوسکے آگ لگی ہے — وحوض تثلم من جانبیہ ؎ ومحتفل داثر طامس تثلم ٹوٹ گئی الدثور والطمس المحو — اور حوض کے سب کنارے ٹوٹ گئی اور محفل ویران و بے نشان ہے — وعہدی بہ وبہ سکنۃ ؎ ومیۃ والانس الانس ؎ اور اوس نشان اور میہ معشوقہ کی ساتھہ مجکو تسلی اور تسکین ہے

کانی بمیۃ مستنفر ﴿ غزالا ترائی لہ عاطس ﴾ عاطس صبح روشن - مین بسبب صحبت میہ کے
ہرن سی متنفر ہون جو صبح کے وقت باہر نکلے - اذا جئتہا ردنی عابس ﴿ رقیب علیہا الہا حارس
عابس ترش رو - اگر مین اوسکی یہان آؤن تو رقیب ترش رو اور جو اوسپر نگہبان ہے مجھکو نکالدیتا ہی -
ستاتی امرأ القیس ما تورۃ ﴿ یعنی لہا الغابر الجالس ﴾ ماثورہ حادثہ یعنی من العنایۃ رنج اوٹھاتا ہی الغابر آیندہ
الجالس حاضر - امرأ القیس کو ایسا حادثہ پہونچا سب حاضرین اور آیندگان کو رنج ہے -
الم تران امرأ القیس قد ﴿ اظلہ بہاد آؤہا الناجس ﴾ ناجس وہ مرض کہ اچھا نہو - کیا تو نے دیکھا نہیں کہ امرأ القیس کو
ایسا مرض لگا کہ اوس سے اچھا نہیں ہوا - ہم القوم لا یالمون الہجا ﴿ وہل یالم الحجر الیابس ﴾
یہ لوگ ہجو سے رنجیدہ نہیں ہوتے ہین اور کہین سخت پتھر بہی رنجیدہ ہوتا ہے -
فما لہم فی العلی راکب ﴿ وما لہم فی الوغا فارس ﴾ نہ اونمین کسینے بزرگی حاصل کی اور نہ جنگ میں کوئی سوار آیا
اذا لمح الناس المکرمات ﴿ نظر ہم المطرق الناعس ﴾ الطرف آنکھہ اطراق آنکھہ جہکانا نیچے دیکھنا -
جب لوگون کی آنکھہ بزرگی پر اوٹھتی ہے تو اونکی چندھی آنکھین اونگھتی ہین -
یعاف الاکارم اصہارہم ﴿ فکل ارامِلہم عانس ﴾ العیافۃ الکراہۃ اصہار جمع صہر اماد اراہل زنان بیوہ
یا بے مرد عانس وہ عورت کہ بڑی عمر تک بے مرد رہے - بزرگ اپنی داماد و نکو ناپسند کرتی ہین تو اونکی عورتین عمر دراز بیٹھی ہین
ممرطلہ فی حیاض الملام ﴿ کما دعس الادم الداعس ﴾ ممرطلہ وائم الدعس کہال مین کچھہ بہرنا - ہمیشہ سے
ملامت مین ہین جیسا کہال مین کچھہ بہر کر گڑتی ہین - قال فلما بلغ ہذا البیت تنضنض ذلک النائم
وجعل یمسح عینیہ ویقول ذوالرمۃ یمنعنی النوم بشعر غیر ملتفق ولا سائر فقلت یا غیلان
من ہذا فقال الفرزدق وحمی ذوالرمۃ فقال ۵ واما مجاشع الارذلون ﴿ فلم یسق منہم راجس
سعقاہم من مساعی الکرام ﴿ عقال ویحبسہم حابس ﴾ الشرح متفق غیر مزین نادرست مجاشع حرص مند
راجس ابر باران گرجنی والا مجاشع الارذلون کی واما المجاشع والارذلون درست ہی - المعنی جب یہ شعر پڑہا
تو وہ سونی والا بیدار ہوا اور اپنی آنکھین پوچھتا تہا اور یہ کہتا تہا کہ ذوالرمہ اپنی ایسی شعر سی جو نامربوط ہی اور
نامشہور ہی مجھی سونی نہیں دیتا ہی مین نی غیلان سی پوچھا کہ یہ کون ہی کہا فرزدق ہی اب ذوالرمہ نی جوش مین آکر
یہ شعر کہا رذیل حرص مند لوگونکی پیدایش اب پاک باران سی نہیں ہی جہان بزرگ بزرگی کی لیی سعی
کرتی ہین وہان جانی سی وہ لوگ رکی ہوئی ہین - فقلت الان یسول ویتولی ویغتم ہذا وفضلتہ بالہجاء

فوالله ما زاد الفرزدق على ان قال فبحالك يا ذا الرمة اتعرض لمثلي بمقال منتحل ثم عاود فتولى

كان لم يسمع شيئاً وسار ذو الرمة وسرت واني لاري فيه انكساراً حتى افترقنا

الشرح التسور والثور الهيجان جوش مارنا انتحال دوسريكا كلام اپنی نام پر جاری کرنا **المعنی** مین نی کہا

اب جوش مین آتاہی اور غمگین ہوتاہی اور مین نی ہجو کہنی مین اوسکو فضیلت دی ہی تو قسم ہی خدا کی فرزدق نی

اس سی زیادہ کچھہ نکہا کہ ای ذوالرمہ تیرا برا ہو کہ تو اور کی کلام سی مجھسی متعرض ہوتاہی وہ پہر سونی چلا گیا کہ گویا

کچھہ سنا ہی نہین اور مین اور ذوالرمہ دونون چلی گئی اور جبتک کہ ہم جدا ہوئی اوسمین نیاز مندی پاتا رہا

المقامة السابعة والعشرون

حدثنا عيسى بن هشام قال لما جهز ابو الفتح الاسكندري ولده للتجارة اقعده بين يديه فقال

بعد ما حمد الله واثنى عليه وصلى على رسول صلى الله عليه واله يا بني انا وان وثقت بمتانة

عقلك وطهارة اصلك فاني شفيق والشفيق بسوء الظن مولع لست آمن عليك النفس وسلطانها

والشهوة وشيطانها فاستعن عليهما نهارك بالصوم وليلك بالنوم انه لبوس ظهارته

الجوع وبطانته الهجوع وما لبسه اشر الا لانت سورته افهمتها يا ابن المشومة وكما اخشى عليك

ذاك فلا آمن عليك لصين احدهما الكرم واسم الاخر القرم **الشرح** مولع

حريص ظهارة ابره بطانه استر اشر سرکش السورة الغلبة القرم کہانا **المعنی** عیسی کہتاہی جب ابو الفتح اسکندری نی

اپنی بیٹی کی لیی تجارت پر جانی کا سامان کردیا تو بعد حمد وثنا اور درود رسول خدا کی یہ کہا کہ ای بیٹی تیری درستی عقل پر اور تیری

پاکیزگی اصل پر گو مجہکو اعتماد ہی پر مین تیرا شفقت فرما ہون اور شفقت والا ہر وقت بداندیش ہوتاہی نفس سی اور اوسکی

غلبی سی اور شہوت سی اور اوسکی سرکشی سی مجکو امان اور اطمینان نہین ہی تو دن بہر روزہ رکہنا اور رات بہر سوتی رہنا اس

لباس کا ابرہ بہوک ہی اور استر نیند ہی جو سرکش یہ لباس پہنتاہی اوسکا زور و شور جاتا رہتاہی ای بدبخت کی بیٹی

مین نی تجہکو سمجہایا جیسا مجکو اوسکا ڈر ہی اور بہی دو چورونسی ڈرتاہون ایک کرم ہے اور دوسرا کہانا ہی —

فاياك واياهما ان الكرم اسرع في المال من السوس وان القرم اشأم من البسوس ودعني

من قولهم ان الله كريم انها خدعة الصبي عن اللبن بلى ان الله لكريم ولكن كرمه يزيدنا ولا ينقصه

وينفعنا ولا يضره ومن كانت هذه حاله فلتكرم خصاله فاما كرمك لا يزيدك حتى ينقصني

ولا يريشك حتى يبريني **الشرح** السوس وہ کیڑا جو کیڑا پیدا ہوتاہی اور وہ اوسکو کہاتاہی البسوس

بنی اسرائیل مین ایک عورتکا نام تہا کہ اوسکی خاوند کو یہ حکم ہوا تہا کہ تیری تین دعائین قبول ہین جو چاہو سو مانگو اوسکے
جورونی کہا ایک دعا میری لیے مانگ کہ مین سب بنی اسرائیل کی عورتونسی خوبصورت ہوجاؤن اوسنی دعا کی اور وہ
سب سی زیادہ خوبصورت ہوگئی اب اسنی چاہا کہ اس خاوندسی جدا ہووی جب اوسنی یہ ارادہ دیکہا تو دعا کی کہ یہ عورت
کُتیا ہوجاوی وہ کتیا ہوگئی اب اوسکی بیٹیون نی اپنی باپ سی کہا کہ ہمکو سب عیب لگاتی ہین ہماری مان اپنی
اصل صورت پر ہوجاوی اوسنی دعا کی وہ اصل صورت پر ہوگئی تو یہ عورت ایسی بدبخت تہی کہ تینون دعائین مقبول
اسیکی قضیے مین تمام ہوگئین آلآرائشہ پرو پرزہ یعنی باسامان ہونا الآرا یہ شک مین مجہ النا اسکی معنی درست نہین ہوتی ہین
المعنی ان دونونسی بچنا کہ کرم تو مال مین گویا اوسکا کیڑہ ہی اور بہت کہانا بسوس سی زیادہ بدبخت کام ہی اور
یہ نہو کہ اللہ تعالی کریم ہی کہ یہ بچیگو وہ سی دہوکا دیکر کہتا ہی اللہ کریم ہی اوسکا کرم ہمکو زیادہ کرتاہی اوسکا نقصان
نہین ہوتاہی اور ہمکو نفع دیتاہی اوسکا زیان نہین ہوتاہی جسکا یہ حال ہو تو یہ خصال ہونا چاہیی پر تیرا کرم تجکو نہین بڑہا تاہی
بلکہ ہمکو گہٹاتاہی اور تجکو باسامان نہین کرتاہی بلکہ ہمکہ شک مین ڈالتاہی — فجلا یکان لا اقول عبقری ولکن
بقری افہمتہا یا ابن الخبیثۃ انما تخرج للتجارۃ وتنبط الماء من الحجارۃ وبین الاکلۃ والاکلۃ
ہج البحر بید ان لا خطر والصید غیر ان لا سفر افتہ کہ وھو معرض ثم تطلبہ وھو معوز
الشرح لان لا اقول عبقری ولکن بقری کی معنی درست نہین ہوسکتی ہین آلاکلۃ بالفتح کرنا کہانا الاکلۃ بالضم کہانا
دبیہ وغیرہ یعنی واحد المعوز دشوار **المعنی** مین تجکو سمجہا چکاہون تو تجارتکی لیے نکلتاہی کہ پتہر مین سی پانی نکالیگا
اور کڑوی کہانی مین اور کہانی مین بہت فائدی ہین پر خطر کچہہ نہین ہی اور شکار ہی پر کچہہ سفر نہین ہی کیا اسلیے کہ
فائدہ روگردان ہی تو چہوڑدیگا پہر اوسکو طلب کریگا کہ پہر وہ ملنا تو بہت دشوار ہی — افہمتہا لا اقرالک انہ
للمال فلا تنفقن الا من الریع وعلیک بالخبز والملح والک فی الخل والبصل رخصۃ ما لم تدمنہما ولم تجمع
بینہما واللحم لحمک وما اراک تاکلہ والحلواء طعام من لا یبالی علی ای جنبیہ وقع والوجبات
عیش الصالحین والاکل علی الجوع عصمۃ وعلی الشبع داعیۃ الموت ثم کن مع الناس کلا عن
الشطرنج تأخذ کلما معہم واحفظ کلما معک یا بنی قد اسمعت وابلغت فان قبلت فاللہ
حسبک وان ابیت فاللہ حسیبک **الشرح** الوجبۃ بالحاء لغت نہین ہی الوجبۃ بالجیم سقط اسکے
معنی درست نہین ہین الوجیبۃ الوظیفہ مقدار مقرر معنی مناسب اور درست ہین **المعنی** تیری مان مری
مین تجکو سمجہا چکا بی فائدہ مال مت خرچ کر صرف روٹی نمکین کہا اور سرکی اور پیاز کی بہی اجازت ہی مگر دوام نہو

اور انکو اکٹھا نکھانا اور گوشت سی گوشت آتا ہی پر مین نہین جانتا کہ تو کھایگا اور شیرینی اوس شخص کا کھانا ہی کہ اوسکو

یہ غم نہین کہ انجام کیا ہوگا او بعدا مقرر پر کھانا صالحین کا عیش ہی اور بھوک پر کھانا خیر خواہی ہی اور پیٹ بھری پر کھانا پیغام

موت ہی اور لوگونکی ساتھہ اسطرح رہو کہ شطرنج بازہی اونکی مال کی لینی کا اور اپنی مال کی نگہبانی کا خیال رہی ای لڑکے

مین نی خوب سُنایا اور خوب سمجھا دیا اگر قبول کریگا تو اللہ کافی ہی اور اگر نہ مانیگا تو اللہ حساب لینی والا ہی

المقامة الثامنة والعشرون

حدثنا عيسى بن هشام قال اتفق لي نذر نذرته في دينار اتصدق به على اشحذ رجل ببغداد وسالت عنه فدلوني على ابي الفتح الاسكندري فمضيت اليه لاتصدق به عليه ووجدته في رفقة قد اجتمعت عليه في حلقة فقلت يا بني ساسان ايكم اعرف بسلعته واشحذ في ضيعته فاعطيه هذا الدينار **المعنى** عيسى بن ہشام کہتا ہی کہ مین نی اتفاقاً یہ نذر مانی کہ بغداد مین جو شخص بہت تیز زبان ہوگا اوسکو ایک دینار دونگا سو ایسی آدمی کی تلاش مین تھا کہ لوگون نی مجکو ابو الفتح اسکندری کا پتہ دیا مین وہان گیا کہ اوسکو دینار دون مین نی دیکھا کہ وہ اپنی یارون عزیز ایک حلقی مین بیٹھا ہی تو مین نی کہا کہ ای بنی ساسان تم مین سی اپنا سامان کون خوب پہچانتا ہی اور فن صنائع وبدایع مین کون تیز وچالاک ہی کہ مین یہ دینار اوسکو دون — فقال الاسكندري انا وقال الآخر من الجماعة لا بل انا ثم تناقشا وتهارشا حتى قلت ليشتم كل منكما على صاحبه فمن غلب سلب ومن عزّ بزّ **الشرح** التناقش باہم متوجہ ہونا و التہارش گتھونکا آپسمین لڑنا البزّ غالب ہوکر لینا **المعنى** اسکندری بولا مین ہون اور دوسرا بولا بلکہ مین ہون دونون آپسمین لڑنی لگی مین نی کہا چاہیے کہ گالی گلوج کرو جو غالب ہو وہ لیوے فقال الاسكندري يا برد العجوز يا كرب تموز يا وسخ الكوز يا درهماً لا يجوز يا فسوة التنين يا حجة العنين يا حديث المغنين يا سنة البوس يا ضرطة العروس يا كوكب النحوس يا وطأة الكابوس يا تخمة على الرؤس يا ام حبين يا رمد العين يا غداة البين يا فراق المحبين يا ساعة الحين يا مقتل الحسين يا ثقل الدين يا سمة الشين يا بريد الشوم يا ثريد الثوم يا طريق اللوم يا دبة الزقوم يا منع الماعون يا سنة الطاعون يا بغي العبيد يا آية الوعيد يا كلام المعيد يا اقبح من حتى في مواضع شتى يا دودة الكنيف يا فروة المصيف يا نحنح المضيف اذا كسر الى غيف يا جشاء المخمور يا طمع المقمور يا نكهة الصقور يا وتد الدور يا خذروف النقدر يا اربعاً

لاتدور یاضجر النسیان یا بول الخصیان یا سبت الصبیان یا مواکلۃ العمیان یا دفع الغیان
یا شناعۃ العریان یا کتاب المتغازی یا بخل الاهوازی یا فرارۃ المخازی یا فضول الرازی
واللہ لو وضعت احدی رجلیک علی الرند والثانیۃ علی دنباوند واخذت بیدیک قوس قزح
وندفت الغیم علی جنب الملائکۃ ما کنت الا حلاجاً **الشرح** تموز دہوپ کی شدت الوخ
میل کوز آبخورہ فسوہ پھسکی تنین اژدہا ضرطہ باد کابوس ایک مرض ہی کہ انسان نیند مین ایسا پڑاہی کہ اوسکی حواس
دبجاتی ہین اور وہ ہل نہین سکتا ہی التخمۃ الحدود جنمین چہوٹا بندر شتین عیب قرید روٹی جو شوربی مین بھیگی ہو یہان
کہانا مرادہی ادویہ شربت ماعون آگ اور پانی وغیرہ جو عادتاً مبذول ہی وعید خوف حتی شراب بینا الکنیف پایخانہ
جشار جمائی الصقور الصقر جمع جانور شکاری الوند کہونٹی التخذروف کہدکہد کی آواز القدر ہانڈی الضجر تنگی دل
السبت نغید الحجاب جنب پہلو الندف والحلج روئی دہنکنا الاهواز جمع ہوز الخلق والناس اور بصری مین نوع حتی ہین
المعنی اسکندری بولا ای بڑہیا کی سردی اور ای دہوپ کی شدت ای آبخوری کی میل یا درہم غیر مروج ای اژدہی کے
پھسکی ای نامرد کی شرمندگی ای لوگونکی کہانی ای سال قحط ای دولہن کی یاد ای منحوس ستارہ ای کابوس کی تکلیف
یا ملک روس کی حدود ای بندر کی ماں ای آنکہہ کی میل ای جدائی کی صبح ای دوستونکی فراق یا سوتکی گہری یا حسین
علیہ السلام کی قتلگاہ ای قرض کا بوجہ ای عیب کی علامت ای بدبختی کی قاصد ای لہسن کا کہانا ای ملامت کے
بڈاری ہوئی ای ناکیہنی کی شربت ای آگ پانی کی منع کرنیوالی ای طاعونکی سال ای عیدکی روز خبر مرگ دینی والے
ای خوفکی آیت ای اوس شخص کی کلام جو ایک ہی کلام بار بار کہی ای وہ کہ چند جا شراب پی آیا ای پایخانی کی کیڑے
ای جاڑی کی جادر ای صاحبخانہ کی کہنکہار جب روٹی کم ہوجاوے یا نشی والی کی انگڑائی ای جو اتاری ہوئی اسید ای جو جکلے
سالنس اور گہرونین کی کہونٹی ای ہانڈی کی کہدکہدی ای جسکی چارون ہاتہہ پانون نہین ہلتی ہین یا بہولنی کی تکلیف
ای خصی کی پیشاب ای بچونکی نیند ای اندہونکا کہانا ای آنکہہ سی دیکہکر ٹالنی والا ای ننگی کی بیحیائی ای جہادکی فضیحت
ای لوگونکا بخل ای رسوا کا بہاگنا ای مصیبت زدہ کی بیہودگی خداکی قسم اگر ایک پانوئن اروند پر رکہی اور دوسرا دنباوند پر
اور قوس قزح پر قبضہ کرلی اور فرشتونکی بازو پر ابر دہنکی تو بہی تو دہنیا ہی ہی — فقال الآخر یا قتاد القرود
یا لبود الیہود یا فسوۃ السود یا نکہۃ الاسود یا ضرطۃ فی السجود یا عدماً فی الوجود یا کلباً فی
الہراش یا قرداً فی الفراش یا قرعۃ عاش یا اقل من لاش یا دخان النفط یا صنان الابط
یا زوال الملک یا ہلاک الملک یا بذل الطلاق ومنع الصداق یا وحل الطریق یا ماء علی الریق

يا محرّك العظم يا معجل الهضم يا مجل المسح يا مخلل الملح يا قلح الاسنان يا وسخ الأذان يا اخسر من قلس يا اقل من فلس يا افضح من عبرة يا ابغى من ابرة يا مهبّ الخف يا مدرجة الاكف يا ردح ادرج يا دخل اخرج يا كلمة ليت يا وكف البيت يا كيت وكيت والله لو وضعت استك على النجوم ودليت رجلك فى التخوم واتخذت الشعرى حذاءً والثّريّا رداءً وجعلت السماء سروالاً وحكت من الهواء سربالاً فسديته بالنسر الطائر والحمته بالفلك الدائر ماكنت الا نساجاً

معنی لغوی لکھنا پھر حاصل مطلب لکھنا طوالت ہی ترجمی مین بیان لغت ہوجاتا ہی **المعنی** دوسرا بولا ای بندر نچانی والی یا بہو کی پوستین ای جشیونکی پھسکی یا شیر کی سانس یا سجدیکی یاد یا موجودگی مین نابود ای کتی سنکارنی کی ای فرش پر بندر کی تصویر یا انگور کی موسم کی سردی ای لاشی سی بھی کمتر ای ال کی دہوئین ای بغل کی بدبو ای سلطنت کی زوال ای ہلاک ہونی والی ای مال بعوض طلاق ای مہر سی محروم ای استی کی کیچڑ یا تھوک کی پانی ای ہڈی کہانی والی ای جلد ہضم کرنی والی ای شرمندگی حجاج کی ای نمک کی خلال کرنی والے ای دانتونکی زردی ای کانکی میل ای پیسی سی بھی زیادہ بیس اور پیسی سی بھی کمتر پارونی سی بھی زیادہ رسوائی والے ای سوئی سی زیادہ گھسنی والی ای جوتی کی جگہ ای ڈھول پٹنی کی جگہ ای گھسنی باہر نکل ای فسانہ عقل و رنج ای آرزو کی کلمی یا گھر کی ٹپکی ای ایسی تیسی خدا کی قسم اگر تو اپنی چوتڑ ستارونمیں لگادی اور اپنی ٹانگ زمین کی تہ تک لٹکادی اور شعری ستاری کو جوتی بنالی اور ثریا کو دوپٹہ بناوی اور آسمانکو نمونہ ٹھہراوی اور ہوا کا پائجامہ بناوے کہ بانا اوسکا نسر طائر ہو اور تانا اوسکا آسمان دائر ہو تو بھی تو جولاہا ہی ہو — قال عیسى بن هشام فوالله ما علمت اى الرجلين اوثر منهما وما منهما الا شديد الكلام حسن المقام الد الخصام فتركتهما والدينار مشاعاً بينهما وانصرفت وما ادرى ما صنع الدهر بهما **المعنی** عیسی کہتا ہی خدا کی قسم اب مین حیران ہون کہ کسکو ترجیح دون کیونکہ دونون کا کلام مضبوط تہی دونونکا مقام بہتر تہی خصم جھگڑنی والی ہین دینار دونونمین مشترک کہدیا اور مین چلدیا اور مجہی خبر نہین کہ زمانہ نی انپر کیا گذرا

المقامة التاسعة والعشرون

حدثنا عيسى بن هشام قال لما قفلت من الحج فيمن قفل ونزلت حلوان مع من نزل قلت لغلامى اجد شعرى طويلاً وقد اتّسخ بدنى قليلاً فاختر لنا حماماً ندخله وحجاماً نستعمله وليكن الحجام خفيف اليد حديد الموسى نظيف الثياب قليل الفضول وليكن الحمام نظيف البقعة واسع الرقعة طيب الهواء معتدل الماء فخرج مليّاً وعاد بطيّاً وقال قد اخترته كما رسمت فاخذنا السمت

وتوجهنا الی الحمام ودخلناه فلم ارق قوامه لکنی دخلته ودخل علی اثری رجل عمد الی قطعة طین فلطخ بها جبینی ووضعها علی راسی ثم خرج ودخل آخر فجعل یدلکنی دلکا یکد العظام ویغمزنی غمزا یهد الاوصال ویصفر صفیرا یرش البزاق ثم عمد الی راسی یغسله والی الماء یرسله الشرح

الغلام بمعنی غلام محاورہ نعمین ہی **المعنی** عیسی کہتا ہی کہ جب مین حج سی پہر کر آیا اور حلوا نمین اوترا تو اپنے غلام کو مین نی کہا کہ میری بال بڑہ گئی ہین اور میری بدن پر میل جم گیا ہی تو کوئی حمام پسند کر آ کہ وہان چلینگی اور حجام لا کہ اوس سی حجامت بنوائینگے پر چاہیی کہ اوسکا ہاتھ ہلکا ہو استرہ تیز ہو پاکیزہ لباس ہو بیہودہ بات کم کرتا ہو اور حمام پاکیزہ کشادہ ہو ہوا اوسکی خوب ہو پانی معتدل ہو سو جلد گیا اور دیر مین آیا اور کہا جیسا آپنی فرمایا ویسا ہی حمام پسند کر آیا ہون مین نی وہان کا راستہ لیا اور حمام مین گیا حمامی تو نتھا پر مین حمام مین گہس گیا میری پیچہی ایک شخص آیا کہ میرے ماتھی کو تہوڑی مٹی لتہیڑ دی اور سر پر بہی رگڑ دی او رچلا گیا پہر ایک اور آیا اور ایسا رگڑا کہ ہڈیان کچلتا تھا اور ایسا دابتا تہا کہ جوڑ کو توڑتا تہا اور ایسا کھنکارتا تہا کہ تہوک اوڑتا تہا پہر میرا سر دہونی لگا اور اوسپر پانی بہانی لگا — وما لبث ان دخل

الاول فحیا اخدع الثانی بجمع وقال یالکع مالک ولهذا الراس وهو لی ثم عطف الثانی علی الاول بمجموعه فقعقعت انیابه وقال بل هذا الراس حقی وملکی وفی یدی ثم تلاکما حتی عییا وتحاکما لما لقیا فاتیا صاحب الحمام فقال الاول انا مالک هذا الراس لانی لطخت جبینه ووضعت علیه طینه وقال الثانی بل انا مالکه لانی دالکه دلکت کاهله وغمزت مفاصله

الشرح الاخدع رخسارہ القعقع وقت کہا نیکے یا اور وقت دانتونکی آواز **المعنی** اتنے ہی مین شخص اول بہی آگیا اور دوسری کی گردن ہاتہ سی پکڑ کر دہکیل دی اور کہا کہ ای احمق تجکو سر پر کیا حق پہونچتا ہی یہ سر تو میرا ہی پہر شخص ثانی نی اول کو ہٹا دیا اور اپنی دانت چابی اور کہا یہ سر تو میرا حق ہی میری ملک ہی میری قبضی مین ہی پہر اسقدر لات گہونسی لڑے کہ تہک گئی اور اپنی جہگڑی کی لیی حاکم کی یہان چلی کہ حمامی کی پاس آئی اور اول نی کہا کہ مین اس سر کا مالک ہون کہ مین نی اوسکی ماتھی کو رگڑا اور اوسپر مٹی لگائی اور دوسرا بولا کہ مین مالک ہون کہ مین نی اوسکو بہی ملا ہی اور اسکا کندہا بہی ملا ہی اور اوسکی اعضا بہی دبائی ہین — فقال الحمامی ایتونی بصاحب الراس حتی اسئله الک هذا الراس ام لهذا فاتیانی وقالا لنا عندک شهادة فتجشم فقمت واتیت شئت او ابیت فقال الحمامی یا رجل لا تقل غیر الصدق ولا تشهد بغیر الحق وقل لی لایهما هذا الراس فقلت یا عافاک الله هو لی صحبنی فی الطریق وطاف معی بالبیت العتیق وما شککت انه لی

فقال اسكت يا فضولي ثم مال الى احد القيّمين وقال يا هذا اكم هذه المناقشة مع الناس بذلك
الراس تسل عن قليل خطره الى لعنة الله وحرّ سقره وهب انّ ذلك الراس ليس و انا لم ارهذا التيس
الشرح التجشم تكليف كرنا التيس دنبه مراد يه شخص هى تسل عن قليل خطره الى لعنة الله وحر سقره اس عبارت كي
معنى درست نهين هوسكتى هين **المعنى** حمامى بولا اس سروالى كو ميرى پاس لاؤ كه مين دريافت كرون كه يه سر كسكا هى
وه دونون ميرى پاس آئى اور كها گواهى كى ليى تكليف كرمين خواه مخواه اوٹها اور آيا حمامى نى كها كه سچ بول اور حق
بيان كر كه يه سر كسكا هى مين نى كها الله سلامت ركهى ميرا هى راستى مين بهى اور طواف كعبى مين بهى ميرى ساته تها
كها او بيهوده چپ هو اور ايك سى كها كه اس سركا جهگڑا لوگو نهين كب سى هى اسكى قيمت دريافت كرو اور فرض كرو كه
يه سر نهين هى اور يه شخص نهين هى — قال عيسى بن هشام فقمت من ذلك المقام خجلا ولبست الثياب
وجلا وانسللت من الحمام عجلا وسببت الغلام بالعضّ والمصّ ودققته دقّ الجصّ وقلت
لاخر اذهب فأتني بحجام يحطّ عني هذا الثقل فجاءني رجل نظيف البنية مليح الحلية كهيئة الدمية
فارتحت اليه و دخل فقال السّلام عليك ومن اي بلد انت فقلت من قم فقال حيّاك الله
من ارض النعمة والرّفاهة وبلد السنّة والجماعة ولقد حضرت في شهر رمضان جامعها
وقد اشعلت فيه المصابيح واقيمت التراويح فما شعرنا الا بمد النيل وقد اتى على تلك القناديل
لكن صنع الله لي بخف كنت لبسته رطبا فلم يحصل طرازه على كمه وعاد الصبي الى امه
بعد ان صليت العتمة واعتدل الظلّ على الى تمة ولكن كيف كان حجك هل قضيت
مناسكه كما وجب وصاحوا العجب العجب فنظرت الى المنارة وما اهون على النظارة فوجدت
الهريسة على حالها وعلمت ان الامر بقضاء من الله وقدره ومتى اليوم وغد والسبت و
الاحد ولا الطيل وماهذا القال والقيل لكني احببت ان اعلم ان المبرد في النحو حديد الموسى
ولا نقل بقول العامة فلو كانت الاستطاعة قبل الفعل لكنت قد حلقت راسك فهل ترى ان تبتدئ
المعنى عيسى كهتا هى مين وهانسى شرمنده هوكر اوٹها اور ڈرتى ڈرتى كپڑى پهنى اور حمام مين سى جلد نكلا اور غلام كو
گاليان دين اپنى باپكا ذكر جابيار هوا اور اپنى مانكى فرج چوستا رها اور دهمس كيطرح مين نى اوسكو كوٹا اور دوسرى غلام سى
يه كها كه حجام لا اصلاح بنادى تو ايك شخص پاك صورت تمكين وضع آيا گويا سنگ مرمركى پتلى هى اب مين اوسكى پاس آيا
اور وه ميرى پاس آيا اور سلام كيا اور كها تو كس شهر سى آيا هى مين نى كها قم سى كها الله زنده ركهى وه شهر تو نعمت

اور رفاہت کا ہی اور اہل سنت وجماعت رہتی ہین کہ مین رمضان مین وہانکی جامع مسجد مین گیا تہا تو دیکہا کہ چراغ روشن ہین اور تراویح پڑہ رہی ہین (اور تمام شعر اسی آخر تک سب فقرہ نامربوط ہین اور غیر مفید یعنی ہین مگر ترجمہ لفظی سے کیا فائدہ ہی اور اوسمین بعض فقرہ بحث نہین ہین — قال عیسی بن ہشام فبقیت متحیرا من بیانہ فی ہذیانہ وخشیت ان یطول مجلسہ فقلت الی غد ان شاء اللہ وسألت عنہ من حضر فقالو ہذا رجل من بلاد الاسکندریۃ لم یوافقہ ہذا الماء فغلبت علیہ السوداء وہو طول النہار یہذی کما تراہ ووراءہ فضل کثیر فقلت سمعت وعز علی جنونہ وانشأت اقول ؎

انا اعطی اللہ عہدا	محکما فی النذر عقدا	لا حلقت الراس ما استطعت	ولو لاقیت جہدا

المعنی عیسی نے کہا مین اوسکی بیانسی اور کلام ہزیان سی حیران ہو گیا اور ڈرا کہ بات بڑہ جائے مین نے کہا حجامت کل بنیگی اور لوگونسی پوچہا کہ یہ کون ہی کہا بلاد اسکندریہ کا ایک شخص ہی کہ یہانکی آب وہوا موافق نہین ہوے اور سودا اوسپر غالب ہو گیا دن بہر بکتا رہتا ہی پر اوسکو علم وفضل بہت ہی میرے کہا مین نے بہی سنا ہی اور اسکا جنون بہت ناگوار ہی اوسوقت مین نے یہ شعر کہا مین اللہ سے یہ عہد کرتا ہون اور یہ نذر مانتا ہون جبتک ہوسکے حجامت نہ بنواونگا اور یہ تکلیف نہ اوٹہاونگا

المقامۃ الثلثون

حدثنا عیسی بن ہشام قال کان بشر بن عوانۃ العبدی صعلوکا فاغار علی رکب فیہم امرأۃ جمیلۃ فتزوج بہا وقال ما رأیت کالیوم فقالت ؎

اعجب بشرا حور فی عینین	وساعدا بیض کالجین	ودونہ مسرح طرف العین	خمصانۃ ترفل فی حجلین
احسن من یمشی علی رجلین	لو ضم بشر بینہا وبینی	ادام ہجری وأطال بینی	ولو تقیس زینہا بزینی

لاسفر الصبح لذی عینین **الشرح** الصعلوک مفلس الحور سیاہی وسفیدی درچشم اللجین سونہ المسرح کشادہ والخمصانۃ پتلی کمر والی الترفل التبختر الحجل پازیب **المعنی** عیسی کہتا ہی بشر بن عوانہ عبدی مفلس تہا اوسنے ایک قافلہ لوٹا اوسمین ایک عورت خوبصورت تہی اوس سی صحبت کی تو کہا آج کا سا لطف کبہی نہین پایا تو عورت نے یہ شعر کہا میری آنکہونکی شدت سیاہی وسفیدی نے اور میری بانہہ نے بشر کو فریفتہ کیا ہی پر اوسکی یہان تعریف ایک بڑی آنکہہ والی پتلی کمر والی ہی جو پازیب پہنکر اتراتی پہرتی ہی اور سب آدمیونسی خوبصورت ہی اگر مجکو اور اوسکو اکٹہا کرے تو مجکو ہمیشہ جدا کر دی اور میری اور اوسکی خوبی کا مقابلہ کری تو ہر آنکہہ والی کیلیے گویا صبح روشن ہو جائے قال بشر ویحک من عنیت فقال ابنت عمک فقال اہی من الحسن بحیث وصفت قالت وازید فانشأ یقول ؎

ويحك يا ذات الثنايا البيض	ما خلتني منك بمستعيض
فالآن اذ لوحت بالتعريض	خلوت جواً فاصفري وبيضي
لا ضم جفناي على تغميض	ما لم اشل عرضي من الحضيض

الشرح الشول الرفع **المعنى** بشرى نی پوچھا کسکا ذکر کرتی ہی بولی تیری چچا کی بیٹی کا کہا کیا وہ ایسی حسین ہی کہ جیسی تو کہتی ہی کہا اس سے بہی زیادہ تب اوسنی یہ شعر کہی ای سپید دانتون والی تیری عوض مین کسی پاس بہی نہ تہا پر تونی تعریض کے اشارہ کیا مین اس عالم سی ابہی گذر گیا تو زرد ہو یا گورہ ہو جبتک کہ مین اپنی آبرو کو پستی ذلت سے نہ نکالونگا میری آنکہہ نیند سے نہ جہپکیگی وقالت

كم خاطب في امرها قد لحا	وهي اليك ابنة عمٍّ لحا

الشرح الخطبة پیغام نکاح دینا الحاح گڑگڑانا لحا چمٹنا اور یہ منصوب ہی ابنة عم سی حال ہی اور ابنة عم مفعول مالم یسم فاعله نسبت کا ہی **المعنى** بہت منگنی اور پیغام والون نی اوسکی باب مین الحاح کیا ہی اور وہ تو تیری چچا کی بیٹی ہی کہ نسب ثابت اور متحقق ہی — ثم ارسل الى عمه يخطب ابنته ومنعه العم امنيته فالى لا يرعى على احدٍ منهم ان لم يزوجه ابنته ثم كثرت مضراته فيهم واتصلت مضراته اليهم فاجتمع رجال الحي الى عمه وقالوا كف عنا مجنونك فقال لا تلبسوني عاراً وامهلوني حتى اهلكه ببعض الحيل فقالوا والله انت وذاك ثم قال له عمه اني اليت ان لا ازوج ابنتي هذه الا ممن يسوق اليها الف ناقة مهراً ولا ارضاها الا من نوق خزاعة **الشرح** المعرة الشر والشرة الآلاء قسم کہانا **المعنى** پہر اوسنی اپنی چچا کی پاس پیغام نکاح کا بہیجا چچا نی انکار کیا تب اسنی یہ قسم کہائی کہ اگر میرا چچا اپنی بیٹی مجہے نہ بیاہیگا تو مین اوسکی قبیلی مین کسیکی رعایت نکرونگا اور پی در پی ضرر اور شر پہنچانی لگا اب سب قبیلی والی اوسکی چچا کے پاس آئی کہ اپنی دیوانی بہتیجی کو ضرر رسانی سی روکی اوسکا چچا بولا کہ مین اوسکو کسی حیلی سی ہلاک کر دون تو تم مجکو عیب نہ لگانا وہ بولی کہ تجکو اختیار ہی تب اوسکی چچا نی اوسکو کہا کہ مینی قسم کہائی ہی کہ مین اپنی بیٹی اوس سی بیاہونگا کہ بنی خزاعہ کی ایک ہزار اونٹ مہر مین دیگا — وغرض العم كان ان يسلك بشر الطريق بينه وبين خزاعة فيفترسه الاسد لان العرب قد كانت تحامت عن ذلك الطريق وكان فيه اسد يسمى داذا وحية يدعى شجاعاً يقول فيهما قائلهم

افتك من داذ ومن شجاع	ان يك داذ سيد السباع

فانها سيدة الافاعي **المعنى** اور اس سی اوسکی چچا کی یہ غرض تہی کہ بشر اوس رستی سے جائیگا کہ وہان ایک شیر

مستمی داذ ہی اور ایک اژدہا مستمی شجاع ہی اور عرب یون نی وہ راستہ چہوڑ رکہا ہی تو شیر اوسکو پہاڑ ڈالیگا چنانچہ کسیکا
یہ شعر ہی کہ داذ اور شجاع سی بہی زیادہ خونریز ہی اگر داذ سب شجاعونکا سردار ہی تو یہ سب اژدہونکا سردار ہی

ثم ان بشرا سلك ذلك الطريق فلما انصفه حتى لقى الاسد وقمص مهره فنزل وعقره
ثم اخترط سيفه الى الاسد واعترضه وقطعه ثم كتب بدم الاسد على قميصه الى ابنة عمه ٥

الشرح القمص کہدنا اور توڑنا المهر عظم الصدر العقر القطع والذبح القط القطع عاما **المعنى** اب بشر اوسی
راستی چلا اور قریب نصف راہ کی شیر ملا اوسکی ہڈیان توڑ دین اور اوترکر ذبح کر ڈالا اور اپنی تلوار اوس سی اوسکے نیچے
اور پہاڑ کر ٹکڑی ٹکڑی کر دیا اور اوسکی لہو سی اپنی کرتی پر یہ شعر لکہکر اپنے چچا کی بیٹی کے پاس بہیجے ۔

افاطم لو شهدت ببطن خبت — وقد لاقى الهزبر اخاك بشرا — **الشرح** الخبت زمین ریگستان الہزبر واللیث شیر
اذاً لرأيت ليثاً زار ليثاً — هزبراً اغلباً لاقى هزبرا — **المعنى** اے فاطمہ جو تو اس زمین ریگستان مین
موجود ہوتی کہ تیرے بشر سے شیر کی ملاقات ہوئی تو دیکھتی کہ ایک زبردست شیر نے شیر سے ملاقات کی ہے ۔

تبهنس ثم احجم عنه مهري — محاذرة فقلت عقرت مهرا — **الشرح** تبهنس شیر بہاری ہوکر آیا احجم عنه کف عنه
تبهنس اذ تقاعس عنه مهري — فقلت له عقرت اليوم مهرا — **الشرح** محاذرة احتراز تقاعس تاخر **المعنى**
جو بہت بہاری بنکر آیا کہ اوس سے ڈر کر مین نے اپنی ہڈیان بچالین اور مین نے اوس کی ہڈیان توڑ ڈالین

انل قدمي ظهر الارض انى — وجدت الارض اثبت منك ظهرا — **المعنى** میرے پاؤن زمین پر ٹکنے دے کہ بہ نسبت
تیری پشت کے زمین بہت قرار والی ہے ۔

وقلت له وقد ابدى نصالا — محددة ووجها مكفهرا
يدل بمخلب وبحد ناب — وباللحظات تحسبهن جمرا — **الشرح** النصال جمع نصل برچہی یا تیر کی بہال مراد دانت
الاكفهرار ترش رو ہونا اللحظة نگاہ الجمرة چنگاری **المعنى** جب اوسے اپنے تیز دانت اور روی ترش ظاہر کیا
تو مین اوس سے یہ بولا کہ تو اپنے چنگل اور اپنے تیز کچلی اور اپنی دیکہتی ہوئی نگاہ سے اپنی ذات بتلاتا ہے ۔

وفي يمناي ماضي الحد ابقى — بمضربه قراع الحرب اثرا — **المعنى** میرے داہنے ہاتہ مین تلوار ہے کہ جس سے مین لڑائی دور کر دیتا ہون
الم يبلغك ما فعلت ظباه — بكاظمة غداة لقيت عمرا — **الشرح** الظبا تلوار کی دہار جمع ظبة کاظمہ نام مقام
المعنى کیا تجکو یہ خبر نہین پہنچی کہ کاظمہ مین جب مین عمرو سے لڑا تہا تو میری تلوار نے کیا کام کیا ۔

وقلبي مثل قلبك لست اخشى — مصاولة فكيف يخاف ذعرا — **الشرح** الذعر الفساد **المعنى** میرا دل بہی
تیرا ہی سا ہے کہ حملہ آوری سے مین نہین ڈرتا ہون فساد سے کیون ڈرنے لگا ۔

وانت تروم للاشبال قوتا ✽ واطلب لابنة الاعمام مهرا **الشرح** الروم الطلب **المعنی** تو اپنے بچوں کے لیے خوراک ڈھونڈھتا ہے
اور مین اپنے چچا کی بیٹی کے لیے مہر لینے جاتا ہون۔ ففیم تسوم مثلی ان تولی ✽ ویجعل فی یدیک النفس قسرا
الشرح کتاب مین تولی ہی لکھا ہی صیغہ مخاطب مگر یہ صحیح نہین ہوسکتا ہے یولی مجہول غائب صحیح معلوم ہوتا ہے۔
المعنی تو کس لیے یہ قصد کرتا ہی کہ مجھ جیسا تیرا مغلوب ہوجائے اور اپنی جان عاجز ہوکر تیرے قبضہ مین دیدے۔
نصحتک فالتمس یا لیث غیری ✽ طعاما ان لحمی کان مرا ✽ **المعنی** مین تجکو سمجھاتا ہون تو کسی اور کو کھانے کے لیے ڈھونڈھے
کیونکہ میرا گوشت تو کڑوا ہے یعنی دشواری سے میسر ہوگا۔ فلما ظن ان الغش نصحی ✽ وخالفنی کانی قلت ہجرا
مشی ومشیت من اسدین راما ✽ مراما کان اذ طلباہ وعرا ✽ **الشرح** الوعر دشوار الغش ناموافق الہجر کلام بیفائدہ بکنا
جیسا بیماری مین بکتا ہی۔ **المعنی** میری یہ نصیحت اوسکو پسند نہ آئی اور جانا کہ مین نے بیہودہ کہا ہے
تو اب وہ اور مین دو شیر اپنے اپنے مطلب سخت کے حاصل کرنیکے لیے مصروف ہوئے۔
ہززت لہ الحسام فخلت انی ✽ ہززت بہ لدی الظلماء فجرا ✽ **الشرح** الہز ہلانا الحسام تلوار **المعنی** مینے اپنی
تلوار جو چلائی تو گویا اندھیری رات مین فجر نکل آئی۔ وجدت لہ بجائشۃ رآہا ✽ بان کذبتہ ما منتہ غدرا
الشرح الجود بخشش الجائشۃ والجوش سینہ **المعنی** مینے اپنا سینہ اوسکے سامنے کردیا کہ اب اوسکا امان دینا یا غدر کرنا باطل ہوگیا
فخر مجدلا بدم کانی ✽ ہدمت بہ بناء مشمخرا ✽ **الشرح** الخرور مونہہ کے بل گرنا تجدلا حالت جدال
وجنگ المشمخر المرتفع **المعنی** سو لڑتے لڑتے خون بہتا ہوا زمین پر گر پڑا گویا مینے ایک بنای بلند ڈھا ڈالی۔
وقلت لہ یعز علی انی ✽ قتلت مناسبی جلدا وفخرا ✽ **الشرح** الجلد الجلادۃ الشجاعۃ **المعنی** تو مین
نے بولا کہ اپنے جیسے بہادر اور فخر والے کو جو مین نے قتل کیا تو مجکو بہت ناگوار ہوا۔
ولکن رمت شیئا لم یرمہ ✽ سواک فلم اطق یا لیث صبرا ✽ **المعنی** تیرا یہ قصد تہا کہ مین بھاگ جاؤن اور قسم ہی کہ دشوار کام میرا قصد تہا
تحاول ان تعلمنی فرارا ✽ لعمر ابیک قد حاولت نکرا ✽ **المعنی** تیرا قصد تہا کہ مین بھاگ جاؤن اور قسم ہی کہ ناپسند کام تو نے قصد کیا تہا
فلا تبعد فقد لاقیت حرا ✽ یحاذر ان یعاب فمت حرا ✽ فان تک قد قتلت فلیس عارا ✽ فقد لاقیت ذا طرفین حرا ✽ **المعنی** اگر تو مارا گیا تو کچھ عار نہین کہ تو ایسے شخص سے
لڑا ہی جو نجیب الطرفین ہی۔ فلما بلغت الابیات عمہ ندم علی ما منعہ تزویجہا وخشی ان یغتالہ
الحیۃ فقام فی اثرہ وبلغہ وقد ملکتہ سورۃ الحیۃ فلما رای عمہ اخذتہ حمیۃ الجاہلیۃ
فجعل یدہ فی فم الحیۃ وحکم سیفہ فیہا فقال شعر ؎ بشرالی المجد بعید ہمہ ✽ لما راہ
بالعراء عمہ ✽ قد ثکلتہ نفسہ وامہ ✽ جاشت بہ جائشۃ تہمہ ✽ قام الی الفلا یامہ ✽

فغاب فيه يده وكمه ونفسه نفسر وسمّى سمّه الشرح الاغتيال الاہلاك المغنى
جب یہ شعر اوسکے چچا کے پاس آئے تو اوسکو اپنی بیٹی سے نکاح نہ کرنے پر بہت ندامت ہوئی اور ڈرا کہ
اژدہا اوسکو ہلاک کردے تو اوسکے پیچھے چلا اور اوسوقت پونہچا کہ اژدہا اوسپر غالب آرہا تھا یہ دیکھکر اوسکے
چچا کو غیرت آئی اور اوسکے منہ مین اپنا ہاتھ گھسیڑ دیا اور تلوار سے اوسکا کام تمام کردیا جب یہ شعر کہے بشر کا
ارادہ بزرگی کے لیے جب اوسکے چچا نے اوسکو میدان مین دیکھا بہت بڑا تھا اور اوسکی مان اور اوسکی جان اوسکو
رو چکی ہی اوسکے سینہ مین جوش اوٹھ رہا ہے جنگل مین اوسکے ارادہ پر کھڑا ہوا ہے کہ اوسمین ہاتھ آستین تک
غائب ہوگیا ہے اوسکی اور میری جان ایک ہوگئی اور اوسکا اور میرا زہر سب ایک ہو گیا۔ فلمّا قتل الحية
قال عمّه انى عرضتك طمعا فى امر قد ثنّى الله عنانى عنه فارجع لازوجك ابنتى فلمّا
رجع جعل بشر يملأ فمه فخرا حتى طلع امرد كشق القمر على فرسه مدججا فى سلاحه فقال بشر
يا عمّ انى اسمع حس صيد المعنى جب اژدہے کو قتل کرچکا تو اوسکا چچا بولا کہ مینے یہ کام تجکو ایک
غرض کے لیے کہا تھا کہ اب اللہ نے اوس سے میرا دل پھیر دیا تو اب پھر چل مین تجکو اپنی بیٹی بیاہ دونگا جب بشر آیا
تو فخر سے اوسکا منہ پھولا ہوا تھا کہ ایک لڑکا چاند کی صورت گھوڑے پر سوار ہتیار لگائے ہوئے آیا اوسکا چچا بولا
ای بشر ایک شکار کی آہٹ سنتا ہون۔ وخرج فاذا بغلام على قيد فقال ثكلتك يا بشر ان قتلت
دودة وبهيمة تملأ ما ضغيك فخرا انت فى امان ان سلمت عمك فقال بشر من انت لا ام لك
قال اليوم الاسود والموت الاحمر فقال بشر ثكلتك من سلحتك فقال يا بشر من سلحتك
الشرح القيد اسپ المعنى بشر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک لڑکا گھوڑے پر سوار ہی اوسکا چچا بولا اے بشر ایک
کیڑہ اور ایک جانور کو قتل کیا تو فخر سے بھر گیا اگر اس سے اپنے چچا سے صلح کرے تو امان ہی بشر نے اوس لڑکے سے کہا
تو کون ہی کہا روز سیاہ اور موت سخت تجکو کسنے مسلح کیا ہی کہا جس نے تجکو کیا تھا۔ وكر كل واحد منهما على
صاحبه فلم يتمكن بشر منه وامكن الغلام عشرين طعنة فى كلية بشر كلما مسّه شباة السنان
حماه عن بدنه اتقاء عليه الشرح الشباة دھار والكلية گردہ وتہیگاہ المعنى اور آپس مین دونو
حملہ آور ہوے پر بشر کو اوس پر قابو نہ ملا اور اوسنے بشر کی کمر پر بیس وار مارے کہ بشر ہر وار سے اپنے تئین بچا تا تھا
ثم قال له يا بشر كيف ترى اليس الذى لو اردت لاطعمتك انياب الرمح ثم القى رمحه
واستل سيفه فضرب بشرا عشرين ضربة بعرض السيف ولم يتمكن بشر من واحدة

الشرح الیس الذی لو اردت لاطمنک انیاب ارمحی اس عبارت کے معنی درست نہین ہوسکتے ہین المعنے پھر وہ بولا اے بشر اب کیا رای ہے اگر تو چاہے تو مین نیزے کی نوک سے تجکو مارون پھر اپنا نیزہ پھینککر تلوار لی اور بس ؤ ار بارے اور بشر ایک ار بھی نہ مار سکا۔ ثم قال یا بشر سلم عمك واذهب فی امان قال نعم ولکن بشریطة ان تقول لی من انت فقال انا ابنك فقال یا سبحان الله ما وطئت عقیلة قط فانی هذه المنحة فقال انا من المرأة التی دلتك علی ابنة عمك فقال بشر تلك العصا من هذه العصیة هل تلد الحیة الا الحیة وحلف لا رکب حصانا و لا وطئ حصانا ثم زوج ابنة عمه لابنه۔ الشرح العقیلة عورت عالی خاندان تزویج کا صلہ لام غلط ہے المعنی پھر بولا اے بشر اپنے چچا سے صلح کرلے اور اوسکی امان مین رہ بشر نے کہا بہتر ہے یہ تو بول کہ تو کون ہے کہا مین تیرا بیٹا ہون کہا سبحان اللہ کبھی کسی عورت سے صحبت نہین کی یہ دادودہش کیونکر ہے کہا مین اوس عورت کے پیٹ سے ہوا ہون کہ جس نے تیرے چچا کی بیٹی کا پتا بتلایا جب بشر بھی قائل ہوا کہ یہ میری ہی شاخ ہے اور سانپ سانپ ہے جنتا ہے پھر بشر نے یہ قسم کھائی کہ اب سے نہ گھوڑے پر سوار ہونگا اور نہ کسی عورت سے صحبت کرونگا پھر اپنے چچا کی بیٹی کا نکاح اپنے بیٹے سے کرا دیا۔

المقامة الحادیة والثلثون

حدثنا عیسی بن هشام قال کنت ببغداد عام مجاعة فملت الی جماعة قد ضمهم سلك الثریا اطلب منهم شیئاً وفیهم فتی ذو لثغة بلسانه وقلح باسنانه فقال ما خطبك قلت حالان لا یفلح صاحبهما فقیر قد کده الجوع وغریب لیس یمکنه الرجوع الشرح لثغہ تتلانا قلح زردی الکد کوٹنا اور سختی المعنے عیسی بن ہشام کہتا ہے کہ مین ایام قحط مین بغداد مین تھا ایسے لوگون کے پاس کہ مثل ثریا آپسمین متحد اور ایک جا تھے مین کچھ مانگنے گیا اور وہان ایک جوان لڑکا تھا کہ اوسکی زبان مین لکنت تھی اور اوسکے دانت زرد تھے وہ بولا کہ کیا حاجت ہے مین نے کہا دو حال ہین کہ ایسا آدمی کبھی فلاح نہین پاتا ہے ایک فقیر بھوک کا مارا ہوا اور ایک غریب الوطن کہ واپس جانیکی طاقت نہو۔ فقال الغلام ای الثلمتین تقدم سدها فقلت الجوع فقد بلغ منی مبلغه فما تقول فی رغیف علی خوان نظیف وبقل قطیف الی خل ثقیف و لون لطیف الی خردل حریف وشواء صفیف الی ملح ظریف یقدمه الیك الآن من لا یمطلك بوعد ولا یعذبك بصد ثم یعلك باقداح ذهبیة من راح عنبیة اذ ذاك احب الیك ام اوساط محشوة واکواب مملوة وانقال معدودة وفرش منضودة وانوار مجودة ومطرب مجید

له من الغزال عين وجيد فان لم تود هذا ولا ذاك فما تقول في لحم طري وسمك بحري
وباذنجان مقلي وراح قطربلي وتفاح جني ومجمع وطي على مكان سري حذاء نهر جار
وحوض ثرثار وجنة ذات ازهار **الشرح** الثلة سوراخ القطف پھل توڑنا یا چنا خل ثقیف
سرکہ خالص وتیز اللون نوعی از طعام الخردل رائی حریف تیز المطل دیر لگانا الاعلال سیراب کرنا الراح شراب
القطربلی نام مقام کہ وہاں کی شراب مشہور ہے الجنی میوہ وغیرہ چنا الوطی درست کرنا السری وہ بلندی ثرثار کثیر
یا نام نہر الزہر کلی اور پھول **المعنی** تو وہ جوان بولا کہ پہلے کس امر کا بندوبست کرین مینے کہا بھوک کا
کہ اوسکا بہت غلبہ ہے (یہان قال ضرور ہے) پھر وہ بولا کہ تجکو چپاتی پاکیزہ خوان پر رہا ہوا اور اوسکے ساتھ باقلا کیا
ہوا مع سرکہ خالص کے اور قسم قسم طعام پاک مع رائی صاف کے اور کباب نمکین کے کہ ابھی ایسا آدمی حاضر کر دیگا
جو وعدہ کرکے دیر نہین لگاتا ہے اور روک کر تکلیف نہین دیتا ہے پھر تجکو سونے کے پیالین انگوری شراب
پلائیگا پسند ہے تجکو یا بھرے ہوئے برتن اور آبخورہ اور نقل درست کیے ہوئے اور فرش تہ بتہ اور پھولون کے
دستے لگے ہوئے اور بہت اچھا گویا کہ اوسکی آنکھ اور گردن ہرن کی سی ہو اور یہ بھی پسند نہو تو گوشت تازہ
اور دریا کی مچھلی آدی اور بینگن بھونے ہوئے اور قطربلی کی شراب اور میوے چنے ہوئے اور بستر نرم بلند مقام
پر نہر جاری اور حوض کے سامنے چمن کے اندر ہو اس مین کیا فرماتے ہو۔ قال عیسی بن هشام انا
عبد الثلثة فقال الغلام وانا خادمها فقلت لا حياك الله احييت شهوات كان
الياس اماتها ثم قبضت لها تها حتى قضيت اوقاتها ثم من اي الخرابات انت فقال **شعر**

انا من ذرى الاسكندرية	من نبعة فيهم زكية
سخف الزمان واهله	فركبت من سخفي مطية

الشرح الذری جمع ذروہ مراد خاندان النبعة چشمہ بجائے فیہم کے فیہا مناسب ہے **المعنی**
عیسے کہتا ہے مین تو ان تینون باتونکا خواہش مند ہون وہ بولا کہ مین بھی خادم ہون پھر مین بولا کہ تونے
وہ خواہشین زندہ کی ہین کہ یاس نے انکو مار ڈالا تھا اب اونپر قبضہ کیا اور اونکے اوقات پورے کر دیے
تو کونسے ویرانے مین سے ہے جب یہ شعر کہا مین اسکندریہ کے خاندانون مین سے ہون اوس ہی چشمہ مین سے
ہون کہ جسمین سے پاک پانی نکلتا ہے زمانہ اور زمانے والے کمینہ ہین اسلیے مین کمینگی کا مرتکب ہون
قال عیسی بن هشام فلما حل معقوده وافاض علينا جوده واصطحبنا زمانا ثم شرق

وغربت المعنی عیسے نے کہا اسے اپنی پوٹلی کھولکر ہمپر بخشش کی تو ایک مدت تک ہم دونون شاد رہے پھر وہ مشرق مین چلا گیا اور ہم مغرب مین

المقامة الثانية والثلثون فی محاکمة الزوج والزوجة

حدثنا عيسى بن هشام قال لما وليت الحكم بديار الشام اختصم الى رجل وامرأتان احدٰهما تدعى صداقا والاخرى تلتمس طلاقا وانفاقا فقلت للرجل ما تقول في الملتمسة صداقها فقال اعز الله القاضي صداق عماذا وانا غريب من اهل الاسكندرية فوالله ما اغلقت لى وتدا ولا اشبعت لى كبدا ولا عمرت لى خرابا ولا ملأت جرابا فقلت قد تبطنتها قال نعم لكن فما غير بارد وثديا غير ناهد وبطنا غير والد وعيبا غير واحد وريقا غير ريق وطريقا غير ضيق **الشرح** الوتد میخ اور یہان ذکر مراد ہی التبطن صحبت کرنا **المعنی** اس مقامہ مین خصم اور جورو کے قصے کا بیان ہی۔ عیسے نے کہا کہ جب مین دیار شام کا حاکم ہوا ایک شخص اور اوسکی دو جورو دین میرے پاس جھگڑتے ہوئے آئین ایک مہر مانگتی تھی اور دوسری طلاق اور نفقہ کی مدعی تھی مینے کہا کہ اسکے مہر کا کیا جواب دیتا ہی کہا مہر کیونکر لازم ہی کہ مین تو غریب الوطن ہون اسکندریہ کا رہنے والا اسنے میرے ذکر سخت کئے نہونے دیا اور میرا جگر سیراب نہ کیا اور میرا ویران گھر آباد نکیا اور میرا توشہ دان نہ بھرا مینے کہا تو نے صحبت کی ہی کہا ہان پر اسکا منہ تو ٹھنڈا نہ تھا اور پستان بھی نہین ابھرے اور بچہ بھی نہ جنا اور اور بہت عیب ہین اور تھوک ناگوار اور راستہ کشادہ ہی۔ فعدلت الى المرأة وقلت ما تقولين فقالت ايد الله القاضي هو اكذب من امله واسمج من عمله واكثر في اللوم من حيله واشد في الشوم من دغله وافسد عشرة من سفله والله لقد صادقت من فيه صفرا ومن يده صفرا ومن صدره سم خياط لا يرشح بقيراط ولقد زففت اليه بدنا كالديباج ووجها كالسراج وعينا كعين النعاج وثديا كحق العاج وبطنا كظهر الهملاج وحصنا ضيق الرتاج خشن المنهاج حار المزاج صعب العلاج ولكن كيف الدهو لا ينجز ما يعد وكيف ينجز ما يعد وهو لا يجد ويجهد لولم يخنه الوتد **الشرح** السماجة زشتی اور زشت ہونا الدغل تباہی وفساد در کار النعجة بھیڑ الهملاج گھوڑا الانجاز وعدہ پورا کرنا الرتاج بند در **المعنی** اب مین عورت کی طرف متوجہ ہوا کہ تو کیا جواب دیتی ہی بولی یہ شخص اپنی امید سے بھی زیادہ جھوٹا ہی اور اپنے کام سے بھی زیادہ بدتر ہی اور ملامت مین بہت حیلہ جو ہی اور بدبختی مین بہت تباہ کار ہی اور سفلہ پنے

زیادہ بدصحبت ہی خدا کی قسم اسکا ذہن گرم اور اسکا ہاتھ سنگ سخت پایا اور اسکا سینہ ایسا تنگ ہی کہ سوئی کا ناکہ
ہی کہ قیراط بھی اوس مین کبھی نہین ٹپکا اور جب مین اسکے پاس آئی تھی تو میرا بدن ریشم تھا اور میرا
چہرہ چراغ روشن تھا اور مین عیش چشم تھی اور مثل ڈبہ عاج کے میری پستان تھین اور مثل گھوڑے کی
پشت کے میرا پیٹ تھا اور میرے قلعہ کا دروازہ تنگ تھا راہ سخت گذار تھی میرا مزاج گرم علاج دشوار تھا مین
کیونکر بچہ جن سکتی تھی کہ جو وعدہ کرتا تھا پورا نہ کرتا تھا اور یہ تو انگرہی نہین ہی اور بہت محنت کرتا ہی کاش اسکا ذکر
اسکے موافق ہوتا۔ فقلت للرجل قد رمتك بالعنة ونسبتك الی الابنة فمال الیها وقال
است البائن اعلو الواجعل لتستعینك ثلثین الواعرك فی لیلة عشرین حتی اسقطت الجنین
فقالت اشهد القاضی علی هذا الاقرار فقال خدعتنی یا دفار الشرح است البائن عبارت
درست نہین اور اعلم بھی مطابق سیاق عبارت کلام نہین جعل کا صلہ لام نہین ہوتا ہی الد فرگندہ بغل المعنی
مین نے اوس سے کہا کہ یہ عورت تجکو نامردی اور اغلام کا عیب لگاتی ہی تو اوسنے عورت سے کہا کیا تو ماین نہین
ہوی تیری عمر نود سالہ کو تیس سالہ قرار نہین دیا بیسوین رات کو مینے حمل کا عیب تجکو نہین لگایا کہ تو نے اپنا پیٹ گرایا
تو اب قاضی ہی بولی کہ اس اقرار پر گواہ رہو سو اوسنے کہا کہ او بد بو بغل والے تو نے مجکو دھوکا دیا۔ وقالت
الثانیة اصلح الله القاضی اسئل امساکا بمعروف او تسریحا باحسان فقال الاسکندری
کو تقیمها فی الشهر حتی اقدمه سلفا فقلت مائة فی الشهر تعینها علی صروف الدهر
فقال لعلك قست شهری بشهرك ان امری دون امرك الشرح السلف پیشگی المعنی
اب دوسری عورت بولی مین یہ چاہتی ہون کہ یا اچھی طرح رکھے یا اچھی طرح طلاق دے اسکندری بولا
کہ اے قاضی تم اسکی ماہوار کیا مقرر کرتے ہو کہ مین پیشگی دیدون کہا سو درہم کہ اپنی اوقات پر خرچ کرتی رہیگی کہا
اے قاضی شاید تو نے اپنے پر قیاس کیا ہی کہ نسبت تیرے میرا کام بہت کمتر ہی۔ فقلت لا انقصها
عن هذا القدر فقال هی طالق ثلثا ان لو اعطها نفقة شهرین دون الاجل تضربه وقبل الماء
تشربه المعنی پھر بولا اگر مدت مقرر کرنے سے پہلے اور اس پانی پینے سے پہلے مین دو مہینہ کا نفقہ
ندون تو اسپر تین طلاق ہین۔ فقالت المرأة اتق الله ایها القاضی فی بنات صغار لیس لهن
کادح سواه ولا کاد الا ایاه فامرت بتوفیر ذلك علی المرأة فعادتا بعد شهرین تلتمسان
فی النفقة فضلا فقلت الطلاق یلزم القاضی ان نظر بینکما فغیبا عنکما المعنی

تو وہ عورت بولی اے قاضی خدا سے ڈر کر ان چھوٹی لڑکیون کے لیے اسکے سوا کوئی محنت اور کوشش کرنیوالا نہین ہے اور ہینے زیادہ خرچ کرنیکا حکم عورت ہی پر لگا دیا اور دو مہینہ کے بعد دونون عورتین نفقہ کی زیادتی کی درخواست کرنے پھر آئین تب مین نے کہا کہ اگر قاضی کی راے مین آئے تو طلاق کا حکم جاری کردیگا تم دونون اب پردہ کیا کرو۔ ثم انشأ الاسکندری یقول شعر رب قاضٍ علی الوری ٭ جائز الحکم نافذہ ٭ سامنی بذل معوزو ٭ نضا عن نواجذہ ٭ ذقن معطیہ بعد ما ٭ سامنی فی است اخذہ ٭ یہ سب صحیح معلوم نہین ہوتے ہین اسلیے بے تکلف ترجمہ کرنا کیا ضرور ہے۔ فقلت القاضی لا یسمع ما یکرہ لان احتمل ھذا خیر من ان ازن ذالک فانصرفا وخرجا فاتبعتہما من یعرف خبرھما فرجع فقال سالتہ عن اسمہ فقال ابو الفتح الاسکندری

المعنی مین نے کہا جواب اپسند نہو چاہیے قاضی نہ سنے کہ اسکا بوجھ اوٹھانا تولنے سے بہتر ہے اب وہ دونون نکلے اور اونکے پیچھے مین نے ایک شخص کو بھیجا کہ اونکی خبر لاوے جب وہ آیا تو مین نے کہا کہ تو نے اسکا نام دریافت کیا کہا وہی ابو الفتح اسکندری تھا

المقامة الثالثة والثلثون فی المضیرة

حدثنا عیسی بن ھشام قال کنت بالبصرة ومعی ابو الفتح الاسکندری رجل الفصاحة یدعوھا فتجیبه والبلاغة یأمرھا فتطیعه وحضرنا معه دعوة لبعض التجار فقدمت مضیرة تثنی علی الحضارة وتترجرج فی الغضارة وتؤذن بالسلامة وتشهد لمعویة بالامامة فی قصعة یزل عنها الطرف ویموج فیها الظرف فلما اخذت من الخوان مکانها ومن القلوب اوطانها قام ابو الفتح الاسکندری یلعنها وصاحبها ویمقتها واکلها ویثلبها وطابخها فظنناه یمزح فاذا الامر بالضد واذا المزاح عین الجد وتنحی عن الخوان وترك مساعدة الاخوان ورفعناها فارتفعت معها القلوب وسافرت خلفها العیون وتحلبت لها الشفاه واجتلبت لها الافواه واتقدت لها الاکباد ومضی فی اثرها الفواد ولکنا ساعدناہ علی ھجرھا وسالناہ عن امرھا

الشرح المضیرہ وہ کھانا کہ چھاچھ سے بناتے ہین جیسا مارواڑ کے ملک مین کھٹی ابٹی پکاکر کھاتے ہین الترجرجہ لہرانا الغضارة خوش عیشی التلمظ کھانے کے بعد زبان سے ہونٹ چاٹنا **المعنی** اس مقامہ مین مضیرہ کا بیان ہے عیسی نے کہا مین بصرے مین تھا اور ابو الفتح اسکندری میرے ساتھ تھا یہ ایک شخص تھا کہ فصاحت اوسکے پاس حاضر رہتی ہے اور بلاغت اوسکی اطاعت کرتی ہے مین اوسکے ساتھ

ایک سوداگر کے یہان دعوت مین گیا اور مضیرہ کہ حاضرین پر ثناخوان تہا اور خوش عیشی مین لہرارہا تہا اور سلامتی کی خبر اور معاویہ رضہ کے امامت کی گواہی دے رہا تہا ایسے طشت مین حاضر کیا گیا کہ آنکہ اوسپرسے اوچٹتی تہی اور برتن اوسپر موج زن تہے اور دسترخوان پر لگا یا گیا اور دلونمین بھی جلے پذیر ہوا ابوالفتح اوٹھکر اوسکو اور اوسکے صاحب کو لعنت کرنے لگا اور اوسکو اور اوسکے کھانیوالے پر شور کرنے لگا اور اوسکو اور اوسکے پکانیوالیکو ملامت کرنے لگا پہلے تو ہمکو گمان ہوا کہ یہ ہنسی کرتا ہے پھر ظاہر ہوا کہ ہنسی نہین ہے اور امریقینی ہے اور دسترخوان پرسے اوٹھ کھڑا ہوا اور دوستون کی رفاقت ترک کردی اور دسترخوان ہمنے اوٹھا ڈالا اور اوسپرسے دل اوٹھ گئے اور اوسکی پیچھے نگاہین تکنے لگین اور سب ہونٹ چاٹنے لگے اور منہ سُت گئے اور کلیجے جل گئے اور دل بھڑک گئے پھر ہم بھی مضیرہ چھوڑکر اوسکے ساتھ ہولیے اور اوسکا حال دریافت کیا —

فقال قصتی معها اطول من مصیبتی فیها و ان حدثتکم بها لم آمن المقت واضعت بسببها الوقت فقلنا هات قال دعانی بعض التجار الی مضیرة وانا ببغداد ولزمنی ازاجیب الیها فقمنا وجعل طول الطریق یثنی علی زوجته ویفدیها بمهجته ویصف حذقها فی طبخها وتأنقها فی صنعها ویقول یا مولای لو رأیتها والخرقة فی استها وهی تدور فی الدور من التنور الی القدور ومن القدور الی التنور تنفث بفیها النار وتدق بیدها الابزار ولو رأیت الدخان قد غیّر فی ذلك الوجه الجمیل واثر فی ذلك الخد الاسیل لرأیت منظرًا تحار فیه العیون وانا اعشقها لانها تعشقنی ومن سعادة المرء ان یرزق المساعدة من قرینته وان یسعد بظعینته لاسیما اذا کانت من طینته وهی ابنة عمی لحًا ارومتها ارومتی وعمومتها عمومتی وطینتها طینتی ومدینتها مدینتی لکنها اوسع منی خلقًا واحسن منی خلقا وصدعنی بصفات زوجته حتی انتهیت الی محلته

المعنی تو کہا کہ میری مصیبت سے میرا قصہ دراز ہے اگر بیان کرون تو خفگی اس سے نپاؤن گا اور اسی لیے مین نے زمانی سے صلح کی ہے ہمنے کہا بیان کرو کہا بغداد مین ایک سوداگر نے میری مضیرہ کی دعوت کی اور مینے دعوت قبول کی اور چلا سارے راستے اپنی جورو کی تعریف کرتا رہا اور اپنی جان اوسپر قربان کرتا رہا اور پختے مین اوسکی حذاقت اور ہرکام مین اوسکی لیاقت بیان کرتا رہا اور کہتا تہا کہ ای میرے میان کاش تو اوسکو دیکھے اور اوسکے

چوتڑون پر چھٹا کپڑا دیکھے اور وہ اپنے گھر مین تندور سے دیگچیون پر اور دیگچیون سے تندور پر آتی جاتی ہی اپنے منھہ سے آگ پھونکتی ہی اور اپنے ہاتھ سے مصالح پیستی ہی دھوئین سے اوسکا چھرۂ زیبا بگڑ گیا او اوسکے گال پر دھبہ پڑ گیا تو اوسکو دیکھے تو آنکھین پھٹ جائین گی اور مین اوسکا اسلیے عاشق ہون کہ وہ میری عاشق ہی اور بڑی خوش نصیبی یہ ہی کہ عورت اپنے مرد کی مددگار اور تابعدار ہی خصوصًا جبکہ دونو کی ایک اصل ہو میرے چچا کی بیٹی ہی اور میرا اور اوسکا ایک خاندان ہی اور میری اور اوسکی ایک بستی ہی پہ مجھ سے زیادہ خوشخو ہی اور مجھسے بہت خوشرو ہے اور یہانتک اپنی جورو کا وصف کرتا رہا کہ تمام راستہ کٹ گیا اور اوسکے محلہ مین آپھونچے ــــ

ثمّ قال یامولای تری ھذہ المحلۃ ھی اشرف محال بغداد تتنافس الاخیار فی نزولھا وتتغایر الاحرار فی حلولھا ثمّ لا یسکنھا غیر التّجار وانما المرء بالجار ثمّ داری فی السّطۃ من قلادتھا والنقطۃ من دائرتھا کم تقدّر یامولای انفق علے کلّ دار منھا قل تخمینا ان لم تعرفہ یقینا قلت الکثیر فقال یا سبحان اللہ ما اکثر ھذا الغلط تقول کثیر فقط وتنفس الصعداء وقال سبحان من یعلم الاشیاء وانتھینا الی بابہ

المعنی تو کہنے لگا اے میرے میان بغداد کے سب محلون سے یہ محلہ اشرف ہے اشراف اس مین اپنے رہنے کے لیے رغبت کرتے ہین اور آپس مین رشک کرتے ہین اور اس مین سوداگر ہی رہتے ہین اور عزت انسان کی اوسکے ہمسایہ سے ہی کہ میری حویلی گویا ہار کے بیچ مین اور اوسکے دائرہ کا مرکز ہے میان تمھارے اندازے مین ان حویلیون پر کسقدر روپیہ خرچ ہوا ہے اگر یقینًا نہ کہو تو تخمینًا کہو مین نے کہا بہت کہا سبحان اللہ بہت کہدینا بہت غلط ہی اور لمبی لمبی سانس کھینچی اور کہا اللہ حقیقت جانتا ہے اور ہم دروازے پر آپھونچے ــــ

وقال ھذہ داری کم تقدر یامولای انفقت علی ھذہ الطاقۃ انفقت واللہ فوق الطاقۃ ووراء الفاقۃ کیف تری صنعتھا وشکلھا ارأیت باللہ مثلھا انظر الی دقائق الصنعۃ فیھا وتامل حسن تعریجھا فکانّہ خطّ بالفرجار وانظر الی حذق النجار فی ھذا الباب ھو خلیطا ساج وعاج قدا ازدوجا ای ازدواج اتّخذہ واللہ فی کم قل ومن این اعلم ھو ساج قطعۃ لا ما روض ولا عفن اذا

حرك الله وان نقرطن **المعنی** تو کہا یہ میری حویلی ہو اس دروازے پر مین نے کیا خرچ کیا ہوگا خدا کی قسم اپنی طاقت سے زیادہ فاقہ کر کے خرچ کیا ہو اسکے کام اور شکل کو کیا دیکھتا ہو خدا کی قسم اسکا مثل تم نے دیکھا ہو اسکا باریک کام دیکھو اور اسکا تمام دیکھو گویا پرکار سے بنا ہو اور دروازے کے بنانے مین بڑھئی کی کاریگری ہو ساکھو اور ہاتی دانت کے دو کیواڑون کی کیا عمدہ جوڑی ہو کم سے کم کتنے مین اور کہان سے آئی ہے ساکھو نہ زمین کھاتی ہے نہ سڑتا ہے ساکھو کی لکڑی ہلائی جائے تو جھن جھن بولتی ہے اور کھودی جائے تو ٹن ٹن بولتی ہے —

من اتخذه اتخذه الله والله اسحاق بن محمد البصری وهو رجل نظیف الاسباب بصیر بصنعة الابواب خفیف الید فی العمل بحیاتی لا استعنت الا به فی مثله وهذه الحلقة تراها اشتریتها فی سوق الطرائف من عمران الطائف بثلثة دنانیر مغربیة وکم فیها من الشبه یا سیدی فیها ستة ارطال وهی تدور فی الباب بالله دورها ثم انقرها وابصرها وبحیاتی لا اشتریت الحلق الا منه فلیس یبیع الا الاعلاق ثم قرع الباب ودخلنا الدهلیز **المعنی** یہ دروازہ کس نے بنایا ہو خدا کی قسم اسحاق بن محمد بصری نے بنایا ہو اوسکے اوزار عمدہ ہین دروازے کے بنانے مین خوب ماہر ہے کام مین سب کاریگرون مین اوسکا ہاتھ بہت ہلکا ہو اوسی سے مین نے مدد لی ہو اور یہ کنڈہ طائف کے بازار طرائف مین تین دینار مغربی کو مول لیا ہو اور اس مین تین سیر پیتل ہو اور وہ حلقہ دروازے مین کھود کر لگا دیا ہو اس لیے اوسمین پھرتا ہو اور اوسی سے یہ کنڈہ مین نے مول لیا ہو کہ وہ کنڈہ ہی بیچا کرتا ہو پھر دروازہ کھڑکھڑایا اور ہم دہلیز مین گھسے —

فقال عمرك الله یا دار ولا خرب بك یا جدار فما امتن حیطانك واوثق بنیانك واقوى اساسك تامل بالله معارجها ومدارجها وتبین دواخلها وخوارجها وسلنی کیف حصلتها وکم حیلة احتلتها حتی عقدتها کان والله لی جار یکنی ابا سلیمان یسکن هذه المحلة وله من المال ما لا یسعه الخزن ومن الصامت ما لا یحصره الوزن مات رحمه الله وخلف خلفا اتلفه فی الخمر والزمر ومزقه بین اللبد والقمر واشفقت ان یسوقه قائد الاضطرار الی بیع الدار فیبیعها بین اثناء الضجر ویجعلها عرضة للخطر ثم اراها وقد فاتنی شراها فانقطع علیها حسرات الی یوم الممات

فعمدت الی اثواب لا تنض تجارتها فحملتها الیه وعرضتها علیه وساومته الی ان یشتریها
نسیة والمدبر یحسب النسیة هدیة والمتخلف یعدّها عطیّة وسألته وثیقة باصل المال
فعقدها ثم تغافلت عن اقتضائه حتی کادت حاشیة حاله ترق ثم اتیته واقتضیته
واستمهلنی فانظرته والتمس غیرها من الثیاب فاحضرته وسألته ان یجعل داره رهینة
لدی ووثیقة فی یدی ففعل ثم درّجته بالمعاملات الی بیعها حتّی حصلت لی بجد
صاعدٍ وبخت مساعدٍ وقوة ساعد ورب ساع لقاعدٍ **الشرح** لا تنض منفی کے
معنی درست نہین ہوتے ہین بلکہ تنض کے معنی درست ہین کہ نقد ہونے کے معنی ہین اور رب ساع لقاعد کے
معنی درست نہین ہین **المعنی** اور کہا اے گھر اللہ تجکو آباد رکھے اور اے دیوار کبھی نہ گرے دیوارین
کیا مضبوط ہین بنیاد کیا پایدار ہی اور قوت دار اوسکے بلند درجے تامل سے دیکھ کہ اوسکے حقوق داخلیہ
اور خارجیہ ظاہر ہونگے اور پوچھ کہ مین نے یہ مکان کیونکر حاصل کیا ہی اور اوسکے لیے کیا کیا حیلے کیے ہین
ایک شخص ابا سلیمان میرا پڑوسی تھا کہ وہ یہین رہتا تھا اور ایسا تونگر تھا کہ خزانے مین اوسکے نہ مال سما سکے
اور نہ نقد روپیہ تُل سکے وہ تو مر گیا اور اوسکے پیچھے اوسکے بیٹے نے شراب خواری اور مزامیر نوازی اور گنجفہ
اور قمار بازی مین سب اوڑا دیا اور مجکو یہ خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ حالت اضطراب مین حویلی بیچ ڈالے اور
مین دیکھتا رہون کہ مین خرید نسکون اور مرتے دم تک مجکو یہی حسرت رہے مین وہ عمدہ تھان لیکر کہ اونکی تجارت
نقد ہوتی ہے اوسکے پاس گیا اور قرض پر خریدنیکے لیے معاملہ کیا کیونکہ بدبخت و ناخلف قرض کو تحفہ اور
بخشش سمجھتے ہین اور مین نے اوس سے تمسک مانگا اوس نے لکھ دیا اور مینے جا کر تقاضا کرنے مین
غفلت کی یہانتک کہ اوسکا حال بہت پتلا ہو گیا اب مینے اوسکے پاس آکر تقاضا کیا اوس نے مہلت مانگی
اور اور اسباب مانگا مینے مہلت بھی دی اور اسباب بھی دیا اور یہ کہا کہ اپنی حویلی میرے پاس گرو کردے او تمسک رہن لکھدے
اوسنے یہ بھی کر دیا پھر بتدریج نوبت بیع کی آئی سو اس کوشش عالی اور بخت مساعد اور قوت بازو سے یہ حویلی ہاتھ لگی —
وانا بحمد اللہ مجدود فی مثل هذه الاحوال محمود بحسبک یا مولای انی کنت
منذ لیالٍ نائمًا فی البیت مع من فیه اذ قرع علینا الباب فقلت من المنتاب
فاذا امرأة معها عقد لآل فی جلدة ماء ورقّة آل فعرضته للبیع فاخذته منها
اخذة خلس واشتریته منها بثمن بخس وسیکون لی فیها نفع ظاهر وربح وافر

بعون الله ودولتك وانّما حدثتك بهذا الحديث لتعلم سعادة جدّی فی التّجارة والسّعادة ينبط الماء من الحجارة الله اكبر لا ينبّئك اصدق من نفسك ولا اقرب من امسك اشتريت هذا الحصير من المناداة وقد اخرج من دور ال الفرات وقت المصادرات وزمان الغارات وكنت اطلب مثله منذ الزمن الاطول فلا اجد والليل حبلی لا يدری مايلد فاتفق انّی حضرت باب الطّاق وهذا يعرض فی الاسواق فوزنت فيه كذا وكذا دينارا تامل بالله صنعته ولينه ودقته ولونه فهو عظيم القدر لا يقع الّا فی النّدر وان كنت سمعت بابن عمران الحصری فهو عمله وله ابن يخلفه الان فی حانوته لا توجد اعلاق الحصر الّا عنده بحياتی لا اشتريته الّا من دكّانه فالمومن ناصح لاخوانه لاسيّما اذا تحرم بخوانه المعنی اور مین بحمد الله كامياب ہون اور ايسے كامومنين بخشاور ہون ميان بس كرمين بہت دن تك اپنے گھرمين قيام پذير رہا ايكوقت دروازے پردستك ديگئی مين نے كہا كون آيا ہے تو ايک عورت ہے كہ پانی كی مشك مين يا گوزن كی كھال مين موتيونكی لڑی بيچنے كے ليے لائی ہے مينے گويا اوچك ہی لی اور بہت كم قيمت كو خريدی مجكو اوسمين نفع ظاہر ہے اور فائدہ بہت ہے اور مينے يہ ذكر اسليے كيا كہ تم كو تجارتمين ميری كاميابی معلوم ہوجائے اور بڑی كاميابی يہ ہے كہ پتھرمين سے پانی اوبلنے لگے اور يہ خبر تيرے جانسے زيادہ راست ہے اور كل سے زيادہ يقين ہے اور يہ بوريا مناداۃ مين آل فرات كے خاندان سے مصادرہ اور لوٹ كے وقت خريدا تھا اور مين بہت دنون سے اسكی تلاشمين تھا پر ملا نہين تھا اور كيا معلوم ہے كہ رات كو جو حاملہ ہا تو كيا جنے گی اور اتفاقا يہ دريچہ بازار مين سے لے ليا ہے كہ اوسكی قيمت اتنے دينار تول دیے اسكی كاريگری ونرمی وباريكی اور رنگت كو ملاحظہ كرو بڑی قدر كی چيز ہے اور نادر ہے اور ابن عمران الحصری كا يہ بنايا ہوا ہے اوسكا ذكر تمنے سنا ہوگا اب اوسكی دوكان مين اوسكا بيٹا كام كرتا ہے اعلاق حصری وہين ملتے ہين مين بھی وہين سے لايا ہون مسلمان اپنے مسلمان بھائی كا خيرخواہ ہے خصوصاً جب كے اوسكی يہان دسترخوان پر كھانا كھايا ہو —

ونعود الی حديث المضيرة فقد حان وقت الظهيرة يا غلام الطّست والماء فقلت الله اكبر ربّما قرب الفرج وسهل المخرج وتقدّم الغلام فقال ترى هذا الغلام رومیّ الاصل عراقی النشو تقدم يا غلام واحسر عن رأسك وشمر

عن ساقك وانض عن ذراعك وافتر عن اسنانك واقبل ببدلك وادبر برباك ففعل
الغلام وقال التاجر لله من اشتراه اشتراه لى ابو العباس من محلة النخاس ضع الطست
وهات الابريق فوضعه الغلام واخذه التاجر فقلبه ونقره واجال فيه نظره فقال انظر
الى هذا الشبه كانه جذوة اللهب او قطعة الذهب شبه الشام وضنعة العراق
ليس من خلقان الاعلاق وقد عرف دور الملوك وذراها احرز بالله وزنه وتأمل حسنه
ومتنه وسلنى متى اشتريته اشتريته والله عام المجاعة وادخرته لهذه الساعة يا غلام
الابريق فقدمه الغلام واخذه التاجر فقلبه ثم قال وانبوبه منه وقال لا يصلح هذا الابريق
الا لهذا الطست ولا يصلح هذا الطست الا مع هذا الدست ولا يحسن هذا
الدست الا فى هذا البيت ولا يجمل هذا البيت الا مع هذا الضيف ارسل الماء
يا غلام فقد حان وقت الطعام بالله ترى هذا الماء ما اصفاه ازرق كعين السنور
صاف كقضيب البلور استقى من الفرات واستعمل بعد البيات فجاء كلسان
الشمعة اصفى من الدمعة وليس الشان فى الماء ولكن الشان فى السقاء **الشرح**

اربعتران **المعنے** اب مین مضیرہ کا قصہ بیان کرتا ہون کہ دوپہر کا وقت ہوا تو بولا او غلام سیلاچی
اور پانی لا تو مین بولا کہ اب رہائی قریب ہے اور نکلنا آسان ہے اور غلام آگے آیا تو کہا اس غلام کی اصل روم
ہے اور نشو نما عراق مین ہوا او غلام آگے آکے اپنا سر کھول اور پنڈلی پر پائنچہ اور اپنی بانہہ پر آستین چڑہا لے اور
اپنے دانت دکھلا اور اپنا چاند سا چہرہ سامنے کر اور پیٹھ پھیر کر ران دکھا غلام یہ سب کام بجا لایا او یہ غلام
نخاس سے میرے لیے ابو العباس خرید کر لایا ہے سیلاچی کو رکھدے اور آفتابہ لے آ اوس نے رکھدیا
سوداگر نے سیلاچی ہاتھ مین لیکر بجائی اور غور سے دیکھا اور کہا اسکا پیتل آگ کا ڈلا ہے یا سونے کا ٹکڑا ہے
شام کے ملک سے لایا گیا ہے عراق مین بنایا گیا ہے پرانا نہین ہے بادشاہون کے محل سرا اون ڈیوڑھیون
مین رہ چکا ہے اور اسکا وزن اندازہ کرو اور اوسکی خوبصورتی اور مضبوطی ملاحظہ کرو اور پوچھو کہ کب
خریدا ہے قحط سالی مین مول لیا تھا اور آج کے لیے بچا رکھا تھا او غلام آفتابہ لا دہ لایا سوداگر نے اوسکو
لیا اور اولٹ پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ اسکی ٹونٹی اس سے الگ نہین ہے اسیمین کی ہے اور یہ آفتابہ اس
سیلاچی کے لیے اور یہ سیلاچی اس صدر خانہ پر اور یہ صدر اس گھر مین اور یہ گھر اس مہمان کے لیے زیبا

اور موزون ہی او غلام پانی ڈال کہ کھانے کا وقت آیا ہی یہ پانی کیا صاف ہی جیسے بلّی کی آنکھ سبز ہوتی ہے
ویسا سبز ہی اور جیسا بلور کی شاخ صاف ہوتی ہی ویسا صاف ہی فرات سے یہ پانی آیا ہی اور باسی برتا گیا
مثل چراغ کی لَو کے روشن و شفاف ہی اور مثل آنسوون کے پاک و صاف ہی اور یہ سب خوبی پانی ہی کی نہین ہے
بلکہ سقا کی خوبی ہی — لا یدلك علے نظافة اسبابه الا نظافة اثوابه وهذا المنديل سلني عن
قصّته فهو نسج جرجان وعمل ارجان وقع اليّ فاشتريته واتخذت امرأتي بعضه سراويلا
واتخذت بعضه منديلا ودخل في سراويلها عشرون ذراعًا وانتزعت من يدها هذا القدر
انتزاعًا وسلمته الى المطرز حتّى صنّفه وصفّفه وطرزه ثم رددته من السّوق وخزنته
في الصندوق وادّخرته للظّراف من الاضياف لم تذله العامة بايديها ولا النساء
لمآقيها فلكل علق يوم ولكل آلة قوم **المعنے** اسباب کی پاکیزگی کپڑون کی نظافت پر
موقوف ہی اس منديل کا یہ قصہ ہی کہ وہ جرجان کا بنا ہوا ہی اور ارجان کی بناوٹ ہی میرے پاس آیا
تو مین نے خرید لیا اور میری عورت نے اس مین سے پائجامہ بنایا باقی کی مین نے منديل بنالی اوسکے
پائجامہ مین بیس۲۰ گز لگا ہی باقی اوس سے مین نے چھین کر چھیپی کو دیا کہ اوس نے درست اور صاف
کر کے چھاپا ہی اور مین نے وہان سے لا کر صندوق مین رکھ لیا ہی اور ظریف مہمانون کے لیے رکھ چھوڑا
ہے عوام کے ہاتھون مین برتے نہین گئے اور عورتون نے بھی اوسکو نہین برتا اور ہر کار بستہ کے
لیے ایک دن ہی اور ہر ہتیار کے لیے قوم متعین ہی — یا غلام الخوان فقد تطاول الزمان
والقصاع فقد طال المصاع والطّعام فقد كثر الكلام فاتی الغلام بالخوان وقلّبه التاجر
على المكان ونقره بالبنان وعجّمه بالاسنان وقال عمر الله بغداد فما اجود متاعها
واظرف صنّاعها تامّل هذا الخوان وانظر الى عرض متنه وخفّة وزنه وصلابة عوده
وحسن شكله فقلت هذا الشكل فمتى الاكل فقال الان عجّل يا غلام الطعام لكن
الخوان قوائمه من اصله **الشرح** المصاع اضطراب وهيجان العجم دانتون سے کاٹنا
المعنے اے غلام خوان لا کہ دیر بہت ہوگئی ہی اور رکابیان لا کہ بھوک کی شدت ہی اور کھانا
کہ باتین بہت ہوئین غلام خوان لایا کہ اوسکو سوداگر نے اولٹا پلٹا اور اونگلیون سے بجایا اور دانتون
پر مارا اور کہا کہ اللہ بغداد آباد رکھے اوسکا سامان کیا عمدہ ہی اور اوسکے کاریگر کیا نایاب ہین یہ خوان دیکھو

مضبوط ہے اور ہلکا ہے اور لکڑی پختہ ہے اور خوبصورت بنا ہوا ہے مین نے کہا اب یہ شکل تو ہو
پر کھانا کب ملے گا کہا ابھی غلام کھانا جلد لا پر خوان کے پایے اسی مین کے ہین ۔ فقال ابو الفتح فحاسبت
نفسی وقلت قد بقی الخبز وصفاته والخباز والاته والحنطة من این اشتریت اصلا
وکیف اکتری لها حملا وفی ای رحی طحن واجانة عجن وای تنور سجر وخباز استوجر
وبقی الحطب من این احتطب ومتی جلب وکیف صفف حتی جفف وحبس حتی یبس
وبقی من شقه وکیف قضینا حقه وبقی الخباز ووصفه والتلمیذ ونعته والدقیق ومدحه
والخمیر وشرحه والملح وملاحته والبیع ومباحته وبقی السکرجات من اتخذها وکیف
انفذها ومن عملها ومتی حملها والخل کیف انتقی عنبه واشتری رطبه وکیف صهرجت
معصرته واستخلص لبه وقیر حبه وکم یساوی دنه وبقی البقل کیف احتیل حتی اقتطف
وفی ای مبقلة رصف وکیف قطف وکم تانق حتی نظف وبقیت المضیرة کیف اشتری لحمها
ووفر شحمها ونصبت قدرها واججت نارها ودقت ابزارها حتی اجید طبخها وعقد
مرقها وهذا خطب یطم وشیٔ لا یتم **الشرح** الدجانة یانی العجن گوندھنا الصهرجة حوض بھرنا
الرصف تہ بر تہ چننا اور لگانا التانق پسند آنا الطم تہ بر تہ یا رذی پر رد الگانا **المعنی** ابو الفتح نے کہا مین نے
دل مین خیال کیا کہ اب روٹی اور اوسکا وصف اور نان بائی اور اوسکے ہتیار کا بیان اور گیہون کا بیان اور
کہان سے خریدے گئے اور کیونکر کرایہ دیکر لائے گئے اور کس چکی مین پیسے گئے اور کیسے پانی سے آٹا گوندھا گیا
اور کون تنور گرم ہوا اور کون نان بائی پکانے آیا تھا اور لکڑیون کا ذکر کہ کہان سے آئین اور کیونکر
لائے اور سکھانے کے لیے کیونکر رکھی گئین کہ سوکھ گئین اور کس نے اوسکو چیرا اور کیا اوسکا حق ادا کیا اور نان بائی
کی تعریف اور اوسکے شاگرد کی توصیف اور آٹا اور اوسکا وصف اور خمیر اور اوسکا بیان اور نمک کی نمکینی کا
ذکر اور بیع کے مباح ہونے کا بیان باقی رہا ہے اور رکابیون کا بیان کہ کس نے بنائین اور کیونکر آئین اور
کب اور کون اوٹھا لایا اور سرکے کا ذکر کہ اوسکے انگور کیونکر چنے گئے اور تازہ انگور کیونکر خریدے گئے
اور اوس کا رس کیونکر حوض مین بھر گیا اور شراب خالص کیونکر نکلی اور اوسکے بیج کیونکر نکالے گئے اور
اوسکا گھڑا کس قیمت کا ہی اور باقلا کا بیان رہا کہ کیونکر چنا گیا اور کس کھلیان مین ڈھیر لگایا گیا اور کیونکر باقلا
نکالا گیا اور صاف کیا گیا اور مضیرہ کا ذکر رہا کہ گوشت کیونکر لیا گیا اور چربی کسطرح جدا ہوئی اور دیگچی

چولہ پر رکھی گئی اور آگ سُلگائی گئی اور مصالحہ پیسا گیا کہ خوب پکایا گیا اور شوربا درست ہوا اور یہ امر بہت جما ہوا ہی کہ تمام نہوگا — فقمت فقال این ترید فقلت حاجۃ اقضیہا فقال یا مولای تریہ کنیفا یزری بربیعی الامیر وخریفی الوزیر قد جصص اعلاہ وصہرج اسفلہ وسطح سقفہ وفرش بالمرمر ارضہ یزل عن حائطہ الذر فلا یعلق ویمشی علی ارضہ الذباب فیزلق علیہ باب من خلیطی عاج وساج مزدوجین احسن ازدواج یتمنی الضیف ان یأکل فیہ فقلت کل انت من ھذا الجراب ولم یکن الکنیف فی الحساب وخرجت نحو الباب واسرعت فی الذھاب وجعلت اعدو ویتبعنی ویصیح یا ابا الفتح المضیرۃ وظن الصبیان ان المضیرۃ لقب لی فصاحوا صیاحہ فرمیت احدھم بالحجر من فرط الزجر فلقی الحجر بعمامتہ فغاص فی ھامتہ فاخذت من النعال بما قدم وما حدث ومن الصفع بما طاب وما خبث وحشرت الی المحبس وبقیت عامین فی ذلک النحس فنذرت ان لا اکل المضیرۃ ما عشت فھل انا فی ذا یا ال ھمدان ظالم

الشرح الکنیف پائخانہ الذر چینوٹی اس مصرع مین یا زائد معلوم ہوتا ہی ورنہ وزن درست نہین ہوسکتا ہی **المعنی** تو اب مین کھڑا ہو گیا کہا کیا ارادہ ہی مین نے کہا حاجت ادا کرونگا کہا سیان دیکھو کہ پائخانہ بادشاہ کے چمن ربیعی کو اور وزیر کے چمن خریفی کو عیب لگاتا ہی اوس پر چونہ گچ کیا گیا اور نیچے حوض بنایا گیا ہی اور چھت برابر کی گئی ہی کہ مہمان وہان کھانا کھا سکتا ہی مین نے کہا تو اس توشہ مین سے کھاتا رہو اور پائخانہ کا شمار کبھی نہوا اور مین نے نکلنے مین اور چلنے مین بہت جلدی کی مین بھاگنے لگا کہ وہ میرے پیچھے ہوا اور یہ چیخنے لگا اے ابو الفتح المضیرہ اور لڑکون نے جانا کہ یہ میرا لقب ہی وہ بھی یہی پکارنے لگے مین نے غصہ سے ایک کے پتھر مارا کہ اوسکے سر مین لگا اب مین جوتیون سے پٹنے لگا اور دھولین پڑنی لگین اور قید خانے مین بھجوا دئے گئے اور دو برس تک اس نحوست مین مبتلا رہا اس لیے مین نے یہ نذر مانی ہی کہ جب تک جیون مضیرہ نہ کھاؤن تو اے آل ہمدان کیا مین اس باب مین قصوروار ہون —

قال عیسی بن ھشام فقبلنا عذرہ ونذرنا نذرہ وقلنا قدیما جنت المضیرۃ علی الاحرار وقدمت الاندال علی الاخیار **المعنی** عیسی نے کہا ہمنے اوسکا عذر قبول کیا اور وہی نذر ہمنے بھی مان لی اور ہم بولے کہ مضیرہ اشرافون پر ہمیشہ سے زیان پہونچاتا ہے اور کمینے اشرافون پر ترجیح پاتے ہین —

المقامة الرابعة والثلثون

حدثنا عیسے بن هشام قال لما قفلنا من تجارة ارمینیة اهدتنا الفلاة الی اطفالها
وعثرنا بهم فی اذیالها فاناخوا بارض نعامه حتی استنظفوا حقائبنا وازاحوا رکائبنا
وبقینا بیاض الیوم فی ایدی القوم قد نظم القد اجزاءنا وربط الخیل اعضاءنا حتے
اردف اللیل اذنابه ومد النجم اطنابه ثم انتحوا عجز الفلاة واخذنا صدرها وهلم جرا
حتی طلع جبین الفجر من نقاب الحشمة وانتضی سیف الصبح عن قراب الظلمة فما طلعت منا
شمس النهار الا علی الاشعار والابشار ومازلنا بالاهوال والاوهال نذرأ جحتها وبالفلوات
نقطع لججها حتے حللنا بالمراغة فکلنا انتظم الی رفیق واخذ فی طریق **الشرح**
القد جنگل الحشمة حیا الا علی الاشعار کے معنی درست نہین ہین اَو بِل الغفلة **المعنی** عیسی کہتا ہے کہ
جب ارمینیہ کی تجارت سے ہم واپس آئے تو جنگل کے چھوکرون کے ہم سوغات ہوگئے اور دامان صحرامین
ہم گرفتار ہوگئے زمین نعامہ مین اونھون نے اپنے اونٹ بٹھائے کہ ہمارے توشے خالی کردیے اور ہماری
سواریان چھین لین اور سارے دن ہم اونمین گرفتار رہے کہ جنگل مین گھرے رہے اور سوارون نے ہماری
مشکین باندھ لین اتنے مین رات ہوگئی اور ستارے پھیل گئے اور ہم اوس میدان کے شروع پر پھونچے کہ فجر نے
پردۂ حیا سے اپنی پیشانی نکالی اور تاریکی کے میان سے صبح کی تلوار چمکی اور آفتاب خوشنودی پر طلوع کیا اور ہم
دہشت اور غفلت کا روز دور کرتے تھے اور جنگل کی سختی کاٹتے تھے اور ایک سبز زمین مین پھونچے اور
ہر شخص نے اپنے دوست کے ساتھ راہ لی ۔۔۔ وانضم الی شاب یعرفه صفار ویعلوه
فی اطمار یکنی اباالفتح الاسکندری وسرنا فی طلب ابی جابر فوجدناه یطلع من ذات لظی
تسعر بالغضا فعمد الاسکندری الی رجل فاستماحه کف ملح وقال للخباز اعرنی رأس
التنور فانی مقرور فلما فرع سنامه جعل القوم یحد ثهم بحاله ویخبرهم باختلاله
وینثر الملح فی التنور من تحت اذیاله یوهمهم ان اذی بثیابه **الشرح**
ابو جابر روٹی السنام کوہان مگر یہان سینہ و دل مراد ہے فرغ غین معجمہ مناسب ہے **المعنی** اور
ایک شخص جوان زرد چادر اوڑھے ہوئے میرے پاس آیا اور اوسکے کنیت ابوالفتح اسکندری ہے اور
ہم دو نو روٹی کی تلاش مین چلے دیکھا کہ تندور مین سے جس مین جھاؤ جل رہا ہے روٹیان نکل رہی ہین اور

اسکندری نے ایک شخص سے نمک مانگ لیا ہے اور نان بائی سے کہا کہ مجکو تندور پر ٹہرنے دے کہ مجکو سردی
لگ رہی ہے جب اوسکا سینہ و دل سردی سے تہا لوگون سے اپنا حال پر اختلال کہنے لگا اور اپنے دامن سے
نمک تندور مین جہاڑ دیا کہ لوگون کو یہ گمان ہوا کہ اپنے کپڑون مین سے جوئین جہاڑتا ہے —

فقال الخباز مالك لا ابالك اجمع اذيالك فقد افسدت الخبز علينا وقام الى الرغفان
فرماها وجعل الاسكندرى يلقطها ويتابطها فاعجبنى حيلته فيما فعل وقال اصبر
على حتى احتال فى الادم ولا حيلة مع العدم فصار الى رجل قد صفف اوانى نظيفة
فيها انواع من الالبان فسأله عن الاثمان واستأذنه فى الذوق فقال افعل فادار فى
الانية اصبعه كانما يطلب شيئا ضيعه ثم قال ليس معى ثمنه فهل لك فى الحجامة
فقال قبحك الله وانت حجام قال نعم فعمد لاعراضه يسبها والى الانية يصبها المعنى

نان بائی بولا یہ کیا کرتا ہے اپنے کپڑے سمیٹ لے کہ ہماری روٹیان خراب ہوتی ہین اور وہ روٹیان پہینکتا
تہا اور اسکندری چنتا تہا اور بغل مین چہپاتا تہا تو اسکے اس حیلہ سے بہت تعجب آیا اور کہا ٹہیر کہ سالن
کے لیے بہی کوئی حیلہ کرتا ہون اور ناداری کے ساتھ کوئی حیلہ نہین چلتا ہے سو ایک شخص کے پاس آیا کہ برتنو نمین
دودہ لیے بیٹہا ہے اوس سے پوچہا اور کہا کہ ہم چکہین اوس نے اجازت دی یہ اپنی انگلی اسکے برتن مین اسطرح
پہیرنے لگا کہ گویا کچھ ڈہونڈتا ہے اور کہا کہ میرے پاس تو دام نہین ہے تو مجھسے حجامت بنوالے وہ بولا تیرا برا ہو
تو حجام ہے کہا ہان وہ اوسکو گالیان دینے لگا اور برتن پہینکنے لگا — فقال الاسكندرى اثرنى على
الشيطان فقال خذها لا بورك لك فيها فاخذها واوينا الى خلوة فاكلناها بركعة
وسرنا حتى اتينا قرية فاستطعمنا اهلها فبادر من بين الجماعة فتى الى منزله وجاءنا
بصحفة قد سد اللبن انفاسها حتى بلغ رأسها فجعلنا نتحساها حتى استوفيناه و
سالناهم الخبز فمنعوناه الا بالثمن فقال الاسكندرى ما لكم تجودون باللبن وتبيعون
الخبز بالثمن فقال الغلام كان هذا اللبن فى غضارة فوقعت فيها فارة فنحن نتصدق
به على السيارة المعنى اسکندری نے کہا یون پہینکنے سے شیطان کے پالے جاتا ہے مجہی کو
دیدے اوس نے کہا لے کہ تجہے مبارک نہو سو لیا اور ایک طرف جاکر کہا لیا اور وہانسے چلے اور ایک گاؤن مین
آئے اور گاؤن والون سے ہم نے کہانا مانگا ایک جوان لڑکا اپنے گہر دوڑ کر گیا اور ایک کابی دودہ

اتنا بھرا ہوا لایا کہ چھلکتا تھا تو ہمنے لیکر سب پی لیا اور اوس سے روٹی مانگی اونھون نے کہا مول ملتی ہی اسکندری نے کہا کہ تم دودہ تو مفت دیتے ہو اور روٹی قیمت سے تو وہ جوان بولا کہ یہ دودہ میدان میں رکھا تھا کہ اسمین چوہا گر گیا اس لیے ہمنے مسافرون کو صدقہ دیدیا — فقال الاسکندری انا للہ واخذ الصحفة فکسرھا فصاح الغلام واحزناہ واخرفناہ فاقشعرت منا الجلدة وانقلبت علینا المعدة ولفظنا ما کنا اکلناہ وقلت ھذا اجزاء ما بالامس فعلناہ **المعنی** اسکندری نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر رکابی پھوڑدی غلام ہائے ہائے کہکر چیخا کہ ہمارے جسم پر رونگٹے کھڑے ہوگئے اور ہمارا جی متلایا اور جو کھایا تھا اگر گیا مین نے کہا یہ اوس کام کی سزا ہی جو ہمنے کل کیا تھا — وانشا ابو الفتح یقول ؎ یا نفس لا تتغنثی فالشھم لا یتغنثی من یصحب الدھر یاکل فیہ سمینا وغثا فالبس لیوم جدیدا والبس لاخر رثا **الشرح** الانغثاث دبلہ ہونا التغنثی صیغہ صحیح نہین ہی الشھم رجل ذکی الغثی والغثیان والتغثی شوریدن **المعنی** ابو الفتح نے یہ شعر پڑھے اے میری جان دبلی نہو کہ مرد دانا پریشان نہین ہوتا ہی جو زمانے مین رہتا ہے وہ فربہ گوشت بھی کھاتا ہے دبلا گوشت بھی کھاتا ہے ایک دن نیا کپڑا پہنو دوسرے دن پرانا —

المقامة الخامسة والثلثون فی قصة ابی العنبس الصیمری وفیھا الحذر من اخوان الزمان وترك الثقة بالندمان

قال محمد بن اسحق المعروف بابی العنبس الصیمری ان فیما نزل بی من اضراب الذین اصطفیتھم وانتخبتھم وادخرتھم للشدائد ما فیہ موعظة وعبرة لمن اعتبر وتذکرة لمن ادکر وذلك انی قدمت الصیمرة الی مدینة السلام ومعی جراب دنانیر ومن الخرثی والالة وغیر ذلك ما لا احتاج معہ الی احد فصحبت من اھل البیوتات والکتاب والتجار ووجوہ الثناء من اھل الثروة والیسار والجدة والعقار جماعة اخترتھم للصحبة وادخرتھم للنکبة فلم نزل فی صبوح وغبوق نتغدی بالجداء الرضع والحملان والطیاھجات الفارسیة والمدققات الابراھیمیة والقلایا المخرفات والکباب الرشیدی والحملان الراعبیة وشرابنا نبیذ العسل وسماعنا من المحسنات الحذاق والموصوفات فی الافاق ونقلنا اللوز المقشر والسکر الطبرزد وریحاننا الخد المورد وطیبنا الورد وبخورنا الند **الشرح**

العنبس شیر آضراب ہمسر الصیمرہ ایک گاؤن ہی دینور کے پاس جہان کی مشاد علو سر گروہ چشتیان ہین قدمت الصیمرة
الی مدینۃ السلام کی عبارت صحیح نہین ہی یا بجائے الی کے من چاہیے یا من الصیمرۃ چاہیے اکھرثی اثاث البیت
الغبوق شراب شام الجدار بخپشتر شیر خوار و الحملان یکسالہ الطباہجہ معرب تباہہ گوشت پسندہ یا قیمہ کیا ہوا
ندچند دوائین خوشبو کی مرکب کرکے کوئی قرص اور کوئی لمبی بتی بناتے ہین اور اوسکو خوشبو کیلیے جلاتے ہین
اگر کی بتی کہتے ہین **المعنی** یہ مقامہ ابی العنبس الصیمری کے بیان مین ہی جس مین ذکر ہی کہ ابناء زمانے سے
پرہیز کرنا اور مصاحبون پر اعتماد نکرنا۔ اسحاق بن محمد معروف بابی العنبس الصیمری کہتا ہی کہ میرے اون دوستون سے
جنکو مین نے اپنی مصیبت کے لیے چھانٹا تھا مجکو جو تکلیف پہونچی ہی اوس سے نصیحت اور عبرت حاصل ہوتی ہی
اور قصہ یہ ہی کہ مین مدینۃ السلام سے صیمرہ مین آیا اور میرے پاس ایک ہمیانی دینارون کی اور اثاث البیت
اور سامان اتنا بہت تھا کہ مجکو کسی کی حاجت نہ تھی اور اہل خاندان اور اہل قلم اور اہل تجارت اور اہل وجاہت
وثروت اور تونگری والے اور فراغت اور املاک والے مین نے اپنی صحبت کے لیے اور اپنی تکلیف کے
لیے منتخب کیے تھے اور ہمیشہ صبح و شام شراب پیتے تھے اور گوشت شیر خوار اور گوشت یکسالہ اور پسندے
اور ابراہیمی کوفتہ اور خوشبو دار قلیہ اور رشیدی کباب ہم ناشتہ کرتے تھے اور کھجور شہد مین بھگی ہوئی
ہماری شراب تھی اور خوبصورت عورتون سے گانا سنتے تھے جو بہت حاذق اور دنیا مین مشہور تھین
اور بادام قشر اور شکر طبرزد نقل کرتے تھے اور گلابی رخسارے بجائے پھول کے تھے اور گلاب اور اگر کی خوشبو بتی تھی
فکنت عندھم اعقل من عبداللہ بن عباس واظرف من ابی نواس واسخی من حاتم
وادھی من قصیر واشعر من جریر واسجع من عمرو وابلغ من سحبان واعذب من ماء الفرات
واطیب من العافیۃ ببذلی ومرقتی واتلاف ذخیرتی فلما خف المتاع وانحط الشراع
وفرغ الجراب تبادر القوم الباب لما احسوا بالقصۃ وصرت فی قلوبھم الغصۃ
وودعونی رصۃ تعبوا للفرار کرمیۃ الجمار واخذتھم الفترۃ فانسلوا قطرۃ قطرۃ
وتفرقوا یمنۃ ویسرۃ **الشرح** قصیر بن سعد مصاحب جزیمۃ الابرش ایسا سخت تھا کہ کوئی
اوسکی اطاعت نکرتا تھا الشراع گھاٹ کا پانی رصۃ کے معنی درست نہین ہین بجائے اوسکے رخصہ
درست معلوم ہوتا ہی تعبا آمادہ ہونا اور پرواکرنا **المعنی** اب مین اونکے نزدیک عبداللہ
بن عباس سے بھی زیادہ عقلمند تھا اور ابو نواس سے زیادہ ظریف اور حاتم سے زیادہ سخی اور قصیر سے

زیادہ سخت اور جریر سے زیادہ شاعر اور عمرو سے زیادہ بہادر اور سحبان سے زیادہ بلیغ اور آب فرات سے
زیادہ شیرین اور عافیت سے زیادہ پسند تھا کیونکہ مین مروت سے پیش آتا تھا اور اپنا ذخیرہ خرچ کرتا تھا
جب میرا سرمایہ کم ہو گیا گویا گھاٹ کا پانی گھٹ گیا اور ہمیانی خالی ہو گئی سب نے دروازے کی راہ لی اور انکو
حال معلوم ہو گیا اور انکو مجھپر غصہ آنے لگا مجکو چھوڑ کر بھاگنے کے لیے ایسے تیار ہوئے کہ جمرات کے کنکریان
ہاتھون سے بہاگتے ہین پر کچھ سست ہو گئے اور ایک ایک سٹک گئے کوئی داہنی طرف گیا اور کوئی بائین طرف —
وبقيت على الاخرة قد اورثوني الحسرة واشتملت من فعلهم على الفترة لا اساوي بعرة وحيدا
فريدا كالبوم الموسوم بالشوم اقعد واقوم كان الذي كنت فيه لم يكن وندمت حين
لم تنفعني الندامة فبدلت بعد الجمال وحشة وصارت يضرب بي طرشه اقبح من رهطه
المنادي كاني راهب عبادي قد ذهب المال وبقي الطنز وحصل بيدي ذنب العنز
وحصلت في بيتي وحدي متفتة كبدي بتعس جدي قد اقرحت دموعي خدي اعمر
منزلا درست طلوله وعفت معالمه سيوله فاضحى وامسى بربعه الوحوش وتجول
فيه وتنوش قد ذهب جاهي ونفدت صحاحي وقل مراحي وسلحت في اجوري فضتني
الندماء والاخوان القدماء لا يرفع لي رأس ولا اعد من الناس اربح من قريع الهراس وزين
الرواس اتردد على الشط كاني راعي البط امشي واتلها في اتبع الفيافي عيني سخينة ونفسي
رهينة كاني مجنون قد افلت من دير او عير يدور في الحير اشد حزنا من الخنساء على
صخر ومن هند على عمرو وقد تاه عقلي وتلاشت صحبي وفرغت صرتي وفر غلامي وكثرت
احلامي وجزت في الوسواس المقدار وصرت بمنزلة العمار وشيطان الدار اظهر بالليل
واخفى بالنهار اشأم من حفار واثقل من كري الدار اعن من طبطبي القصار واحمق من
داود العصار فلما الفتني القلة وشملتني الذلة وخرجت من الملة وابغضت في الله
وكنت ابا العنبس فصرت ابا عقلس وابا قعقس قد ضللت المحجة وصارت
على الحجة لا اجد ناصرا والافلاس اراه حاضرا

الشرح

الاخرة بالفتح وکسر الخاء انجام وآخر کار الطرشة بہرا پن اقبح من رہطہ بضمیر غائب صحیح نہین ہی اگر ضمیر یاے
متکلم ہو تو صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم تلاشی لا شے ہونا بجاے صحبی کے صحتی بہتر ہی العز مینڈھی یا بھیڑ

البعوس وہ اونٹنی کہ دودہ نہو اور بہت بڈھی ہو النوش الرجوع اور تسلحت کے معنی درست نہین ہین سلخ
بالخاء المعجمہ درست معلوم ہوتا ہی اور اوسکا صلہ فی نہین ہی الآہر اس درخت یا خار الرؤاس برعایت فقرہ روسی
کی یاد ورکردی گئی ہی سخنہاے لطیف اور حدیثہاے ظریف افلات بی تردد نکل جانا الدیرد الرعینی گھر العیر خر
وحشی الحیر الحیرۃ خنساء اور صخر بن عمرو دونو بہن بھائی ہین اور ایسے ہی ہند اور عمرو اوسکا شوہر ہی العمار جو ہے
وغیرہ جو گھر و نمین رہتے ہین عقلس قعقس لغت عرب نہین ہی **المعنی** اور انجام یہ ہوا کہ سواے حسرت
کے اور کچھ نرہا اور اونکی اس حرکت سے مجکو یہ ذلت ہوئی کہ اونٹ کی مینگنی سے بھی بدتر ہوگیا مثل الو
کے جو موسوم بہ شوم ہی تنہا رہنے لگا کبھی بیٹھتا تھا کبھی اوٹھتا تھا مین ایسا ہوگیا کہ گویا نہین ہون اور ایسے
وقت پشیمان ہوا کہ پشیمانی کام نہ آئی خوش عیشی کے بدلے وحشت ہوئی اور میرے بھی کان بہرے ہونے
لگے اور مین اپنی قوم مین بہت برا ہوگیا مین گویا یہ پکار کر کہتا تھا کہ مین راہب عابد ہون مال جاتا رہا تسخر رکھیا
اور گویا بھیڑ کی دم میرے ہاتھ مین رکھی اور اپنے گھر مین اکیلا رہتا تھا کہ جگر پارہ پارہ تھا کوشش بیفائدہ بھی
میرے آنسوون سے میرے گال پر زخم ہوگیا تھا جس گھر کے آثار ویران اور پانی کی رو سے اوسکے نشان
مٹ چکے اوسکو آباد کرتا ہون جو وحشی کا رمنہ بن گیا ہی کہ اوسمین بار بار دوڑتے پھرتے ہین اور آتے جاتے
ہین عزت جاتی رہی اور مال خرچ ہوگیا اور راحت کم ہوگئی اور ہاتھ مار رکھیا مصاحبون نے اور قدیم
بھائیون نے مجکو چھوڑ دیا اب مین اپنا سر نہین اوٹھا سکتا اور نہ آدمیون مین میرا شمار ہی درخت خار کی
آواز اور رمعت سے کہ قصہ کے سوائے اور کچھ فائدہ نہ تھا ندی کے کنارے پر ایسا پھرتا تھا کہ گویا بطخ چرانے
والا پھرتا ہے ننگے پاؤن جنگلو مین پھرتا ہون آنکھین گرم ہین میری جان گرفتار ہی اپنی گھر سے ایسا بے تحاشا
بھاگا کہ دیوانہ یا وحشی گدھا حیران ہو کر بھاگتا ہی اور جیسا خنسا کو اپنے بھائی صخر پر اور ہند کو اپنے شوہر عمرو کا
غم تھا مین بھی ویسا ہی غمگین تھا عقل جاتی رہی صحبت معدوم ہوگئی ہمیانی خالی ہوگئی غلام بھاگ گیا خیالات
بہت ہوگئے اور وسوسہ مقدار سے زیادہ ہوگیا اور بجائے گھر کے چوہا گھر مین بھوت ہوگیا رات کو نکلتا ہون
اور دنکو چھپتا ہون گورکنون سے بھی زیادہ بدبخت اور گھر کے کرایہ سے بھی بہت بھاری طیلی دھوبی سے
بھی زیادہ رعونت اور داد و تیلی سے بھی زیادہ حماقت والا ہوگیا قلت اور ذلت میرے شامل حال ہوگئی
اور ذات برادری سے نکل گیا اور لوگ بغض للہ کرنے لگے یعنی ابا العنبس تھا اب ابا عقلس اور ابا قعقس ہوگیا
سب راستے گم ہوگئے سب مجھپر غالب ہوگئے کوئی مددگار نرہا اور مفلسی کے سوا کچھ نرہا ——

فلمّا رأیت الامر قد صعب والزمان قد کلب التمست الدّراهم فاذاهی مع النسرین وعنہ منقطع البحرین وابعد من الفرقدین فخرجت اسیح کانی المسیح فجولت خراسان الخراب منہا والعمران الی کرمان وسجستان وختلان الی طبرستان وعمان الی جرجان والنوبۃ والقبط والسند والھند والیمن والحجاز ومکۃ والطائف والطراز اجول البراری والقفار واصطلی بالنار واوی مع الحمار حتی اسودّت وجنتای وتقلصت خصیتای الشرح الکلب شدت نسر کرگس فرقدین دو ستارے نزدیک قطب شمالی تقلص سمٹنا المعنی مین نے جو کام کی دشواری اور زمانے کی سختی دیکھی تو روپیہ کی خواہش ہوئی پروہ ایسا نایاب ہی کہ جوڑا کرگس کا اور شاید وہان ہون کھاری اور میٹھے دریا ملتے ہین اور یا فرقدین کے پاس ہون اب مثل مسیح علیہ السلام کے مین پھرنے لگا خراسان کے آباد اور ویران محلونمین سے کرمان تک اور سجستان اور ختلان سے طبرستان اور عمان سے جرجان تک اور نوبہ اور قبط اور سند اور ہند اور یمن اور حجاز اور مکہ اور طائف اور طراز کے جنگلونمین اور چٹیل میدانونمین پھرا سردی مین آگ سے سیکتا تھا اور وحشی گدھون کے پاس ٹھکانا پاتا تھا میرے کلّے سیاہ ہوگئے اور میرے فوتے سمٹ گئے ــ فجمعت من النوادر والاخبار والاسمار والفوائد والآثار واشعار المتظرفین وسخف المتلھفین واسمار المتیمین وعلم المتفلسفین وحیل المشعبذین ونوامیس المحرقین ونوادر السناد مین وزرق المنجّمین ولطف المتطبّبین وکیاد المخانثۃ وخمسۃ الجرابزۃ وشیطنۃ الابالسۃ وما قصر عنہ فتیا الشعبی وحفظ الصبی وعلم الکلبی فاسترفدت واجتدیت وتوسلت وتجددت ومدحت وھاجیت حتی تکسبت ثروۃ من المال واتخذت من الصفائح الھندیۃ والقضب الیمانیۃ والدروع السابریۃ والدرق التبتیۃ والرماح الخطیۃ والحراب البربریۃ والخیل العتاق الجزریۃ والبغال الارمینیۃ والحمیر المریسیۃ والدیابیج الرومیۃ والخزوز السوسیۃ وانواع الطرف واللطف والھدایا والتحف مع حسن الحال وکثرۃ المال الشرح النوادر الاخبار بدل ومبدل منہ ہو تو بہتر ہی واو عطف سے کچھ فائدہ نہین ہی التلھف غمزدہ ہونا المتیم دل ربودہ ناموس مکر وحیلہ المحرقۃ جھوٹ بولنا تحدی تعہد القضب القوس السابری لباس لطیف وباریک وخوب وخمسۃ الجرابزہ کے معنی درست نہین ہوسکتے الکلبی

راوی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ الحمد المعنی تواب مین سنے نادر اخبار اور کہانیان اور فائدہ اور نشانیان اور عمدہ لوگون کے اشعار اور غمزدون کی تکلیف اور عاشقون کے قصے اور فلسفیون کے علوم اور شعبدہ بازون کے حیلے اور جھوٹون کے فریب اور مصاحبون کے نادر حالات اور نجومیون کے دعوے اور حکیم طبیب کی مہربانی اور نازنینون کے ناز اور شیطانون کی شیطنت اور امام شعبی کے فتوے سے جو بچ گیا تھا اور بچپن کا حافظہ اور کلبی محدث کا علم یہ سب سامان اکٹھا کیا اور بھیک مانگنا اور لینا شروع کیا اور وسیلہ ڈھونڈھ کر ہر طرف چلا کسی کی مدح کی اور کسی کی ہجو کی تونگری حاصل ہوئے اور ہندی قابین بنوائین اور یمن کی کمانین اور سابری باریک کپڑی اور تبت کی گھوڑی اور خطہ عرب کے نیزے اور بربر کے ہتیار اور جزیرون کے پاکیزہ گھوڑے اور آرمینیہ کے خچر اور مریسیہ کے گدھے اور روم کی دیبا اور سوس کے ریشمی کپڑے اور ہر طرح کی عمدہ اور لطیف چیز اور تحفہ اور سوغاتین مع درستی حال اور کثرت مال کے یہ سب سامان فراہم کیا فلما قدمت بغداد ووجد القوم خبری ومارزقتہ من سفری سرّوا بمقدمی وساروا باجمعھم الیّ یشکون ما عندھم من الوحشۃ لفقدی وما نالھم لبعدی وشکوا شدۃ الشوق ونزع التوق وجعل کل واحد یعتذر مما فعل ویظھر الندم علی ما صنع فاوھمتھم انّی قد صفحت عنھم ولو اظھر لھم اثر الموجدۃ علیھم بما تقدم فطابت نفوسھم وسکنت جوارحھم وانصرفوا علی ذلک وعادوا الیّ فی الیوم الثانی فحبستھم عندی ووجھت وکیلی الی السوق فلم یدع شیئا تقدمت الیہ بشرائہ الا اتی بہ وکانت لنا طباخۃ حاذقۃ فاتخذت عشرین لونا وقلایا ومخرقات والوان طباھجات ونوادر مستعدات فاکلنا وانتقلنا الی مجلس الشراب فاحضرت لھم زھرا غند ریسیّۃ ومغنیات محسّنات الوقت فاخذوا فی شانھم المعنی اور بغداد آیا لوگون کو میرے آنیکی اور اس سفر مین میرے کمانیکی خبر ملی میرے آنے سے خوش ہوئے اور سب میرے یہان آئے اور میری غیبت مین اونکو جو تکلیف اور وحشت ہوئی اوسکا گلہ کیا اور غلبۂ شوق ظاہر کیا اور اپنے افعال اور احوال پر پشیمان ہوئے پر مین نے اونکو یہ جتلا دیا کہ مین نے اونکا قصور معاف کیا اور غصہ ہرگز ظاہر نہ کیا تو اونکو تسلی اور تسکین ہوئی تو چلے گئے اور دوسرے دن پھر آئے مین نے اونکو جانے ندیا اور اپنے کارندے کو بازار بھیجا کہ جو کچھ اوسکو ملا خرید لایا اور میرے یہان ایک عورت روٹی پکانیوالی بہت عمدہ تھی کہ اوس نے بیس طرح کی روٹیان اور مصالحدار قلیہ اور

طرح طرح کے کباب اور نادر چیزین تیار کین یہ کھا کر ہم میخانے مین گئے پرانی شراب بہت روشن و شفاف حاضر کیگئی اور اچھی اچھی گانیوالیان بھی موجود ہوئین سب اپنے اپنے کام مین لگے فلمّا مضے لنا احسن یوم وکنت قد استعددت لھم بعددھم خمسۃ عشر طنّا من طنان الباذنجان کل طنّ باربعۃ اذان واستاجر غلامی لکل واحد حمّالا بدلھمین وعرف الغلام الحمالین منازل القوم وتقدم الیھم بالسوافاۃ عشاء الاخرۃ وتقدمت الی غلامی فکان داھیۃ ان یدفع الیھم بالمنّ والرطل ویصرف لھم وانا انجز بین ایدیھم الندّ والعود فما مضت ساعۃ الا وھم من السکر اموات لا یعقلون ووافاھم غلمانھم عند غروب الشمس کل واحد بدابّۃ او حمار او بغلۃ فعرفتھم انھم عندی اللیلۃ یبیتون فانصرفوا و وجھت الی بلال المزین فاحضرتہ وقدمت الیہ طعامًا فاکل و سقیتہ ثلثا فثمل وجعلت فی فیہ دینارین احمرین وقلت شانک والقوم فحلق فی ساعۃ خمس عشرۃ لحیۃ فصار القوم جردًا مردًا کاھل الجنۃ وجعلت لحیۃ کل واحد منھم مصرورۃ فی ثوبہ ومعھا رقعۃ فیھا من اضمر لصدیقہ غدرا وترک الوفاء کان ھذا مکافاتہ والجزاء وجعلتھا فی جیبہ وشددناھم فی الطنّان ووافی الحمالون عشاء الاخرۃ فحملوھم الی دارھم بکرۃ خاسرۃ فحصلوا فی منازلھم **الشرح** ووافاھم غلمانھم عبارت غلط ہے الکرۃ واپس ہونا **المعنی** جب یہ دن گذر گیا تو مین نے اونکے شمار کے برابر پندرہ تھیلی بگین لانیکی تیار کیے کہ ہر تھیلی کی چار موٹھی کہ اونکو پکڑ کے اوٹھاتے تھے اور میرا غلام اتنے ہی پلے والے لایا کہ ہر ایک کی مزدوری دو دو درہم ٹھری اور اونکو ہر ایک کا گھر دکھلادیا اور یہ ٹھرا کہ پچھلی رات انکے گھر پھونچادینا اور مین نے غلام کو آگے بڑہکر یہ سمجھادیا کہ سیر یا آدہ سیر انکو شراب پلاتا رہے اور مین انکے آگے اگر اور عود خوشبو کے لیے جلاتا رہتا ہون ایک گھڑی بھی نہ گذری کہ اونکو ایسا نشہ چڑھگیا کہ گویا مردہ ہوگئے کچھ ہوش نرہا اور دہوپ ڈہلے پر اونکے غلام گھوڑے پر اور کوئی گدھے پر اور کوئی خچر پر سوار ہوکر آئے مین نے اونسے کہدیا کہ یہ سب رات بھر میرے یہان رہینگے وہ اولٹے چلے گئے اب مین اپنے نائے مسمی بلال پر متوجہ ہوا اور اوسکو کھانا کھلایا اور تین گلاس شراب پلائے کہ وہ بھی بیہوش ہوگیا اور دو دینار سرخ

اوسکے منھ مین ڈالدے اب مین نے اوس سے کہا کہ تو انکو سمجھ لے اوس نے اوسیوقت سب کی داڑھی مونڈ لی
تو وہ ایسے ہو گئے کہ جیسے اہل جنت نہ داڑھی نہ موچھ سو سب کی داڑھی ایک چیتھڑے مین لپیٹ کر اور اوسکے
ساتھ ایک رقعہ مین یہ لکھکر کہ جو اپنے دوست سے بدعہدی کرے اوسکی یہی سزا ہی اونکے جیبونمین ڈالدیا اور اون
سب کو تھیلیونمین باندھکر پچھلی رات حمالون نے اونکے گھر بھجوا دیا کہ یہ واپس جانا بہت خسارہ ہوا
فلما اصبحوا راوا فی انفسہم ہما عظیما لا یبرح اذ لا یخرج تاجر منہم الی دکانہ ولا کاتب
الی دیوانہ ولا یظہر لاخوانہ فکان کل یوم یأتی خلق کثیر من جوطھم من نساء و رجال و
غلمان یشتموننی ویزنوننی ویستحکمون اللہ علیّ وانا ساکت لا اردّ علیہم جوابا ولا اعبأ
بمقالہم وشاع الخبر بمدینۃ السلام بفعلی بہم ولم یزل الامر یزداد حتی بلغ الوزیر
ابا القاسم بن عبید اللہ وذلک انہ سأل بعض کتّابہ وسأل عنہ عند افتقادہ فقیل انہ
فی منزلہ لا یقدر علی الخروج قال ولم قیل من اجل ما صنع بہ ابو العنبس لانہ کان
امتحن بعشرتہ ومنادمتہ فضحک حتی کاد یبول فی سراویلہ او بال واللہ اعلم **المعنی**
جب صبح ہوئی تو اپنا اونکو حال دیکھکر ایسا غم ہوا کہ نہ ٹل سکے نہ سوداگر اپنی دوکان گیا اور نہ منشی کچہری گیا
اور نہ اپنے بھائیون کے سامنے آیا اور ہر روز اونکے یہان ہمسایہ مرد عورتین لڑکے آتے تھے اور مجکو
گالیان دیتے تھے اور تہمت لگاتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ ہی اوس سے سمجھے اور مین جب سنتا تھا
کچھ نہ کہتا تھا اور اونکے کہنے کی کچھ پروا نکرتا تھا اور یہ خبر مدینۃ السلام مین پھیل گئی ابو القاسم بن عبید اللہ
وزیر کو بھی اسطرح معلوم ہوئی کہ اوس نے ایک منشی کو جو چند دن نپایا پوچھا کہ وہ کہان ہی لوگون نے
عرض کیا کہ وہ اپنے گھر سے باہر نہین نکل سکتا ہی کہا کس لیے نہین نکلتا ہی عرض کیا کہ ابو العنبس نے اوسکی
صحبت اور دوستی کا امتحان کرکے جو اوسکے ساتھ معاملہ برتا وزیر یہ سنکر اسقدر ہنسا کہ اوسکا پیشاب نکل جائے
یا نکل گیا ہو واللہ اعلم — ثم قال واللہ لقد اصاب وما اخطأ فیما فعل ذروہ فانہ اعلم الناس
بہم ووجّہ الیّ خلعۃ حسنۃ وقاد فرسا ومرکبا وحمل الیّ خمسین الف درہم
لاستحسانہ فعلی ومکثت فی منزلی شہرین انفق واکل واشرب ثم ظہرت بعد
الاستتار فصالحنی بعضہم وخاصمنی بعضہم واستعدی علیّ بعضہم الی صاحب
الجلیش فما اعداہ لعلمہ بما صنع الوزیر وحلف بعضہم بالطلاق الثلث وعتق غلمان

وجواریہ انہ لایکلمنی من راسہ ابداً افلا واللہ العظیم شانہ العلی مکانہ ما اکترثت
لذلک ولا بالیت ولا حاک اذنی ولا اوجع بطنی ولا ضرّنی بل سرّنی وانما کانت حاجۃ
فی نفس یعقوب قضاھا **المعنی** پھر بولا خدا کی قسم اوس نے یہ کام تو بہت خوب کیا اوسکے
در پے نہو کہ وہ لوگون کے حال سے خوب واقف ہی اور میرے لیے خلعت فاخرہ اور ایک گھوڑا اور اونٹ
اور پچاس ہزار درہم بھیجے کہ اوسکو میرا یہ کام بہت پسند آیا اور دو مہینے تک مین اپنے گھر رہا خوب خرچ
کرتا تھا کھاتا تھا پیتا تھا پھر مین باہر نکلا کسی نے تو مجھسے صلح کرلی اور کسی نے مجھسے دشمنی کی اوسیالارکے
پاس نالشی گیا پر وزیر نے جو میرے ساتھ اس کام کے بدلے سلوک کیا اور اوسکو معلوم ہوا اس لیے اوس نے
اوسی سے عداوت کی اور کسی نے یہ قسم کھائی کہ مین اس سے کلام نکرونگا ورنہ میری جورو کو طلاق
ہی اور میرے غلام اور لونڈیان آزاد ہین سو خدا کی قسم مجکو اسکی کچھ پروا نہوئی نہ میرے کان پر جون
چلی اور نہ کبھی پیٹ دکھا اور کچھ نقصان نہوا اور بہت خوش رہا گویا حضرت یعقوب کی یہی حاجت تھی جو پوری ہوئی
وانما ذکرت ھذا ونبہت علیہ لیوخذ الحذر من ابناء الزمان ویترک الثقۃ بالاخوان
الانذال السفلۃ بفلان الورّاق النمام الزّراق الذی ینکر حق الادباء ویستخف بھم
ویستعیر کتبھم ثم لا یردّھا علیھم واللہ المستعان وعلیہ التکلان **المعنی**
مین نے یہ قصہ اس لیے کہا ہی کہ ابناے زمانہ سے پرہیز واجب ہی اور بھائیون پر اعتماد ذکرنا چاہیے
کہ نہایت رذیل وکمینہ ہین اور فلان منشی سے بھی بچنا ضرور ہی کہ چغل خور ہی مکار ہی اہل ادب کا
حق مٹاتا ہی اور ہلکا پن کرتا ہی اور اونکی کتابین عاریت لیکر واپس نہین دیتا ہی واللہ مددگار ہی اور اوسی پر بھروسا ہی

المقامۃ السادسۃ والثلثون

حدثنا عیسی بن ھشام قال اضللت ابلاً لی فخرجت فی طلبھا فحللت بواد خضر فاذا انھار
مطردۃ واشجار باسقۃ واثمار یانعۃ وازھار منورۃ وانماط مبسوطۃ واذا
شیخ جالس فراعنی منہ ما یروع الوحید من مثلہ فقال لا علیک وامرنی بالجلوس
فامتثلت وسالنی عن حالی فاخبرت فقال لی اصبت دالتک ووجدت ضالتک
فھل تروی من اشعار العرب شیئاً قلت نعم فانشدتہ لامرئ القیس وعبید
ولبید فلم یطرب لشیءٍ من ذلک وقال انشدک من شعری فقلت ایہ فقال

۵ بان الخلیط ولو طوعت ما بانا		وقطعوا من حبال الوصل اقرانا

حتی انتہی الی اخر القصیدۃ فقلت یا شیخ ہذہ قصیدۃ جریر قد حفظہا الصبیان وعرفہا الناس ومن تحت الاخبیۃ ووردت الاندیۃ فقال دعنی من ہذا وان کنت تروی لابی نواس شعرا فانشد نیہ فانشدتہ شعر **المعنی** عیسی نے کہا میرا اونٹ کھو یا گیا مین اوسے ڈھونڈھنے نکلا اور ایک سبزہ زار جنگل مین پہونچا کہ وہان نہرین بہت تھین اور بڑے بڑے درخت تھے اور گدرائے ہوے پھل تھے اور سربستہ کلیان تھین اور فرش بچھا ہوا تھا اور ایک بزرگ اوسپر بیٹھا ہوا تھا مین اوس سے ڈرا کہ اکیلا آدمی اکیلے سے ڈرتا ہی اوس نے فرمایا ڈرو نہین اور بیٹھنے کا حکم دیا اور میرا حال پوچھا مین نے بیان کر دیا اور یہ دعا فرمائی کہ تجکو پتا لگجائے اور تیرا اونٹ ملجائے تو عرب کے کچھ شعر بیان کر سکتا ہی مین نے کہا ہان امرء القیس اور عبید اور لبید کے شعر پڑھے تو کچھ خوش نہوا اور کہا مین اپنے شعر پڑھتا ہون مین نے کہا بہتر تو یہ شعر پڑھا دوست جدا ہوگیا اور کاش مین بھی اوسکی اطاعت کرتا اور دوستون سے رشتہ ملاقات قطع کیا یہ قصیدہ تمام پڑھا مینے کہا ای بزرگ یہ قصیدہ جریر کا ہی بچون کو یاد ہی اور سب لوگ جانتے ہین اور ہر شخص کی بغل مین ہی اور مجلسون مین مذکور ہی کہا یہ ذکر چھوڑ دو اور ابو نواس کے شعر یاد ہون تو پڑھو مین نے یہ شعر پڑھے —

لا اندب الربع قفرا غیر ما نوس		ولا اصب الی الحادین بالعیس

الشرح لا حرف نفی تحسین کلام کے لیے ہی نہ نفی کے لیے اور صب کے لیے الی صلہ نہین ہی اگر علی ہو تو مناسب ہی **المعنی** مین اوس گھر پر جو خالی اور غیر مانوس ہی روتا ہون اور اوس قافلے پر کہ سفید اونٹ ہانک کے لیگئے آنسو بہاتا ہون

احق منزلۃ بالہجر منزلۃ		وصل الحبیب علیہا غیر ملبوس

المعنی وہ گھر چھوڑنے کی لایق ہی جسمین وصل حبیب نہو — یا لیلۃ غبرت ما کان اطیبہا + والکوس تعمل فی اخواننا الشوس + **الشرح** الشوس ترچھی یا ٹیڑھی یا کن انکھیون سے دیکھنا **المعنی** کیا خوب رات تھی جو گزر گئی اور نیچی نیچی نگاہ والون مین پیالہ چل رہا ہے

وشادن نطقت بالسحر مقلتہ		مزنر حلف تسبیح وتقدیس

الشرح الشادن البادن جوانی مین ادبھرتے جسم والے المزنر قوت والے **المعنی** بہت جوان لڑکے ایسے ہین کہ اونکی آنکھ جادو بھری ہی طاقت دار ہین تسبیح وتقدیس والے ہین —

نازعته الكاس في رفق احدّثه	في زيّ قاض ونسك الشيخ ابليس

المعنی مینے اوس سے ایک می پر کرا اوسکو بیان کرتا ہون قاضی کی لباس اور شیخ ابلیس کی عبادتمین جام می پر جھگڑا کیا

لما ثملنا وكل الناس قد ثملوا	وخفت صرعته اياى بالكوس

المعنی مین اور سب لوگ بیہوش ہوگئے اور مین ڈرا کہ نشہ سے پچھڑ جاؤنگا —

غططت مستنعسا طرفي لانعسه	فاستشعرت مقلتاه النوم من كيسي

الشرح کیس سے مراد آنکھ ہے **المعنی** مینے نیند مین اپنی آنکھ اس لیے بند کرلی کہ اوسکی آنکھوںمین میری آنکھ سی نیند بھر گئی —

وامتدّ فوق سرير كان ارفق لي	على تشعّبه من عرش بلقيس

الشرح بجاے تشعب کے تشبہ بناسب ہے **المعنی** اور میں تخت پر لیٹ گیا کہ نہایت نرم تھا اور تخت بلقیس کے مشابہ تھا

وزرت مضجعه قبل الصباح وقد	دلت على الصبح اصوات النواقيس

المعنی مین اوسکی خوابگاہ پر صبح سے پہلے آیا اور صبح ہونا ناقوسون کی آواز سے معلوم ہوتا ہے

فصرت امشق في قرطاسه بيدي	خطاطة ما تعايا في القراطيس

المعنی مین اوسکے کاغذ پر ایسے خط سے مشق کرتا تھا کہ اور کاغذون پر اوسکا ہونا جاری تھا

فقال من ذا فقلت القس زارك لا	بدّ للدير من تشميس قسيس

المعنی وہ بولا کون ہے مینے کہا قسیس ہون تیرے یہان آیا ہون کہ تیری مندر مین قسیس کی آفتاب پرستی ضرور ہے

فقال بئس لعمري انت من رجل	فقلت كلّا فانّي لست بالبيس

المعنی کہا قسم ہے تو برا آدمی ہے مین نے کہا مین برا آدمی نہین ہون —

قال فطرب وشهق وزعق فقلت قبحك الله من شيخ لا ادري انتحالك شعر جرير اسخف ام بطريك من شعر ابي نواس وهو فويسق عيّار فقال دعني من هذه وامض على وجهك فاذا لقيت في طريقك رجل الحيّ معه مصرور ريد ور في الذوق حول القد وريزهي بحليته ويحمى بلحيته فقل له دلني على حوت مصرور في بعض البحور مخطف الخصور يلدغ كالزنبور ويعتم بالنور ابوه حجر وامّه ذكر وراسه ذهب واسه لهب وباقيه ذنب له في الملبوس عمل السوس وهو في البيت آفة الزيت شرّيب لا ينقع اكول لا يشبع بذول لا يمنع ينمى الى الصعود ولا ينقص ماله

من جود يسوءك ما يسرّه وينفعك ما يضرّه وكنت اكتمك حاليّ واعيش معك
في رخاء لكنك ابيت فخذ الآن ما احد من الشعراء الا ومعه معين منا وانا
امليت على جرير هذه القصيدة وانا الشيخ ابو مرّة **الشرح** الشهق چهاتی مین رونا بھر آنا
الزعق فرياد كرنا ابو مره كنيت ابليس کی **المعنى** عيسى نے کہا بہت خوش ہوا اور چھاتی بھر آئی اور چیخ اوٹھا
مین نے کہا تیرا برا ہو جریر کا شعر اپنے نام سے پڑھنا اور ابو نواس کے شعر پر خوش ہونا کیا بے عقلی ہی
ابو نواس تو ایک فاسق چالاک ہی کہا یہ قصہ چھوڑ و اور سامنے اپنے چلا جا کہ راستے مین ایک شخص ملے گا
کہ اوسکے پاس درہم کی تھیلی رہتی ہی گھرون مین ہانڈیون کے گرد پھرتا ہی اپنی صورت سے فریب دیتا ہی
اور اپنی وجاہت سے حمایت کرتا ہی تو اوس سے کہنا کہ مچھلی کا پتہ دے جو کسی پانی مین سرد ہو کسی نے اوسکو
اوچک لیا ہو بھڑ کی طرح سے ڈنگ مارتی ہی اور آستین کی طرح سے چمٹی رہتی ہی اوسکا باپ پتھر ہی اور مرد اوسکی
مان ہی اور اوسکا سر سونیکا ہی اور نام اوسکا انگارہ ہی اور باقی دُم ہی کپڑون کو اونی کیڑی کیطرح کھاتا ہے
اور گھرونمین تیل پر آفت ہی بہت پیتی ہی سیراب نہین ہوتی ہی بہت کھاتی ہی پیٹ نہین بھرتا ہی بہت خرچ سی باز نہین
آتی ہی بلندی پر چڑھتی ہی بخشش سے کم نہین ہوتی ہی خوش معلوم ہوتا ہی مجھے ناگوار معلوم ہوتا ہی اور جو تجکو نفع
دیتا ہی اوسکو ضرر دیتا ہی اور مین نے اپنا حال تجھسے چھپایا اور مین نرمی سے تیرے ساتھ گزارتا ہون پر تو نے
انکار کیا قبول کر لے جتنے شاعر ہین مجھسے مدد پاتی ہین جریر کو مینے ہی قصیدہ لکھدیا ہی اور مین ابو مرہ شیطان ہون
قال عيسى بن هشام ثم غاب ولم اره ومضيت لوجهي فلقيت رجلا في يده ندبة فقلت
هذا والله صاحبي وقلت له ما سمعت منه فناولني مسرجة واوما الى غار في الجبل مظلم
وقال دونك الغار ومعك النار قال فدخلته فاذا انا بابل قد اخذت سمتها
فلويت في وجهها وردتها وبينا انا في تلك الغياض اذ بالحمر اذا انا بابي الفتح
الاسكندري تلقاني بالسلام فقلت ما حداك ويحك الى هذا المقام قال جور
الايّام في الاحكام وعدم الكرام في الانام قلت فاحكم حكمك يا ابا الفتح قال
احملني على قعود وارق لي ماء في عود فقلت لك ذلك فانشأ يقول ؎
نفسي فداء محكم كلفته شططًا فابجح ✣ ما حلك لحيته ولا ✣ مسح المخاط ولا تنحنح
ثم اخبرته بخبر الشيخ فلوما الى عمامته وقال هذه ثمرة يده فقلت يا ابا الفتح شحذت على

ابلیس انک لشیٔ اذ المعنی عیسی نے کہا وہ تو غائب ہو گیا کہ پھر نہین دیکھا اور مین آگے بڑھا
ایک آدمی ملا کہ اوسکے پاس لکڑی تھی مین نے کہا قسم ہے وہ شخص یہی ہے اور مین نے جو سنا تھا وہ سب اوسکو
کہدیا اوس نے مجکو ایک چراغ دیا کہ اس پہاڑ کے اندھیرے کھوہ مین چلا جا اور اپنے ساتھ آگ بھی لیتا
جا مین کھوہ مین گیا تو وہان اونٹ مل گیا مین اوسکی طرف گیا اور اوسکی گردن پکڑکر لے آیا اور اس سبزہ زار مین
آگ سلگا رہا تھا کہ یکایک ابو الفتح آنکلا اور سلام کیا مین نے کہا تجکو یہان کون گھسیٹ لایا ہی کہا زمانے کے
حکام کا ظلم اور خلقت مین بزرگون کا نہونا مین نے کہا اب کیا حکم کرتے ہو کہا باوجود میری پست ہمتی کے
مجکو برانگیختہ کر اور مجکو پانی سے سیراب کر مین نے کہا بہتر تو اوس نے شعر پڑھے میری جان اوسپر فدا ہی کہ مینے
بار بار تکلیف دی ہی سو آسانی کرو نہ داڑھی چھلی ہی نہ سوئی چبھی ہی اور مت ٹھنکھارو پھر مین نے اوس سے
شیخ ابلیس کا بیان کیا اوس نے اپنی پگڑی پر اشارہ کیا کہ یہ اوسی کے ہاتھ کی بنی ہوئی ہے
مینے کہا اے ابو الفتح تو بڑا چالاک ہے کہ تو نے شیطان پر بھی چالاکی کی ہے —

المقامة السابعة والثلثون

حدثنا عیسی بن هشام قال کنت اتهمت بمال اصبته فهمت علی وجهی هاربا حتی اتیت
البادیة وادتنی الهیمة الی ظل خیمة فصادفت عند اطنابها فتی یلعب بالتراب مع
الاتراب وینشد شعرا تقتضیه حاله ویقتضیه ارتجاله واردت ان یلحم نسیجه
فقلت یافتی اتروی هذا الشعر ام تعزمه فقال بل اعزمه فانشد الشرح
انجام پورا کرنا نسیج بناوٹ المعنی عیسی نے کہا مجپر اوس مال کی تہمت لگی جو مین نے پایا
تھا اس لیے مین پریشان ہوا اور بھاگ کر جنگل مین پہونچا اور اس سرگردانی مین ایک خیمہ پر آیا تو اوسکی
طنابون کے پاس ایک لڑکا دیکھا جو اپنے ہم عمرون مین مٹی سے کھیل رہا ہی اور شعر اپنے حال کے موافق
فی البدیہہ پڑھتا جاتا ہے اور مین نے یہ چاہا کہ یہ اپنے شعر پورے پڑھے مین نے پوچھا کہ تو یہ
شعر کسی کے پڑھتا ہے یا خود تو ہی کہتا ہے اوس نے کہا مین نے ہی کہے مین

انی وان کنت صغیر السن	وکان فی العین نبو عنی

الشرح النبو آنکھ کھٹکنا المعنی مین اگرچہ کم عمر ہون اور آنکھون مین کھٹکتا ہون —

فان شیطانی امیر الجن	یذهب بی فی الشعر کل فن

المعنی یہ میرا شیطان سب جنون کا سردار ہی کہ فن شعر تمام وکمال مجکو دے گیا ہی —

حتی یرد عارض التظنی		فامض علی رسلك واغرب عنی

الشرح التظنی الظن **المعنی** سب طرح کے گمان دور کرتا ہی تو اپنی راہ چلا جا اور مجھسے دور رہو —

فقلت یافتی العرب ادتنی الیك خیفة فهل عندك امن اوقری قال بیت الامن نزلت وارض القری حلت وقام فعلق کمی ومشیت معه الی الخیمة قد اسبل سترها ثم نادی یافتاة الحی هذا جار نبت به اوطانه وطلبه سلطانه وحداه الینا صیت سمعه اوذکر بلغه فاجیریه فقالت الفتاة اسکن یاحضری فانت ببیت الاسود بن قنان

المعنی مین نے کہا اے میان مین ڈر کر تیرے پاس آیا ہون تیرے یہان امان ہی یا مہمانی کہا یہ خاندان امان ہی اور سرزمین مہمانی ہی جو تو آگیا ہی وہ اوٹھا اور میری آستین پکڑی اور خیمہ مین مین اوسکے ساتھ گیا کہ اوسکے پردے چھوٹے ہوے تھے اور باندی کو پکارا کہ یہ مہمان آیا ہی وطن مین رہنا موافق نہوا اور بادشاہ نے مطالبہ کیا اور ہمارا آوازہ اور ذکر سنکر ہمارے یہان آگیا ہی خوب پناہ دینا چاہیے باندی بولی اے شہر والے یہان رہو کہ اسود بن قنان کے خاندان مین آگیا ہے —

اعز بن انثی امن معد ویعرب		واوفاهم عهدا ابکل مکان

الشرح ابن انثی سے مراد اولاد ہی المعد بن عدنان ابن کنانة ابن قیدار ابن اسماعیل علیہ السلام عرب مستعربہ وابوالیمن یعرب بن قحطان ابن ارفخشد ابن مالک ابن نوح عرب العرباء **المعنی** معد اور یعرب کی اولاد سے زیادہ عزت والا اور ہر جا ے عہد پورا کرنے والا —

واضربهم بالسیف من دون جاره		واطعنهم من دونه بسنان
کان العطایا والمنایا بکفه		سحابان مقرونان موتلفان
وابیض وضاع الجبین اذا انتمی		تلاقی الی عیص اغر یمانی

المعنی اپنے ہمسایہ کی مدد پر تلوار مارنے والا اور برچھی چبھانے والا گویا بخشش اور موت دونو اوسکے ہاتھ پر ابر باران ہین اور گوری کشادہ پیشانی عیص ابن امیہ بن عبدشمس اکبر کی اولاد ہی یمنی روشن چہرے والا —

ودونکه بیت الجواد وسبعة		یحلونه شفعتهم بثمان

الشرح الشفع زیادہ کرنا اور ملانا **المعنی** اس پناہ والے گھر مین ٹھہرو کہ اسمین سات آدمی تو پہلے او کر ہین آٹھوان آیا ہی

فاخذ الفتی بیدی الی البیت الذی اومأت الیه فنظرت فاذا سبعة نفر فیه فما

اخذت عینی الا ابا الفتح الاسکندری فی جملتهم فقلت ویحك بای ارض انت فقال

المعنی وہ لڑکا میرا ہاتھ پکڑ کر اوس کوٹھری مین لے گیا کہ باندی نے بتلائی تھی تو دیکھا کہ اوس مین

سات آدمی ہین اور ابوالفتح اسکندری بھی انھین ہی مین نے کہا تیرا برا ہو تو یہان کہان آنکلا تو یہ شعر کہے —

نزلت بالاسود فی دارها	اختار من طیب اثمارها

الشرح الاسود کی طرف ضمیر ہا مناسب نہین **المعنی** مین اسود کی حویلی مین اوترا کہ وہان کے اچھے اچھے پھل لون

وقلت انی رجل خائف	هامت لی الخیفة من ثارها
حیلة امثالی علی مثلی	فی هذه الحال واطمارها
حتی کسانی جابرا خلتی	وماحیا بین اثارها

المعنی اور یہ عرض کیا کہ مین کینہ و دشمنی کے خوف سے پریشان ہون ایسا ہی ان صاحبون کا

بھی حال ہی میرے خللون کی رخنہ بندی اور اوسکے آثار مٹانے کے لیے مجکو لباس پہنادیا —

فخذ من الدهر وبل ما صفا	من قبل ان تنقل عن دارها

المعنی جب تک دنیا مین رہنا ہے جو چیز کہ اچھی نظر آوے وہی لیتے رہو —

ایاك ان تبقی امنیة	اوتکسع السول باغبارها

الشرح الکسع الضرب اغبار جمع غابر و غبر باقی **المعنی** اس سے بچنا ضرور ہے کہ باقی کی آرزو اور درخواست کرتا رہے

قال عیسی بن هشام فقلت یا سبحان الله العظیم ای طریق الکدیة لم تسلکها

ثم عشنا زمانا فی ذلك الجناب حتی امنا وراح مشرقا ورحت مغربا **المعنی**

عیسی کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ سبحان اللہ مفلسی کا کون کون راستہ ہے کہ تمنے اختیار نہین کیا

پھر ہمنے مدت تک وہان زندگی بسر کی امن حاصل ہوا پھر وہ تو مشرق کیطرف گیا اور مین مغرب کیطرف چلا گیا

المقامة الثامنة والثلثون

حدثنا عیسی بن هشام قال طفت الآفاق حتی بلغت العراق وتصفحت دواوین

الشعراء حتی ظننتنی لم ابق فی القوس منزع ظفر واحلتنی بغداد فبینا انا علی الشط

اذ عن لی فتی فی اطمار یسأل الناس ویحرمونه فاعجبنی فصاحته فقمت الیه

اسأله عن اصله و داره فقال انا عیسیٰ الاصل اسکندری الدار فقلت ما هذا
اللسان و من این هذا البیان فقال من العلم رضت صعابه و خضت بحاره فقلت
بای العلوم تتحلی فقال لی فی کل کنانة سهم فایها تحسن قلت الشعر قال هل
قالت العرب بیتا لم یمکن حله و هل نظمت مدیحا لم یعرف اهله و هل لها بیت
سمج وضعه و حسن قطعه و ای بیت لا یرقأ دمعه و ای بیت یثقل وقعه و ای بیت
یشتبه عروضه و یسوءک ضربه و ای بیت یعظم وعیده و یصغر خطبه و ای بیت هو
اکثر رملا من یبرین و ای بیت کاسنان المظلوم او المنشار المثلوم و ای بیت یسر
اوله و یسوءک آخره و ای بیت یصفیک باطنه و یخدعک ظاهره و ای بیت لم یمکن
لمسه و ای بیت یسهل عکسه و ای بیت هو اطول من مثله و کانه لیس من اهله
و ای بیت هو رهین بحرف و مهین بحذف **الشرح** السمج القبیح ایبرین نام موضع
بمر و الاسنان المظلوم وه دانت که اوسپر میل جما هوا هو المنشار درانتی یا آره مثلوم کنده **المعنی**
عیسیٰ کهتا هی مین شهرونمین پهرتے پهرتے عراق مین آیا اور شاعرون کے دیوان پڑهے یهانتک که مجکو خیال
هوا که اس کمان مین اب چلّی کپڑنیکی جائے نهین هی اور بغداد مین آیا دجلے کے کنارے پر پهرتا تها که
ایک لڑکا چادر اوڑهے هوے بهیک مانگتا هوا آیا اور لوگ اوسکو کچه نهین دیتے تهے پر مجکو اوسکی
فصاحت پسند آئی مین نے اوٹهکر اوسکی اصل اور اوسکے گهر کا حال پوچها کها مین بنی عبس سے هون
اسکندریه میرا گهر هی مین نے کها کیا اچهی زبان اور کهان سے یه بیان آیا هی کها علم کے سخت مقامات
مین نے مشق کیے هین اور اوسکے گهرے دریا مین گهسا هون مین نے کها کون سے علم سیکها هے
کها هر ترکش مین میرے تیر هین پر تجکو کونسا علم پسند هی مین نے کها شعر کها عرب کا کوئی ایسا شعر بهی هے
جو اوسکے معنی بیان نهو سکین یا ایسے شخص کی مدح کی هو که معلوم نهو یا اوسکی وضع بری اور تقطیع اچهی هو
یا اوسکے آنسو نه تهم سکین یا بهت ناگوار هو یا اوسکا عروض شکسته هو اور وه قسم ناپسند هو یا اوسکا ڈر بڑا هو
او کام کم هو یا اوسکا ریت یبرین سے زیاده هو یا دانتون کا میل هو یا درانتی کهنڈی هو یا اوسکا شروع
پسند آئے اور اوسکا آخر ناپسند هو یا اوسکا باطن صاف هو اور ظاهر دهوکا هو یا اوسکا چهونا ممکن نهو
یا اوسکا عکس سهل هو یا ایسا دراز که اوس شاعر کے قابل نهو یا اوسکے حرف آسان هون قابل حذف هون

قال عیسی بن ھشام فواللہ ما اجملت قد حاف جوابہ ولا اھتدیت لوجہ صوابہ الا بلا اعلم فقال وما لا تعلم اکثر فقلت وما لك مع ھذا الفضل ترضی بھذا العیش الرذل فانشأیقول سہ بؤسا لھذا الزمان من زمنٍ * کل تصاریف امرہ عجب * اصبح حربا لکل ذی ادب * کانما ناك امہ الادب * فاعملت فیہ بصری وکررت فی وجھہ نظری فاذا واللہ شیخنا ابو الفتح الاسکندری فقلت لاحیاك اللہ طلعتك ولا نعش صرعتك ان رأیت ان تمن علی بتفسیر ما انزلت وتفصیل ما اجملت فقال

المعنی عیسی نے کہا قسم ہی اوسکے جواب مین تیر نہ چلا اسکا اور رسوا اسکے کہ لا اعلم کہوں راہ صواب نہ ملی کہا تو بہت کچھ نہین جانتا ہی مین نے کہا تو اس فضیلت پر ایسے عیش رذیل سے گذارتا ہی کہا اس زمانے کی سختی کے لیے کہ اوسکی گردشین عجیب ہین اہل ادب سے ہر روز لڑتا ہی کیا اوسکی مان کو ادب نے خراب کیا اب مین نے اوسکو خوب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہمارا شیخ ابو الفتح اسکندری ہے مین نے کہا اللہ تیری صورت مٹادے اور تیری اوفتادگی کو نہ سنبھالے اگر تیری رائے ہو تو اس بیان کی اور اس اجمال کی تفسیر اور تفصیل کہہ تو یہ تفسیر کہی۔ **تفسیرہ** اما الابیات التی لا یمکن حلھا فکثیرۃ منھا قول الاعشی سہ دراھمنا کلھا جیدۃ * فلا تحسبنا بتنقادھا

المعنی ہمارے سب درہم کھرے ہین اونکو پرکھکر ہمسے حساب نہ لو۔

واما البیت الذی لا یعرف اھلہ فکثیر ومنھا قول ابی خراش الھذلی

سہ ولم ادر من القی علی ردآءہ		علی انہ قد شد عن ماجد محض

المعنی مجکو معلوم نہوا کہ کس نے مجکو چادر اوڑہائی باوجودیکہ مجد خالص اوسکا مضبوط ہی

واما البیت الذی سمج وضعہ وحسن قطعہ فقول ابی نواس سہ فبتنا یرانا اللہ شر عصابۃ * نجر ذیال الفسوق ولا فخر **المعنی** اللہ ہمکو ایسا برا گروہ دیکھتا ہی کہ دامان فسق دراز کرتے ہین اور کچھ فخر نہین ہی واما البیت الذی لا یرقأ دمعہ فقول ذی الرمۃ بن عقبۃ

سہ ما بال عینیك منھا الماء ینسکب		کانہ من کلی مفریۃ سرب

فان جواعمہ اما ماء او بول او عین او انسکاب او تشبیہ بہ او اسفل مزادۃ او شق او سیلان **المعنی** تیری آنکھون سے پانی ایسا بہ رہا ہی کہ گردہ پھٹ کر پیشاب بہتا ہی

آنکھ سے پانی بہنا اس لیے ہے کہ پانی یا پیشاب یا آنکھ کا بہنا ہی یا اوسکے ساتھ تشبیہ ہے یا مشک کی موٹھ یا اوسمین چھید یا اوسمین پانی کا رسنا واما البیت الذی یتقل وقعه فمثل قول الرومی

شعر اذا من لم یمن بمن یمنه		وقال لنفسی ایها النفس امهلی

المعنی جب احسان کرتا ہی تو احسان نہین رکھتا ہی اور اپنے نفس کو کہا کہ مہلت دے اس لیے بجاے لنفسی کے لنفس بہتر معلوم ہوتا ہی واما البیت الذی یشبہ عروضه ویئول ضربه فمثل قوله

شعر دلفت له بابیض مشرفی		کما یدنو المصافح للسلام

المعنی مین وہ تلوار لیکر اوسکے سامنے ایسا آیا کہ مشرفی ہو یعنے دیہات سرزمین بلند کی بنی ہوئی ہو کہ مصافحہ کرنیوالے اسلام کے لیے جھکتا ہی واما البیت الذی یعظم وعیدہ ویصغر خطبه فمثاله قول عمرو بن کلثوم شعر کان سیوفنا منا ومنهم + مخاریق بایدی لاعبینا
المعنی ہماری اور اونکی تلوارین کھیلنے والون کے ہاتھ مین کوڑی ہین واما البیت الذی هو اکثر رملا من یبرین فمثل قول ذی الرمة شعر مغرور یارمض الرضراض یرکضه والشمس حیری لها فی الجو تدویم الشرح تدویم بکتی ہانڈی کا جوش تھم جانا
المعنی مغرور زمین سنگریزہ گرم مین دوڑتا ہی اور آفتاب حیران ہی اور اوسکی گرمی کم ہی واما البیت الذی کاسنان المطلوم او المنشار المثلوم فکقول الاعشی

شعر وقد غدوت الی الحانوت یتبعنی		شاو مشل شلول شلشل شول

الشرح کلمات بیہودہ جمع کرنا اعشی کا خاصہ ہو واما البیت الذی یهرك اوله ویشوك اخرہ فکقول امرئ القیس شعر مکر مفر مقبل مدبر معا + کجلمود صخر حطه السیل من عل المعنی حملہ کرنے والا بھاگنے والا آگے آنے والا پیچھے جانے والا ایک ہی جیسے بھاری پتھر کو پانی کے رونی بلندی سے پھینک دیا ہو واما البیت الذی یخلف سامعه حتی تذکر جوامعه فمثل قول طرفة الشرح اور وہ بیت کہ جب تک تمام نہو سامع خلاف سمجھیگا کہ کس کا قول ہی جو مقامہ مین نہین ہی قول طرفہ سوائے وتجلد کے یہ شعر امراء القیس کا ہی کہ اوسکے شعر مین وتجمل ہی شعر وقوفا بها صحبی علی مطیهم + یقولون لاتهلك اسی وتجلد
المعنی میرے دوست اپنی سواریان ٹھرا کر مجکو یہ کہتے تھے غم سے مت ہلاک ہو اور دلکو تھام

اور دلیری کرو فان السامع یری انك تنشد قول امرئ القیس الشرح سامع خیال کرتا ہی کہ تو قول امرء القیس پڑھتا ہی کہ اوسکے قول مین وتجمل ہی اور قول طرفہ مین وتجلد ہے اما البیت الذی یصفیك باطنه ویجد عك ظاهره فکقول القائل ؎ عاتبتها فبکت وقالت یافتی * نجاك رب العرش من عتبی المعنی مین نے اوسکو عتاب کیا تو رو کر بولی اے میان خدا نے تجکو میرے غصہ سے نجات دی واما البیت الذی لایمکن لمسه فکقول بعضهم ؎ تقشع غیم الهجر عن قمر الحب واشرق نور الصبح عن ظلمة الغیب الشرح التقشع ابر کا ہوا سے پھٹ جانا المعنی جدائی کی گھٹا جو محبت کے چاند پر چھائی تھی پھٹ گئی اور صبح کا نور تاریکی غیب سے روشن ہوا وکقول ابی نواس ؎ نسیم عبیر فی غلالة ماء وتمثال عود فی ادیم هواء المعنی اور قول ابو نواس عبیر کی خوشبو پانی مین ہی اور عود کی خوشبو ہوا مین ہی واما البیت الذی یسهل عکسه فکقول حسان بن ثابت انصاری رض ؎ بیض الوجوه کریمة احسابهم شم الانوف من الطراز الاول المعنی گورے چہرے حسب اونکے بزرگ اونچی ناک والے سب سے پہلا نقش واما البیت الذی هو اطول من مثله کقول المتنبی ؎ عش ابق اسم سد قد جد مر انه رف اسر نل غظ ارم صب احم اغز اسب رع زع دل اثن نل الشرح ریف سرسبز ہونا زمین کا نیل لینا المعنی زندہ رہو باقی رہو بلند رتبہ ہو سردار ہو تابع کرو بخشش کرو حکم کرو منع کرو سرسبز ہو سرایت کرتے رہو لیتے رہو غصہ ہو تیر اندازی کرو برستے رہو حمایت کرو جہاد کرو قیدی لاؤ ڈراؤ متوجہ ہو دولتمند ہو مائل ہو عطا کرو واما البیت الذی هو بین بحر فی هین بحذف فکقول ابو نواس ؎ ان کلاما تراه مدحا کان کلاما علیه ضاء المعنی جس کلام کو مدح جانتے ہو روشن ہوتا ہی

المقامة التاسعة والثلثون

حدثنا عیسی بن هشام قال ملت مع نفر من اصحابی الی فنا خیمة التمس من اهلها قری فخرج علینا رجل خرقة فقال من انتم قلنا اضیاف لم یذقوا منذ ثلث عذ وقال فتنحنحی ثم قال فمارایکم یا فتیان فی نهیة فرق کهامة الاصلع فی جفنة

روحاً مكللة بعجوة خيبر من ابكار جبار ربوض الواحدة منها تملأ الفم من جماعة خمص عطش خمس يغيب فيها الضرس كان نواها السن الطير لا يمجفون بها النهيدة مع اقعب قد احتلبن من الجلاد الهرمية الربلية تشتهونها يا فتيان **الشرح** بريعنے جو تفسیر لکھی ہی اوسکے وافق ترجمہ کیا جاتا ہی اس لیے اب تفسیر کا ترجمہ دوبارہ کیا ضرور ہی جو لغت زیادہ ہوگا اوسکی شرح کیجائیگی آلروحا رگھر او والامکللہ تاجدار الخمص بھوکی العطش پیاسی الخمس ہلکی **المعنی** عیسی کہتا ہی مین اپنے چندیارون کے ساتھ ایک خیمہ گاہ پر کھانا لینے گیا ایک بوڑھا آدمی باہر آیا کہا تم کون ہو ہمنے کہا ہم مہمان ہین تین دنسے ہمنے کھانا نہین کھایا یہ سنکر کھنکھارا اے میان بکریکا مسکہ گنجے کی کھوپری چمکتی ہی ایک گھرے کرٹے مین ہی جسپر کھجور خیبر کے رکھے ہوے ہی جو بڑے اونچے درختون کا پھل ہی ایک کھجور بھوکے پیاسے ہلکے لوگون کا منھ بھر دیتی ہی داڑہ اوسمین ایسی چھپ جاتی ہی کہ اوسکی گٹھلی ہی جوپرند نہین کھاتے ہین اور مسکہ جو قعبون مین ہی وہ بڑی اوٹنیون کا دودہ دوہا گیا ہی جو کھٹا درخت اور وہ گھانس کہ موسم گرما کے بعد اوگتی ہی کھاتے ہین اے میان تمکو خواہش ہے فقلنا اي والله نحن نشتهيها فقهقه الشيخ وقال وعمكم ايضاً يشتهيها ثم قال فمارأيكم في درمك كانه قطع السبائك يجر ثم على سفرة جرشية بها ريح القرظ فيثب اليه منكم فتى رفيق لبق خفيف فيعجنه من غير ان يرجفه او يخشنه ويزيله دون ملك ناعم ثم يلته بالسمار او المذق لتا عزيزا ثم يعمد اليه فيلوته ويدعه في ناحية الصيد احتى اذا نخ من غيران يبرقه عمد الى قصر الغضا فاشعل فيها النار فلما خبت نار ه مهد لقرموصه ثم عمد الى عجينه ففرطحه بعدما انعم تلويته ثم دحا به عليها ثم خمره **الشرح** اللبق مرد ہوشیار الدحو بچھانا پھیلانا الخبو آگ کا بجھنا الغضا جھاؤ الغرازة الكثرة القرموص زمین کھود کر تندور بنانا جرش یمن مین موضع ہی القرظ کیکر کے پتے **المعنی** ہم بولے ہم بھی وہی چاہتے ہین سو ہنسکر بولا کہ تمھارا چچا بھی یہی چاہتا ہی پھر کہا چپاتیونمین تمھاری کیا رائے ہی کہ گویا سونے کے ٹکڑے ڈھلے ہوے ہین تہ بر تہ جرشیہ دسترخوان پر رکھی ہوئی جسمین کیکر کے پتون کے خوشبو ہی اب تم مین کا کوئی جوان ہلکا پھلکا اسطرح گوندھے کہ بگڑنے نپاوے اور نرم نرم ٹکی دیکر اوسکو پرورده کرے پھر وہ دودہ کہ اوسمین پانی بہت ہو یا تھوڑا ہو اوسمین ملا دیوے

اور خوب لگی دیوے پھر تیھر پر اتنی دیر چھوڑ دیوے کہ کھٹاس آجاوے اور سوکھنے پاوے پھر جھاؤ
کی لکڑیان جلاوے جب آگ ٹھنڈی ہوجاوے تو اوس تندور مین اوتار دیوے پھر گندہی ہوے
آٹے کو پھیلا دیوے اور پیڑے بناوے پھر روٹی بنا کر ڈہانک دیوے ـــ فلمّا قفف
وقبّ اجال علیه من الرصف ما یلتقی به الاُوار حتّی اذا غطّاها علی الملّة المشاکهة
تطبق وتفلّی شقاقا وحکی قشرها رقاقا فاحمرارها احمرار بسر الحجاز المشهور بام الجرذان
اوعذق ابن طاب یشنّ علیها ضرب بیضاء کالثلج الی اوان رشوخها فی خلال الدهان
وتشرب لب الدرمك ما علیه من الضرب قدمت الیکم فتلقموها القمو جین
اور ژکل افتشتهونها یا فتیان الشرح المشاکهة دشوار ہونا او رمشابہ ہونا تفلح سحر کا کھانا
حکی صحیح نہین ہے حک صحیح ہے تشرب پلانا المعنی جب سوکھ جاوے تو اوسپر تیھر گرم اسقدر
ڈالے کہ گرم ہوجاوے اب اس گرم زمین مین دبا کر طباق مین پارہ پارہ کرے اور سحر کیوقت
کھائے ایسی سرخی ہوگی جیسے حجاز کے گدرائی ہوئی کھجور ہوتی ہے جسکو ام جرذان اور عذق
بن طاب کہتے ہین اور اسپر سفید شہد گویا برف ہے اوسکے پسیو آنے تک مع روغن کے چھڑکے اور
روٹی پر جو کچھ چیز ہے اوسکو شہد سے لتھیڑ دے اب اسکو تم کھاؤ جیسا بہت کھانیوالے دو شخص جو جین
اور ژکل کھاتے تھے اے صاحبو تم اسکی خواہش کرتے ہو قال فاشرابّ کلّ منا الی وصفه
وتحلّب ریقه وتلمظ وتمطّق قلنا ای والله نشتهیها قال فقهقه الشیخ وقال وعمّکم
والله لا یبغضها ثم قال فما رأیکم یا فتیان فی عناق نجدیّة علویة بریّة قد اکلت
البرم والشیح النجدی والقیصوم والهیشوم وتبارضت الجمیم وتملأت
من القصیص فوری شحمها ونهمت کسیها بشحط مغتلطة ثمّ تنکس
فی وطیس حتی تنضج من غیر امتحاش او انها ثم تقدم الیکم وقد عطّ اهابها
عن شحمة بیضاء علی خوان منضد بصلائق کانها القباطی المنشر والقواهی المصر
قد اعبقها نقرات قصاع فیها صناب واصباغ شتّی فتوضع بینکم تهادرعرقا
وتسائل مرقا افتشتهونها یا فتیان الشرح اشرابّ مائل کسی کی طرف مشتاق
اور متوجہ ہونا تلمظ کھانے کے بعد زبان سے چاٹتے رہنا تمطق چکھنا عناق بکری کا بچہ العالیه

نجد سے تہامہ اور مکہ تک الشیح گھانس القیصوم گھانس الہیشوم الهشیم سوکھی گھانس التبرض تھوڑا تھوڑا
لیا الوطیس تنور وقد عط درست نہین غط بالغین المعجمہ صحیح معلوم ہوتا ہی القواہی قہوہ سبز عبق
لزم وقام بمکانہ المصر صحیح نہین ہی المہر صحیح معلوم ہوتا ہی ہیرد ار **المعنی** عیسی نے کہا ہم سب
اوسکے بیان سے مشتاق ہوے اور سب کے منھ مین پانی بھر آیا اور زبان چاٹنے لگے اور چکھنے لگے
اور بولے قسم ہی خدا کی ہم اسکے خواہش مند ہین مجھ ہا ہمنا اور کہا یہ تمھارا اچھا بھی اوسکو ناپسند نہین
کرتا ہی پھر کہا اے صاحبو ایک بکری کے بچے کے لیے تمھاری کیا رائے ہی جو نجد کا ہو اور حجاز کی گھانس
چرا ہو اور جنگلی ہو اور ریگستان کے بڑے درختون کے پھل کھایا ہو اور نجد کی گھانس اور سب اقسام
کی گھانس تھوڑی تھوڑی کھائی ہو اور اوسکو چربی چھا گئی ہو اور اوسکے جسم کو موٹے تندرستی لگی ہو
اور گرم تنور مین لٹکا ہو کہ بے آگ جلائے پکا ہو اور تمھارے سامنے لایا گیا ہو کہ اوسکی کھال پر سفید چربی
منڈھی ہوئی ہو ایک خوان مین باریک باریک کپڑون کے ساتھ مہیا ہوا ہو اور قہوہ مہر لگا ہوا اوگھری
کپڑون مین رکھی ہوئے اور اوسمین رائی اور الوان نعمت ہون یہ سب عرق اور شوربا ٹپکتا ہوا تمھارے
سامنے رکھا جائے قلنا ای واللہ نشتہیہا قال وعمکم واللہ یرقص لہا فوثب بعضنا الیہ
بالسیف وقال ما یکفی ما بنا من الجوع الدفع حتی تسخر بنا فاتتنا ابنۃ بطبق علیہا جلفۃ
جلویۃ وحتالۃ ولویۃ واکرمت مثوانا وانصرفنا لہا حامدین ولہ ذامین **الشرح**
الجلوی قریۃ **المعنی** کیا تم چاہتے ہو ہمنے کہا ہان چاہتے ہین کہا تمھارا اچھا بھی اوسکی تمنا مین
ناچتا ہی اب ایک شخص تلوار سونتکر اوسپر گیا اور کہا کہ بھوک کے مارے ہمکو تو خاک پھانکنا بھی کافی
نہین ہی اور تو ہمسے مسخراپن کر رہا ہی پھر ایک لڑکی ایک طباق مین جلوی گانو کی روٹی تنوری
اور ناقص کھجورین جو مہمانون کے لیے بچا رکھتے ہین لیے ہوے آئی اور ہماری بہت تعظیم و تکریم کی
ہم اوس لڑکے کی تعریف کرتے ہوے اور اوس بڈھے کی مذمت کرتے ہوے اوٹے چلے آئے
التفسیر قال البدیع الحزقۃ القصیرۃ العذوق الذواق النہیدۃ الزبدۃ الفرق
القطیع من الغنم العجوۃ ضرب من التمر الجبار من النخل ما لا یبلغہ الید الربوض العظیمۃ
من النخل المجف الاکل الجلاد الکبار من الابل الحرمیۃ الابل التی ترعی الحرم وھو شجر
من الحمض الربلیۃ التی ترعی الربلۃ وھو نبات ینبت بعد الصیف الدملک

الحواری الجرئمة وضع الشیٔ علی الشیٔ الرفیف الخفیف الارجاف افساد الزبد الملاك الدلك اللت الخلط السمار من اللبن ماکثر ماؤه المذق ما قل ماؤه التلويث التلطيخ الصيداء الحجارة تبخ العجين اذ احمض الابراق اليبس قصر الغضا جذمته التخمير التغطية قف الشیٔ وقب اذا يبس الرصف حجارة محماة يلقی فی القدر اذا ارادوا اسخانها الاوار حر النار الملة الرماد الحار الشن الصب الضرب العسل الرشوة العرق جوین وزنکل رجلان اکولان العلوية التی رعت العلو البرم قمر الطلح الجميم النبت التی اذا طال بعض الطول ولم يتم القصيص نبت الشحط الريح الرسیء مغتبطة ای صحيحة لا علة بها الوطيس مکان النار الامتحاش الاحتراق الانهاء قبل الانضاج الصلائق الرقاق القبلط ضرب من الثياب البيض الممصر المعلم النقرات المنقورات القصاع القصار الصغار من الخشب الصناب الخردل الدفع اللصوق بالتراب من سوء الحال الجلفة ما التزق بالتنور من الخبز الحتالة الردی من التمر اللوية ما ادخر للاضياف **الشرح** الخرقة القصيرہ بونا آدمی الغدوق الذواق چکھنا کھانا النهيدة الزبد مسکه الفرق قطيع غنم ریوڑ بکری کا العجوہ ضرب من التمر ایک قسم کھجور الجبار من النخل ما لا يبلغه اليد جبار اوس درخت کو کہتے ہین جسپر ہاتھ نہ پہونچ سکی الرقوض العظيمة من النخل بڑے درخت الجحف الاکل کھانا الجلاد الکبار من الابل بڑی اونٹنی الهرمية الابل التی ترعی الهرم وہو شجر من الحمض یہ وہ اونٹنی ہی کہ ہرم چرتی ہی جو کھٹا درخت ہی الربلية التی ترعی الربلة وہو نبات ينبت بعد الصيف الربلیہ وہ اونٹنی ہی کہ ربلہ چرتی ہی یہ وہ گھانس ہی جو موسم گرما کے بعد اوگتی ہی الدرمک الحواری چپاتی الجرئمه وضع الشیٔ علی الشیٔ رکھنا ایک چیز کا کسی چیز پر الرفيف الخفيف ہلکی چیز الارجاف افساد الزبد مسکه سڑجانا بگڑجانا الملک الدلک ملنا اللت الخلط ملانا السمار من اللبن ما کثر ماؤه جس دودہ مین پانی بہت ہو المذق ما قل ماؤه جس دودہ مین پانی کم ہو التلويث التلطيخ لتھڑنا الصيداء الحجارة پتھر تخ العجين اذ احمض آٹا جب کھٹا ہوجائے الابراق اليبس خشک ہونا قصر الغضا جذمته جھاؤ کی لکڑیان التخمير التغطية ڈہانک دینا قف الشیٔ وقب اذا يبس جب خشک ہوجائے الرصف حجارة محماة يلقی فی القدر اذا ارادوا اسخانها گرم پتھر ہانڈی مین

ڈالتے ہین کہ گرم ہو جائے الآواحر النار آگ کی گرمی الملۃ الرماد الحار گرم ریت الشن الصب ڈالنا
الضرب العسل شہد الرشوح العرق پسینا آنا جوین وزنخل نام دو شخص کے ہین جو بہت کھانا کھاتے تھے
العلویۃ التی رعت العلوۃ وہ بکری کہ علو چرتی ہو البرم ثمر الطلح ریگستان کے بڑے درختون کے پھل الجمیم النبت
التی اذا طال العقص الطول وطم یتم جو گھانس کہ پوری دراز نہوئی ہو القصیص گھانس الشحط الریح الرمسی وہ ہوا
کہ نقش قدم کو مٹا دے معتبطۃ ای صحیحۃ لا علۃ بہا ایسے تندرست کہ اوسمین کچھ علت نہو الوطیس مکان النار
آگ کی جگہ یعنی تنور الامتحاش الاحتراق جلنا الانہا قبل الانضاج پکنے سے پہلے الصلائق الرقاق باریک
القباطی ضرب من الثیاب البیض سفید کپڑا المصر المعلم مہر علامت لگی ہوئی النقرات المنقورات کھدی ہوئی
القصاع القصار الصغار من الخشب چھوٹی چھوٹی کڑی لکڑی کی الصناب الخردل رائی الرفع اللصوق
بالتراب من سوء الحال مٹی مین بدحالی سے لیٹنا الجلفۃ ما التزق بالتنور من الخبز جو روٹی کا ٹکڑا تنور مین
رہ جاتا ہی الحتالۃ الردیۃ من التمر ناقص کھجور اللویۃ ما ادخر للاضیاف جو مہمانون کے لیے بچار کھتے ہین

المقامة الاربعون

حدثنا علیسے بن ہشام قال لما قفلت من الیمن وھممت بالوطن ضم الی رفیق
رحالہ فترافقنا ثلثۃ ایام حتی جذبنی نجد + والتقمنی وھد + فصعدت وصوب +
وشرقت وغرب + وندمت علی مفارقتہ بعد ان ملکنی الجبل وحزنہ + واسبلنہ
الغور وبطنہ + فواللہ لقد ترکنی فراقہ + وانا اشتاقہ + وخلفنی بعدہ + اقاسے
بُعدہ + وکنت فارقتہ ذا شارۃ وجمال + وھیئۃ وکمال + وضرب بنا الدھر ضرہ وبعہ
وانا امثلہ فی کل وقت وتذکر کل لمحۃ ولا اظن ان الدھر یسعدنی منہ + ویشفعنی
بہ + **الشرح** رحالہ زائد معلوم ہوتا ہی التصویب پستی مین جانا الشارۃ الحسن الضرب خیال پیدا
ہونا بہتر ہی الضروب جمع **المعنی** عیسی کہتا ہی جب مین یمن سے وطن جانیکا ارادے پر اولٹا
پھر اراستہ مین ایک شخص رفیق ہو لیا کہ تین دن تک ہم وہ ساتھ رہے سرزمین بلند پر جانا ہو سرزمین
پست مین جانا ہوا پھر مین زمین بلند پر گیا اور وہ زمین پست مین گیا اور مین مشرق گیا اور وہ مغرب گیا
اور اوسوقت سے کہ مین پہاڑ پر گیا اور وہ نیچے کی دیہات مین رہا اوسکی جدائی پر مین پشیمان
ہوا اوسکے فراق مین مجکو اشتیاق تھا اور اوسکے بعد اوسکے دور ہونے پر رنج تھا اور جب

مین اوس سے جدا ہوا تھا تو وہ صاحب حسن وجمال اور صاحب صورت وکمال تھا اوسکا ہر وقت
خیال آنے لگا کہ ہر وقت اوسکی مثل بیان کرتا تھا اور ہر وقت اوسکو یاد کرتا تھا اور یہ گمان بھی
نہ تھا کہ اس زمانے مین میری ایسی سعادت مندی ہوگی کہ مین اوس سے ملونگا حتے اتیت
نیسابور فبینا انا یوما فی حجرتی اذ دخل کہل قد غبّر فی وجنتیہ الفقر ٭ و
انزف ماءہما الدہر ٭ وامال قناتہ السقم ٭ وقلم اظفارہ العدم ٭ بوجہ اکسف
من بالہ وزیّ اوحش من حالہ ٭ ولثۃ نشفہ ٭ وشفۃ قشفہ ٭ ورجل وحلہ ٭
وید قحلہ ٭ وانیاب قد فرّعنہا الضرّ ٭ والعیش المر ٭ وسلم فازدرتہ عینی لکنی اجبتہ
فقلت اللّٰہمّ اجعلنا خیرًا ممن یظنّ بنا فبسطت لہ اسرّۃ وجہی ٭ و فتقت لہ
سمعی ٭ **الشرح** الکہل ادہیڑ الغبرۃ سیاہی چھانا انزاف سب پانی سوتنا القناۃ نیزہ یہان قد مراد ہے
الکسف بدحال ہونا اللثۃ الثات الاہاۃ جبڑہ القشف دہوپ وغیرہ سے چہرہ متغیر ہونا النشف چوسنا
الوحل کیچڑ الوحلہ کیچڑ مین بھرا ہوا القحل خشک ہونا بدن کا قد فرعنہا الضر اسکے معنی درست نہین ہوسکتے ہین
قد فرفیہا الضر بہتر معلوم ہوتا ہی اور معنی تو صاف ہین الازدرار حقیر جاننا الاسرۃ وہ خطوط کہ ماتھے پر
اوسکے ہلانے سے پڑتے ہین الفتق کھولدینا **المعنی** اتفاقًا مین نیشاپور آیا ایک دن اپنی کوٹھری مین
بیٹھا تھا کہ ایک ادہیڑ آدمی آیا کہ مفلسی سے اوسکے گلے سیاہ تھے اور اوسپر رونق نرہی تھی اور بیماری نے
جھکا گیا تھا اور تنگدستی سے ناخن تدبیر کٹگئے تھے اور اوسکے حال سے زیادہ برا چہرہ تھا اور وحشتناک
لباس تھا اور جبڑہ مٹا ہوا اور ہونٹ سیاہ تھے اور کیچڑ مین پانوٴن بھرے ہوے تھے اور ہاتھ سوکھی
ہوے تھے اور کچلیون مین سختی اور تلخی بھری تھی اور سلام کیا مین نے اوسکو بہت حقیر جانا پر جواب دیا اور
یہ دعا مانگ کر کہ یا اللہ جیسا ہمکو گمان کرتے ہین اوس سے بہتر ہمکو کردے کشادہ پیشانی سے پیش آیا اور
اوسکا کہنا سننے لگا۔ وقلت لہ ایہ فقال قد اضعتک تندی حرمۃ ٭ وسألتک عنان
عصمۃ ٭ والمعرفۃ عنہ الکرام حرمۃ ٭ والمودۃ لحمہ ٭ فقلت ابلدیٌّ انت ام عشیری
فقال ما یجمعنا الا بلد الغربۃ ٭ وما ینظمنا الا رحم القربۃ ٭ فقلت ای الطریق
شدنا فی قرن قال طریق الیمن قلت انت ابو الفتح الاسکندری فقال انا ذاک
فقلت اشد ما ہزلت بعدی ٭ وحلت عن عہدی ٭ فانفض الی جملۃ حالک ٭

وسبب اختلالك ✤ فقال نكحتك خضراء دمنة ✤ وشقيت فيها بابنة فانا منها
فی محنة ✤ وقد اكلت حريبتی ✤ واراقت ماء شيبتی ✤ فقلت هلا سرحت واسترحت
فاومی الی عضوه ✤ واخذ فی شدوه ✤ وانشأ يقول **الشرح** الحريبة جو مال كه انسان ہی
زندگی بسر کرنے کے لیے رکھے آ شد حد کل شئی انت کے اول ہمزۂ استفہام ہو تو بہتر ہی نکحتک غلط ہی نکحت
صحیح ہی **المعنی** مینے کہا تو کون ہی کہا مین اور تو پستان حرمت کے دودہ بھائی ہین اور عصمت
مین شریک ہین بزرگون کے یہان پہچانت ہی حرمت ہی اور دوستی ہی قرابت ہی مینے کہا کیا تہرنے والے
ہو یا گھنبے والے کہا غربت کی بستیون مین اور صحبت کی قرابت مین ہم تم شامل و شریک رہتی ہین مینے کہا
کونسے سفر مین ہم تم ملے تھے کہا سفر مین مین مینے کہا کیا تو ابو الفتح اسکندری ہی کہا ہان مین وہی ہون
مینے کہا تو میرے بعد اور جب کہ میری ملاقات سے دور رہا ہی بہت ہی دبلا ہو گیا ہی اپنا سب حال اور سبب
اختلال بیان کرو کہا مینے ایک عورت خضراء دمنہ سے نکاح کیا اور بدبختی سے ایک بیٹی پیدا ہوئی
کہ جس سے یہ محنت پڑی ہی مینے کہا تو کیون نہ نکل گیا کہ راحت پاتا اپنے عضو کا سر پکڑ کر اشارہ کیا اور یہ اشعار
پڑھے۔ لی تحت الذيل سيف ✤ لست اسخو بقرابه ✤ قد حنا ظهره
وقد ✤ امطرنی نوء عقابه ✤ ان یقم یحلك لنا ✤ خرطوم فيل فی انتصابه
الشرح السخو جاے دادن القراب میان النوء کوکب **المعنی** ان شعرونکا ترجمہ لکھنا خلاف تہذیب ہی

صورة ما كتبه الفاضل الجليل العالم الكامل النبيل الاديب البارع المجد المولوی محمد اسعد مقرظا علی هذا الكتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی نور انوار الكمالات فی حدائق الاذهان ✤ وازهر فی رياض الخيالات
ازهار العرفان ✤ والصلوة والسلام علی من نزه بستان الايمان عن لوث ادجاس التشكيك
وعلی اله واصحابه الذين نظفوا بيداء القلوب عن تراب التشريك ✤ اعلموا انه
لما جمدت القرائح من توليد مضامين الابكار وخمدت الطبائع من اهتمام تحسين بنات

الافکار تغور تکاثف الجهل اقمار العلوم و تکور ظلم التردد شهب الفهوم فتوجه الادیب الاریب والکامل اللبیب لیحلی عرائس البیان * وترصع مجال خرائد المعانی فی کل لسان * وهو العالم الفاضل * النحریر الکامل * المتکی علی اریکة الجلال المفخر فی اندیة الکمال * سابق فرسان البلاغة * مقدام ارباب البراعة الامام الحلاحل الجهبذ المنطیق الذی یعجز عن حصر محامده لسان الیراع ولا یطیق کوکب برج المعالی درة تاج العوالی عامر سماء التحقیق قارع اطواد التدقیق مالك ازمة المعانی والبیان الاخ الاعظم الاکرم فی الاقران مولانا الحکیم **وکیل احمد** ادام الله شموس افاداته طالعة ما تعاقب الملوان الی شرح مقامات بدیع الزمان الهمدانی کانه معدن یمانی تظهر منه **الیاقوت الرمانی** وهو کاف لتبیان الاشارات واف لتوضیح الکنایات فی فنون الادب ونکاتها ولطائف الانشاء ومشکلاتها محاسن عرائس مضامینه بستان البلاغة * ومناظر مخدرات رموزه روضة البراعة * ادهقت حیاض سکرة شباب الالفاظ کانهار السلسبیل * وازهرت ریاض عباراته بنسائم الکلام الجمیل * تتضوع نفحات تفتح بهاره * کذوائب المحبوب * وتطیب شمائم ازهاره فی مشام القلوب * ریعان حقائقه کوجنات الاوراد منضر * وریحان حروفه کعرف عذار العذاری معطر فصاحته تظهر من الالفاظ کبلاغته تتجلی من المعانی وبراعتها تبدو من الاشارات کمتانتها تتمکن من المبانی * **نظم** عرائس المعانی فی جلابیب لفظه

لناظر بالغنج تذهب ابصارا	تخادع مهجة الناظرین برمزه
وهل تخرج بطنة البکرة افکارا	فروعه بفوح المسك تجذب نسمة
عذاره لروح العیون ازهرت ازهارا	هو الذی عم الاحسان الی اولی الالباب
وارباب الاداب بصنع هذا الکتاب	

* البدیع المطبوع فنعم الصانع وحبذا المصنوع **اللهم** ادمه علی الواح الزمان وابقه علی صفحات الاوان

تقریظ کامل لبیب حکیم محمد عبد القدوس طبیب سکندر پوری

زہی بہار پیرائی کہ بیک نغمہ نشاط ریشہ نہال جان در گلکدۂ دماغ عالم دوانیدہ ۔ وخہی گلستان آرائی کہ گلبن

زبان تمنا سائی در رضوانگه نارسائی و عجز پیرائی رمانیده اما بعد طوطی کلام نزاکت انجام جامع فنون مجید جناب مولانا
حکیم وکیل احمد در بهارستان لاله فام لطافت چندان سر نکشیده که رنگین نوایان گلشن کدهٔ فصاحت در کلام مرغوله
نفس سر به آئینه بیزند و جلا پردازی فصاحت بیانش بآن مرتبه ندرخشیده که اسم طبعان تابش آفتاب شنیدن از مطلع گوش
نریزند کتاب آئینه تابش بدخشانیست که هزاران لعل آبدار مضامین در رو تابیده و معدنیست که کشتی کشتی **یاقوت معانی**
ازان درخشیده الفاظش از صیقل معانی تجلی زاریست که موسا نگاه توضیح رمز منع کلیم نشناسد و عطر بیزی صفائی بیانش
یاسمن زاریست که داغ آفتاب از تجلی کشائی سینه اش شکک ببندد و تصحیحش فقیست که از گریبانش خورشید بلاغت درخشد
و تلویحش گلستانیست که بر شاخسار گلبن نزاکتش عندلیب فصاحت نغمه خواند تحقیقش چمن آرای عارض گلشن تدقیقش شمع فروز
تجلی این صفحهٔ ماه پاره اش در چهره کشائی از ورق رخسار مهرویان سبق برده و ورق جلا پردازش در نگارخانه نمایندش سوقلم
درنگارستان تجلی گسترده خطش ریحان زاریست که نوری نگاه را از دام نکهتش قفس پرداز است و خطوط حروفش تار دامیست که
از پیچ و تابش فراز و نشیب زیر و بم نغمات از عرض پرده ساز

مثنوی

زالفاظش بهارستان چمن پوش

محیط از معنی پاکش گهر جوش
حروفش ارغنون شوق دارد
فصاحت از بیانش یاسمن نوش
ذکاوت مایه دار از فطنت او
چمن از معنیش آئینهٔ ناز
بهار از معانی گلشن آرا
شفق خونابه نوش از گلشن او
بهار از گلشن لفظش سه و سال

معانی یاسمن زار نزاکت
معانی نغمه زار ذوق دارد
زفکرش اوستادان نارسائی
فطانت راز دار از فطرت او
دلش آئینهٔ روشن کلامی
خرد را رشد از ادایش نکته پیرا
حروفش نوعروس عشوه پرداز
خزان را سینه زیر سنگ پامال

عبارت بلبل شاخ لطافت
نزاکت از لبش گلزار بردوش
تلاشش مایهٔ رنگین ادائی
زرنگینی طبعش گل چمن ساز
تدرو طبع در نازک خرامی
بلبه داغی زلفظ روشن اوست
معانی چون پری در حجلهٔ ناز

بجو بیار نازک کلامی سهی تماشان سطورش
از تحریر برلست رکوع رعنائی خمیده و بین السطورش کرانه خورشید زاریست که از مطلع گریبان دیجور سر کشیده و چهره پردازی شاهد
بیانش لیلی معنی در مجنونی وا ز لطافت موزونی بیانش لطافت در لطافت موزونی در موزونی بتازگی کلامش
بطه بیان را دلطمه خواری طوفان تصدائی وا ز رنگینی سخن دلفروزش دامان گوش شنیدن بشفق نمائی و فصاحت تقریرش
نگارستان سخن آئینه زار پریزادان معانی و از سلاست لطافتش چو بیار نازک کلامی در مقام روانی مطالع دیدن از
تجلی خیزی اوراقش خورشید زار بینائی و بطوالع خواندن از نورافشانی آفتاب صفحاتش آئینهٔ اظهار گویائی معانیش در پیچ و تابی

حروف برنگ پریزادان از حلقہ ہاے زلفِ پریشان نمایان وشوخی نزاکتِ شان از گریبان طور الفاظ ہمچو تجلی آفتاب درخشان تابان گلشن افروزی پریرویان توضیحاتش آتش رشک در خرمن ماہ وخورشید دمیدہ وعشوہ سازی ادای اشارا تش نشتر زار غیرت بدیدہ حشیمان پرفن چیدہ تعمیہا ماتش عقدہ ایست کہ ناخن عقل کل درکشاکش آن بفرساید ودرازی تفصیلاتش زلف رسائیست کہ عقل بالادست در ابتدائش بپای خود جبین ساید

غزل

از و تازہ شد گلعذار سخن	وز و گل بدامان نگار سخن	گل نغمہ ہا جای ریحان دمد
زرنگینی نوبہار سخن	ببین از جلای نم فکر او	گہر ریزد ابر بہار سخن
زنیسان فکرش بجر بیان	چکد گوہر آبدار سخن	ز آئینہ ریزی معنی مگر
کلیم است آئینہ دار سخن	ز فیضش بچیند کلیم نگاہ	تجلی ز خورشید زار سخن

روان میکند طبع اور اطبیب	نم نغمہ از آبشار سخن

خاتمة الطبع

حافظ و مصلیا جاننا چاہیے کہ شرافت فن ادب کے لیے بصرف اسقدر کہنا کیا کم ہے کہ قرآن شریف کی ادبیت کی سامنے فصحاے عرب نے سپر ڈالدی اقصر سورہ کے جواب مین پسینا پسینا ہوگئی آخر انکو یہی کہنا پڑا کہ ان ہذا کلام البشر غرض جب قرآن شریف ایسی ادبیت سے مالامال ہے تو اوسکے غوامض ومسالک اعجاز سمجھنے کے لیے فن ادب کا سیکھنا چاہیے جہانتک آدمی فن ادب مین خام ہوگا وہ وجوہ اعجاز کی ادراک مین بے بہرہ خیال کیا جائیگا علاوہ اسکے زبانِ عربی نہایت وسیع ہے جسکی مہارت فن ادب کے پڑھنے پر موقوف ہے مقامات کا طریقہ اسیلیے ادبا نے استخراج کیا کہ آدمی مختلف مضامین کے ادا کرنے پر اور سمجھنے پر جلد قادر ہوجاے علامہ بدیع الزمان ہمدانی نے اپنی خداداد طبیعت کے زور سے سب سے پہلے کتاب مقامات بدیعی لکھی جو ہر زمانہ مین نئے طور پر اپنا جوبن دکھاتی رہی لیکن اسوجہ سے کہ آجتک اسکی کوئی شرح نہین لکھی گئی یا یون کہین کہ ہندوستان مین پائی نہین گئی طالبین کو اوسکے سمجھنے مین سخت پریشانی کا سامنا پڑتا رہا اس لیے ادیب نامی **جناب مولوی حکیم وکیل احمد صاحب سکندر پوری** نے اسکی شرح عام فہم تحریر فرمائی اور **جناب مولوی خادم حسین صاحب** عظیم آبادی نے مطبع مصطفائی مین باہتمام جناب **عبد الواحد خانصاحب** کے چھپوائی آب کہان ہین طالبان فن ادب تشریف لائین اور اس گوہر شب چراغ کو خرید فرمائین خاکسار حکیم محمد عبد القدوس سکندر پوری عفی عنہ